UNIVERSAL LIBRARY
OU_232707
UNIVERSAL LIBRARY

۴ باب پہلا بیچ آداب کھانے کی اور اس باب میں [illegible] فصلیں ہیں

۴ فصل پہلی بیچ [illegible] | فصل دوسری بیچ [illegible] کھانے میں [illegible]

۶ فصل تیسری بیچ آداب کھانے [illegible] | ۱۴ فصل چوتھی بیچ آداب ضیافت [illegible]

۱۹ فصل پانچویں بیچ [illegible] اسباب [illegible]

۲۰ باب دوسرا بیچ آداب نکاح کی اور اس باب میں پانچ فصلیں ہیں

// فصل پہلی بیچ فائدوں [illegible] اور آفتوں [illegible] | ۲۸ فصل دوسری بیچ بیان آداب [illegible] رعایت [illegible]

۳۳ فصل تیسری بیچ آداب گذران [illegible] ساتھ عورتوں کی | ۳۹ فصل چوتھی بیچ آداب [illegible] اور طلاق دینے کی

۴۳ فصل پانچویں بیچ [illegible]

۴۴ باب تیسرا بیچ [illegible] یارانہ [illegible] اور اس باب میں چار فصلیں ہیں

// فصل پہلی بیچ بیان [illegible] | ۴۹ فصل دوسری بیچ بیان [illegible] صحبت کے

۵۱ فصل تیسری بیچ حقوق [illegible] یارانہ کے | ۶۲ فصل چوتھی بیچ [illegible] کلام حکما

۶۴ باب چوتھا بیچ حقوق مسلمان [illegible] اور ہمسایہ اور [illegible] وغیرہ کے

// فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے | ۸۵ فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ کی اور ماں باپ کی اور اولاد کی [illegible]

۹۶ باب پانچواں بیچ فائدوں عزلت کی اور اس باب میں تین فصلیں ہیں

[illegible] فصل پہلی بیچ فوائد عزلت کے | ۱۰۴ فصل دوسری بیان آفتوں گوشہ نشینی کے

۱۱۰ فصل تیسری بیچ آداب عزلت کے

۱۱۲ باب چھٹا بیچ آداب سفر کی اور اس باب میں دو فصلیں ہیں

// فصل پہلی بیچ نیت سفر کی اور فائدوں اوسکی کی | ۱۱۵ فصل دوسری بیچ آداب مسافروں کے

۱۲۴ باب ساتواں بیچ امر معروف و نہی منکر کی اور اس باب میں سات فصلیں ہیں

// فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے | ۱۲۶ فصل دوسری بیچ شرائط محتسب کے

۱۳۴ فصل تیسری بیچ شرائط [illegible] حساب جاری ہو | ۱۳۵ فصل چوتھی بیچ [illegible] حساب کی

۱۳۹ فصل پانچویں بیچ آداب محتسب کی | ۱۴۹ فصل چھٹی بیچ منکرات کی [illegible] عادات میں

[illegible] فصل [illegible] بیچ [illegible] | تمت [illegible]

بعون توفیق ربانی سن ہجری خیر البشر کا سال رنجی الحا و معنی

۱۲۶۶

یادگاری الفاظ

تحسین

ترجمہ ادب الصالحین

باہتمام عبد الرحمن خان مطبع مسیحائی میں مسیح الزمان نے چھاپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین سزاوار ہین اوس پاک پروردگار کے لیے کہ جسنے ہماری ہدایت کے لیے بھیجا رسول مقبول حضرت محمد
ہزاران ہزار صلواۃ وسلام نازل ہوین اوس ذات پاک پر اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب بزرگوار پر بعد اسکے مسکین
محمد قطب الدین تلمیذ بے تمیز جناب مرشدنا مولانا **محمد اسحق** صاحب کا التماس کرتا ہی بھائی مسلمانونکی
خدمت مین کہ ایکروز خانصاحب ذی المجد والشان مجمع الاوصاف والمناقب احترام الدولہ حکیم **احسن اللہ خان** صاحب
حفظہ اللہ عن آفات الدین والدنیا والآخرۃ نے اس عاجز سے فرمایا کہ ایک رسالہ مسمی **بآداب الصالحین**
تالیف کیا ہوا حضرت شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ زبان فارسی مین ہی اگر ترجمہ اسکا اردو مین
ہو تو بہت مفید ہو مسلمانونکو چونکہ اس خیرخواہ خلائق کو بہی خیال نفع رسانی مسلمان بھائیون کا بہت رہتا ہے بحکم
اس امر نافع کا ہوا اور بعضی جگہ **ف** فائدہ کی لکھکر کچھ مسائل وغیرہ متعلق مضمون کتاب کے لکھے ہین تا فائدہ
زیادہ حاصل ہو اور نام اسکا **ہادی الناظرین** رکھا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی امیدوار ہون اپنے رب
متعال سے کہ مدد فرماوے میری اسکام مین اور بہرہ مند کرے ہمکو اس کتاب عجیب غریب کا اور بخشدے میرے سب
گناہ روز حشر کے میرا ساتھ صالحین اور خدام اپنے حبیب کے صلی اللہ علیہ الف الف صلوات کلما ذکرہ
الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین اللہ کو ہے ابتک زبان ہر تعریف کرنیوالے کی ہون اوپر ہر صفت کمال کے بیچ مقابل ہر نعمت کے ہون اور ساتھ جس معنی کے کہ ہون اور جس وجہ سے کہ تصور ممکن ثابت مین خالق تمام موجودات اور رازق تمام مخلوقات کا اسلیے کہ متصف ہی ساتھ تمام صفتون کمال کے اور پاک ہی بیچ شائبہ نقصان اور توہم زوال سے بزرگ ہی بزرگی اوسکی اور ہمیشہ ہی کمال اوسکا اور عام ہی عطا اوسکی اور درود افضل درود ذکی کہ اوپر اگلے پچھلے انبیا اور رسولون کے ابتدا سے انتہا تک بیچ تمام زمانون اور احوال کے نازل ہوئی ہین اصلح کہ دوست رکہے انکو حضرت صمدیت اور حکم کیے سبحانہ انکے تمام خلائق پر اور پر افضل انبیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام مخلوقات کے اور بہترین تمام موجودات کے ہین اور اوپر تمام اولاد اور تمام خادمون اور پیرون اور تابعون انکیکے روز قیامت تک پہنچی رحمتین اون پر بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ اس تاریخ سے پہلے چودہ برس یا کچہ کم و یا زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستون مین سے کہ حال اور درد [illegible] اور سوز محبت سے تہا اس فقیر سے درخواست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب ہمنشینی اور مخالطت کے کہ ضرور ہو جاننا انکا جمع کر اور ترتیب دے ولائق ہو ساتھ حال یارونکے اور باعث ثواب ہو دارین ثواب مین مجکو اس زمانہ مین توجہ تہی طرف حاصل کرنے [illegible] علوم کے اور فرصت نتہی کہ کتابون مین سے تلاش کر کر فوائد جمع کرون ناچار عذر کیا سینے پہر بعد ایک مدت کے توفیق ہوئی مجکو مطالعہ کرنے کی کتاب احیاء العلوم کی کہ تالیف ہی ہون عالم ربانی امام غزالی رحمہ اللہ کی ہی اسوقت فرمایش اس یار کی یاد آئی مجکو کہ یہ مسائل بیچ معاملات احیاء کی مین سے لکہے ہین اور ایسے مسایل بہت ہی کم ہین کہ غیر اس کتاب سے لکہے ہون سینے الا ماشاء [illegible] لہا اب لکہنے پہلے تمام کرنے اسکیکے اس دار فانی سے کوچ کیا طرف عالم جاودانی کے عاقبت بخیر کرے اللہ تعالے اوسکے اور لکہنے اوسکو بیچ زمرہ نیکونکے اگرچہ اس باب مین کتابین بہت [illegible] رسالہ خصوصا تہے اور کتاب کیمیاء سعادت امام غزالی کی ہی کہ در معنی ترجمہ کتاب احیاء العلوم کے ہی کافی ووافی ہی ولیکن امید ہی کہ اجر کتابت میری کا اور صرف وقت اس مین کہ داخل عبادت کے ہی ضائع نہین ہونیکا انشاء اللہ تعالی بموجب فرمودہ اللہ تعالی کے **اِنِّي لَا اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ** یعنے بلا شبہ مین نہین ضائع کرتا عمل عمل کرنیوالیکا تم مین سے اور مین ہون فقیر حقیر عاصی **عبد الحق** بن شاہ سیف الدین کا قادری دہلوی رحم کری اللہ تعالی اسپر اور اوسکے بزرگون پر اور برکت نازل کرے اللہ اسپر اور اوسکے اگلون پر اور یہ رسالہ کہ نام ہی اسکا **آداب الصالحین** مشتمل ہی سات بابون پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلون پر **باب پہلا** بیچ آداب کہانے وغیرہ کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح وغیرہ کے اور اس باب مین بہی پانچ

فصلیں ہیں باب تیسرا بیچ آداب صحبت وغیرہ کے اور اس باب میں چار فصلیں ہیں باب چوتھا بیچ

آداب حقوق مسلمانوں کے اور قرابت کے اور سوا انکی کے اور اس باب میں دو فصلیں ہیں اور باب پانچوان

بیچ آداب گوشہ نشینی وغیرہ کے اور اسمیں تین فصلیں ہیں باب چھٹا بیچ آداب سفر وغیرہ کے اور اسمیں

دو فصلیں ہیں اور باب ساتوان بیچ آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذلک کے اور اسمیں

سات فصلیں ہیں باب پہلا بیچ آداب کہانیکے جان کہ مقصود عاقلوں کا اور مطلوب اہل آداب کا دیدار

حق ہی اور رضا اسکی دار آخرت میں اور طریق اسکے حصول کا علم و عمل ہی اور مواظبت علم و عمل پر موقوف ہی اوپر سلامتی

بدن کے اور سلامتی بدن ہوتی ہی طعام سے بسبب عادت کے پس واجب ہی کہ تناول طعام بقدر حاجت کے ہو

نہ اتنا کہاوے کہ حد سے گذر جاوے اور در حکم بہائم کے ہو اور نہ اتنا سا کہاوے کہ قوت عبادت کی میسر ہو جیت

نہ چندان بخور کز دہانت بر آید + نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید پس چاہیے کہ کہانے اور پینے میں اگر ہمارا افعال

مین مقصود عبادت مولی ہو نہ حظ نفس اسی سبب سے علما نے کہا ہی الاکل من الدین یعنی کہانا دین کی چیز ہی

فرض ہی کہانا پینا اسقدر کہ دفع کرے ہلاک ہونیکو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچے اور مارے بہوک کے

مرتا ہو تو اس صورت میں حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی کہانا اسقدر کہ بسبب اسکے نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے

اور سہل ہو اسکو روزہ رکہنا اور کتاب ملتقے میں ہی کہ کہانا فرض اسقدر ہی کہ دفع کرے ہلاکت کو اور سبب اسکے

نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے اور مباح ہی پیٹ بہر کر کہانا پینا واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی کہانا زیادہ اسسے اور زیادہ

اسسے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانے والیکو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کر دیگا پس اتنا کہانا پینا حرام ہی مگر یہہ کہ اس ارادہ سے کہاوے

کہ قوت ہوگی کل کے روزہ رکہنے کی یا اسلئے کہ پاس خاطر کرے مہمان اسکا یا مانند اسکے تو نہیں حرام ہوتا نہیں جائز ریاضت ساتہہ کم کہانیکے

یہانتک کہ ضعیف ہو جاوے ادائے عبادت سے اور جو کوئی نہ کہاوے ور دار حالت مخمصہ میں یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے یہانتک

کہ مرجاوے تو گنہکار ہوگا بخلاف اس شخص کے کہ دوا نکی یہانتک کہ مرگیا یعنی اس صورت میں گنہگار نہیں ہوگا یہہ مسائل کتاب درالمختار میں

لکہے ہیں اور غرض یہان یہہ ہی کہ آداب کہانیکے بیان کیے جاوین پانچ فصلوں میں فصل پہلی بیچ ان آداب کے کہ بعضے

واجب ہیں اگر چہ تنہا کہاوے جان کہ جو کچہ کہ مقدم ہی سب پر یہہ ہی کہ طعام حلال طیب ہو اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ طعام

بذاتہ حرام نہو اور کمایا ہوا اسکا نہ وجہ شرعی اور طریق نہایت تقوی کے ہو اور چاہیے کہ اول و آخر کہانیکے ہاتہہ دہووے کہ اسمیں

نہایت ستہرائی ہی اور سنت داخل ہوتی ہی اور طعام کہانا بقصد حاصل ہونے قوت کے عبادت پر طاعت ہی اور دہونا ہاتہہ

بیچ حکم وضو کے ہی چنانچہ اسیلیے حدیث میں لفظ وضو کا واقع ہوا ہی جیسے اس حدیث میں کہ فرمایا پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو پہلے طعام کے اور بعد طعام کے دور کرتی ہی فقر کو مراد وضو سے دہونا ہاتہہ کا ہی اور اگر وضو کیا ہو

تو مسلمین کچہ شک نہیں کہ بہتر ہی حکایت ایک بزرگ نقل کرتے تہے کہ ہر سے تین سو روپیہ کے قدر قرض تہا اور کوئی

[illegible]

صورت ادائی کی بسبب کم علمی کے خیال مین بہی نہ تہی کہ ناگہان ایکدن سے مینے درس مین مسئلہ جو کوئی پہلے
اور پیچہے کہانیکے سنت ہے مجہہ کے ہاتہ دہویا کرے تو ادنی فائدہ اوسکا یہہ ہی کہ جسقدر اوسکے ذمہ قرض
ہوگا جلد روز مین ادا ہو جائیگا چنانچہ مینے چند ہی روز کیا تہا کہ بعنایت الٰہی کے ایک خرمہرہ میرے ذمہ
نہین برکت ادائی سنت نبوی کے فارغ اور سبکدوش ہوگیا فقط اور مدار اس امر کا تو صرف ہی خلوص
نیت اور اعتقاد صحیح پر اور جسکو یہہ حاصل نہین کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین کرتی حتی بدون اسکے کلمہ پڑہنا بہی
فائدہ نہین دیتا اور بہتر یہہ ہی کہ طعام سفرہ پر یعنے دسترخوان پر رکہہ کر کہاوے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرت
اور توشہ آخرت کو اور اگر خوان مین رکہہ کر کہاوے تو وہ بہی حرام و مکروہ نہین ولیکن دسترخوان پر کہانا
موافق ہی ساتہ فعل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان
حضرت کا چمڑہ کا تہا چنانچہ سفرہ اصل مین چمڑہ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہین اور کہانیکے لیے دو زانو بیٹھے
یا اکڑو اور یا بائین پانو پر بیٹھے اور داہنا پانو کہڑا رکہے اور جس وضع پر بیٹھے اخیر کہانے تک اوسی
وضع پر بیٹہا رہے کہ یہہ قریب تر ہی ساتہ ادب کے اور تکیہ لگا کر نہ کہاوے کہ مخالف فعل پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بندہ ہون نہین کہاتا مین مگر جیسے کہ بندے
کہاتے ہین اور نہین بیٹہتا مین مگر جیسے کہ بندے بیٹہتے ہین اور پانی پینا بہی تکیہ لگا کر مکروہ ہی **ف** کہا سفر السعادہ کے
مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہے اور دوسرے یہہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے
یہہ کہ ایک ہاتہ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتہ سے کہانا کہاوے اور یہہ تینون قسمین مذموم
ہین [illegible] اور بعضون نے چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اسکی سے پیٹہہ لگا کر بیٹھے اور
سنت یہہ ہی کہانے مین کہ جہک کر اور متوجہ ہو کر کہانیکی طرف بیٹھے اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ
کرنیکو ساتہ جہک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبون سے اسلیے کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا
رگون وغیرہ مین سہولت سے نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور اسیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین
لکہا ہی کہ نکہاوے تکیہ لگا کر اور نہ مونہہ کے بل پڑ کر اور نہ کہڑی ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا کے
یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑے کر کر جیسے کتا بیٹہتا ہی یا دونو پانو پر بیٹھے یعنی اکڑو یا داہنا
زانو کہڑا رکہے اور بیٹھے بائین زانو پر یہہ شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے مشکوہ کی شرح مین لکہا ہی
اور پیٹ بہر کر نہ کہاوے کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ معدہ کو تین حصہ کرے ایک حصہ طعام کے لیے اور
ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ دم لینے کے لیے اور کہتی ہین کہ سیری ہیچ عہد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے نہتی ہر جگہہ **ف** مومن کی شان سے یہی ہی کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکہے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل کی اور صفائی باطن اور
شب بیداری وغیرہ ذالک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور طعام بہت کہایا
فرمایا کہ باو دگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمار نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت
مین اور جو کوئی مشابہت کافرونکے ساتہہ رکہے صحبت اسکی ترک کرنی چاہیئے اور کم کہانا ہمیشہ نزدیک عقل
صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہی اور خلاف اسکا مذموم ہان بہوک کہ حد زوال کو پہنچے اور سبب ضعف
بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار سے باز رکہے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی یہہ ملا علی
قاری نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی اور جو کچہہ کہ حاضر ہو قسم رزق سے کہاوے اور تکلف بیچ نعمتونکے یعنے
اچہے کہانیکے نکرے اور منتظر دال سالن کا نہی اور اگر نماز کے وقت مین وسعت ہو طعام پہلے کہاوے
نماز سے اگر تاخیر مین ضرر ہو کہ کہانا ٹہنڈا ہو جائیگا یا تلف ہوگا بہوک بہت لگی ہو اور کوشش کرے کہ ہاتہہ
طعام پر بہت پڑین یعنی بہت سے آدمی کہاوین ملکر کہ اسمین برکت ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہرگز تنہا کہانا نہین کہایا اور ابتدا اسطرح بسم اللہ لے کرے اور دوسرے لقمہ مین بسم اللہ الرحمن کہے اور تیسرے
لقمہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے بہتر ہی اور داہنے ہاتہہ سے کہاوے
آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص تہا کہ داہنا ہاتہہ اوسکا علت سے شل
کیا تہا ایکروز سامنے حضرت کے وہ طعام کہاتا تہا فرمایا کہ داہنے ہاتہہ سے کہا جب قصد کیا اوسنے داہنا ہاتہہ
بہینا چنگا کل آیا اور ابتدا اور ختم کہانیکی ساتہہ نمک کے کرے کہ اسمین اثر ہے یعنے روایت آئی ہی حضرت امیر المومنین علی
سے اور نوالہ چہوٹا کہاوے اور چبانے مین مبالغہ کرے اور جبتک لقمہ نکلے ہاتہہ دوسرے نوالہ لینے کے لیے نہ پہیلاوے
اور کہانیکو نام نہ رکہے بلکہ اگر خوش آوے کہاوے اور اگر خاطر کسیکی ملحوظ ہو تو اوسکی خاطر کے لیے تہوڑا اسا
کہالیوے کہ منقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی اسیطرح اور اپنے آگے سے کہاوے لیکن اگر میوہ ہو تو
جسطرف سے کہاوے جائز ہی اور رکابی وغیرہ کے بیچ مین سے نکہاوے اور روٹی کو چہری سے نکاٹے اور بیچ
کاٹنے گوشت پختہ کے دو روایتین آئی ہین یعنے منع بہی آیا ہی اور ثابت بہی ہوا ہی کہانا اور بہتر ہاتہہ
ہی سے کہانا ہی ف ایک روایت مین منع آیا ہی کہ گوشت یعنے پختہ چہری سے کاٹ کر نہ کہاوے اور ایک
مین آیا ہی کہ حضرت نے چہری سے کاٹ کر کہایا ہی پس علمانے دونو روایتونمین تطبیق یون دی ہی کہ
منع درصورت عدم حاجت کے ہی اور کہانا درصورت حاجت کے یعنے چہری سے جو کاٹ کر کہایا ہی وہ گوشت
سخت تہا کہ بغیر کاٹے نکہایا جاتا تہا اور اگر گلا ہوا ہو تو وہ بہی کاٹ کر کہانا کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ
بعضے کفار کے اور کہانیکو ادب سے رکہے اور کہانیکو جب تک ٹہنڈا کرنیکے لیے بلکہ صبر کرے یہان تک

کہ ٹھنڈا ہو جاوے اور میوہ میں سے طاق لیوے تین یا پانچ یا کم و زیادہ یا جو کچھ ہاتھ میں آوے اور
بیجونکے ساتھ گٹھلیاں جمع نکرے اور گٹھلیونکو ہاتھ میں جمع نکرے بلکہ ہتیلی پر رکھکر زمین پر پھینک دے
اور درمیان کھانے طعام کے پانی بہت نپیوے مگر یہہ کہ لقمہ گلے میں اٹک جاوے یا پیاس صادق ہو
تو مضایقہ نہیں کہ یہہ نافع ہی معدہ کے لیئے اور پانی پینے میں پاس داہنے ہاتھ میں لیوے اور بسم اللہ
کہے اور ٹھہر ٹھہر کر پیوے اور لیٹ کر نپیوے اور بہتر یہہ ہی کہ کھڑے ہو کر نپیوے اور اگر پیوے تو
مضایقہ نہیں کہ یہہ بھی آیا ہی **ف** آیا ہی کھڑے ہو کر پانی پینا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیثونمیں جو منع آیا ہی کھڑے ہو کر پانی پینا وہ نہی تنزیہی و ارشادی
ہی اور پانی وضوکا اور پانی زمزم کا کھڑے ہو کر پیوے اور پہلے پینے سے پانیکو دیکھ لے کہ کچھ پڑا نہو
اور بسم اللہ کر کر شروع کرے اور الحمد للہ کر کر ترک کرے اور پانیکو تین دم میں پیوے **ف** اولی یہہ ہے
کہ ہر دم میں بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور الحمد للہ کہکر تمام کرے اور احیاء العلوم میں لکھا ہی کہ اول دم
مین کہے الحمد للہ اور دوسرے مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے دم میں الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
اور بعد فراغ کے شکر کرے کہ پانی بڑی نعمت ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ دعا
پڑہتے بعد فراغ کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنے
سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کیا اس پانیکو میٹھا خوش آیند ساتھ رحمت اپنی کے اور نہیں کیا اوسکو
نمکین شور بسبب گناہوں ہمارے کی اور اگر مجلس ہو تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے منقول ہی کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے تھے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر بائیں طرف تھے اور ایک اعرابی
داہنی طرف تھا اور اوسکے پہلو میں امیر المومنین حضرت عمر رض تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا بعد اوسکے
اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنے کا حق ہی رجہ بر اجہ اور پہلے دم لینے میں الحمد للہ کہے اور دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین
کہے اور تیسرے میں الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیونکو چاٹے اور رکابی وغیرہ
کو بھی چاٹے اور ٹکڑے کہ دسترخوان پر پڑے ہوں اونکو چن کر کھا جاوے حدیث میں آیا ہی کہ اوسکے کھانے سے برکت ہوتی
اور ٹکڑے رکابی میں نڈالے تا سالن میں مل نجاویں اور خلال کرے دانتونمیں اور جو کچھ کہ دانتونمیں ساتھ خلال کے نکلے
پھینکدے اور جو کچھ کہ ساتھ زبان کے دانتونمیں سے نکلے اوسکو نگل جاوے اور بعد خلال کے کلی کرے تو بہتر ہے
اور اگر مٹی اور مانند اوسکے سے ہاتھ دھووے جائز ہی اور دانت اور زبان اور تالو ساتھ انگلی کے
دھووے اور ہونٹ بھی دھو ڈالے اور اگر رومال سے پاک کرے جائز ہی بشرطیکہ قصد تکبر کا نہو
بلکہ ستھرائی کے ہو اور اسیطرح جو وضو کے اگلے تل اوسکے اختلاف ہی بعضے علماء [illegible]

اور بعضے وہاں سے اور مدارمت جری اور جب کہانے سے فارغ ہو شکر کرے اور یہہ دعا پڑھے
الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المؤمنین یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لیے کہ جسنے
کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مومنین سے اور سورہ فاتحہ اور لایلاف قریش پڑہے اور اور دعا کہ
جنمین مضمون شکر نعمت کا ہو وہ بہی پڑہے یہہ کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے **فصل دوسری** بیچ
اون آداب کے کہ کئی آدمیوں کے کہانے مین بجالانی جاوین چاہیے کہ پہلے کہانا شروع نکرے
اگر اسکی ساتہ ایسے لوگ ہون کہ مستحق ہون پہلے شروع کرنیکے مانند بڈہون یا اہل فضل کے مگر یہہ کہ سردار
اور پیشوا ہو تو آپ پہلے شروع کرے تا حاضر منتظر نرہین اور کہانا کہانے مین بالکل چپکا نرہے کہ خصلت عجمیونکی
ہی اور زیادہ بہی کلام نکرے بلکہ اچہی لوگونکی کچہہ باتین کرتے رہین اور چاہیے کہ رفیق پر مہربان ہو اور مقصد
زیادہ کہانیکا ایسا نکرے کہ ہمراہی کو ناخوش آوے کہ یہہ حرام ہی طعام مشترک مین اور دو کہجورین اکٹہی کہاوے
اور ہاتہ مین بہی لیکر اکٹہی نرہنے دے مگر یہہ کہ سب اسیطرح کرین تو یہہ بہی کرے یا صاحب خانہ اذن دیوے
اسکا اور اگر مہمان کہانا کہاوے تو اسکو رغبت دلاوے اور بطریق نرمی کے عرض کرے اور زیادہ
تین بار سے نکہے کہ یہہ افراط ہی اور نہایت تکرار سب جگہہ تین بار کہنا ہی اور زیادہ اسے بار ادب سے ہی
اسیطرح کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قسم نہ دیوے کہانے پر کہ یہہ بہی ادب سے خارج ہی اور مہمانونکو
نہ چاہیے کہ تکلف کرے اور انتظار مبالغہ کا نکرے اور جو کچہہ کہاوے بسبب دیکہنے کسیکے ترک نکرے کہ یہہ بہی
تکلف ہی اور موافق عادت اپنی کے کہاوے عادت سے کم نکہاوے بلکہ چاہیے کہ اول ہی سے کم کہانے
اور تمام اوقات کی عادت کرے تا وقت اجتماع کے محتاج تکلف کا نہو اور اگر بقصد ایثار کے کم کہاوے
تو خوب ہی اور ایثار کہتے ہین مقدم کرنا غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر اور اگر صاحب خانہ واسطے نشاط اور رغبت دلانیکے
زیادہ کہاوے عادت سے تو مضایقہ نہین بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ ابن المبارک رح جب کہجورین مہمانونکے آگے
لاتے تو کہتے جو کوئی زیادہ کہاوے مقابلہ مین ہر کہجور کے ایکدرہم پاویگا اور اخیر مین ایسا ہی کرتے واسطے
رغبت دلانے انکے اور جعفر بن محمد کہتے تہے کہ دوست ترین یارون میرے کا وہ ہی کہ زیادہ کہاوے اور
لقمہ بڑا کہاوے اور بڑا بہاری مجہپر میرے دوستونمین وہ ہی کہ محتاج رکہنے کا ہو اور مقصود اس سب سے
اشارہ ہی بے تکلفی پر اور اگر ہاتہ طشت یعنی سلفچی مین دہووے مکروہ نہین ہی اور پہلے عالم کے ہاتہ دہلاوین
اور اگر عالم کی تعظیم کرین اس باب مین قبول کرے اصرار و انکار نکرے کہ یہہ بہی تکلف ہی آیا ہی کہ انس بن
مالک اور ثابت بنانی ایک مجلس مین تہے پس انس نے طشت ثابت کے آگے پہلے بہیجا ثابت نے انکار کیا
انس نے کہا کہ اگر کوئی مسلمان بہائی کی تعظیم تیری کرے قبول کر کہ یہہ تعظیم جانب خدا سے ہی اور اگر اتفاق کرین کہ ایک حصے

دہونیمین اکیبار کے یعنی سب اکٹھے ہاتھ دہووین تو مضایقہ نہین کہ یہ قریب تر ہی ساتھ تواضع کے اور
دور تر ہی انتظار کرنے قوم کے سے اور ہاتھ دہلانے والے طرفسے شروع کرین اور پانی ہر ایک کا جدا جدا
نہ ڈالین کہ یہ عادت عجمیونکی ہی بلکہ جمع کرین جب بہر جاوے ڈالین اور خادم کہ ہاتھ دہلاتا ہی بیٹھکر ہاتھ
دہووی بعضونکے نزدیک کہ یہ قریب تر ہی ساتھ تواضع کے اور مختار یہ ہی کہ کہڑی ہوکر دہلاوے
کہ اسمین آسانی ہی پانی ڈالنے مین اور ہاتھ دہونے مین اور اگر کسیکو خدمت کرنے مین نیت نیک ہو خدمت
کرنے دے اور تکلف نہ کرے کہ یہ تکبر نہین اور بیچ تہوکنے کے سلپچی وغیرہ مین وقت جمع ہونے لوگونکے
ملاحظہ کرے کہ بہونے برادر لوگون پر نہ پڑے اور اگر اکیلا ہو مبالغہ کرے تہوکنے مین جتنا چاہیے اور اگر صاحبخانہ
آپ ہاتھ دہلاوے تو بہتر ہی اسطرح کیا امام مالکنے امام شافعی کے لیے اول ملاقات مین اور کہا کہ خدمت
مہمان کی فرض ہی اور وقت کہانیکے یارونکی طرف نہ دیکہے اور نوالہ نہ گنے بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانیمین
مشغول رہے اور پہلے فارغ ہونے یارونکے سے ہاتھ نکہینچے اگر اپنے ہاتھ کہینچنے سے وہ بہی ہاتھ کہینچین بلکہ
چاہیے کہ ہاتھ کہانے مین رکہے اور اگر عادت اسکے تہوڑے کہانیکی ہو ابتدا مین توقف کرے تاکہ آخر تک
موافقت یارونکی کرسکے اور اگر کچہ عذر ہو عذر ظاہر کرے تا اونکو شرمندگی نہو اور کہاتے وقت کوئی ایسا کام
نکرے کہ آدمیونکو برا معلوم ہو اور ایسی بات بہی نکہے کہ مناسب وقت نہو اور ہاتھ رکابی مین نہ جہاڑے اور نوالہ
منہ مین رکہتے وقت سر اونچا نکرے اور منہ مین سے بہی کوئی چیز رکابی مین نہ ڈالے اور اگر اتفاقاً کوئی چیز منہ مین سے
نکلنے کو ہو تو بائین طرف منہ کرکے پہینکدے اور نوالہ کو شوربے مین بہت نہ ڈبووے اور جو کچہ لقمہ مین سے دانتونسے
ٹوٹ کر رہ گیا ہو پہر شوربے مین نہ ڈالے اور نوالہ چکنے کو سرکہ مین اور سرکہ کو چکنی چیز مین نہ ڈالے اور ملاحظہ مسلمانونکا
کرے اور ہر حال مین با ادب رہے **فصل تیسری** بیچ آداب لیجانے طعام کے آگے ملاقات کرنیوالونکے جاننا چاہیے کہ
طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جیسیکہ نماز با جماعت کی اور احادیث اور اقوال صحابہ کی اسمین بہت آئے ہین حدیث مین
آیا ہی کہ جو عمر کہ بیچ مجلس طعام کے ساتھ بہائی مسلمانونکے گذرے روز قیامت کے اوسکا حساب نہین لیا جاویگا اور اسلیے
اگلے بزرگ اسمین دیر تک بیٹھتے تہے اور جو طعام کہ یارونکے ساتھ کہایا جاوے بیحساب ہی اور اسی سبب سے بعضے طعام
مجلس مین بہت لاتے تہے اور اگر تنہا کہاتے تہے کم لاتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ
مسلمانون مین سے تین کہانے بیحساب ہین ایک تو وہ کہانا کہ افطار کے وقت کہاوے اور ایک وہ کہ سحر
کو کہاوے اور ایک وہ کہ ساتھ مسلمان بہائیون کے کہاوے اور صحابہ اسکو اخلاق
نیک سے گنتے تہے اور وقت اجتماع کے بغیر کہانے ماحضر کے نہین اٹہتے تہے اور بعضے
علماء نے لکہا ہی کہ اجتماع یارون کا ساتھ انس و لذت کے قدر کفایت پر جانا دنیا سے نہین اور حدیث مین آیا ہے

کہ بہشت مین بالاخانہ ہین کہ بسبب بہت صفائی کے اندر کا رخ انکا باہر سے اور باہر کا رخ اندر سے معلوم
ہوتا ہی اور یہہ انکے لیے ہین کہ بات نرمی سے کرتے ہین اور لوگونکو کہانا کہلاتے ہین اور رات کو
نماز پڑہتے ہین اسوقت کہ لوگ سوتے ہوتے ہین رہا یہہ کہ ملاقات لوگونکی واسطی طعام کے پس ادب
اسمین یہہ ہی کہ منتظر وقت طعام لوگون کا نرہے اور وقت کہانیکے یکایک نہ چلا آوے کہ یہہ علم
سنت ہی اور قرآن مین اسی منع فرمایا ہی **ف** یعنے اس آیتمین یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىہُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ
فَادْخُلُوْا وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی
النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو پیغمبر کے گہر وںمین
مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے تمکو یعنے بلایا جاوے واسطی طعام کے یعنے اس صورتمین داخل ہو اسحال مین
کہ نہ منتظر ہو وقت پکنے طعام کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو و پس جب کہانا کہا چکو پس پراگندہ
ہو اور بیٹہو آرام سے واسطے باتین کرنے آپکے تحقیق یہہ کام ایذا دیتا ہی نبی کو پس شرماتا ہی تمسی اور خدا
نہین شرماتا سچ سی آیا ہی کہ بیچ ولیمہ نکاح زینب بیوی آنحضرت کے لوگ پیغمبر خدا کے گہر مین جمع ہوئے
اور حضرت زینب دیوار کیطرف مونہہ کیے ہوئے بیٹہین تہین اور بعضے لوگ بعد کہانے کے بیٹہے رہے
اور آنحضرت نے بسبب حیا کے انکو نہ کہا کہ اٹہہ جاؤ جب یہہ آیۃ اور آیۃ پردیکی نازل ہوئی تفسیر
بحر العلوم مین لکہا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ جاتا ہی کہانے پر بغیر بلائے فاسق ہی اور حرام
کہاتا ہی اور اگر بغیر بلائے اتفاقاً چلا آوے جبتک اذن نہ ہووے صاحب خانہ نہ داخل
ہووے اور اگر کوئی بلاوے کہانیکے لیے پس اگر نشان رغبت اور محبت کی ظاہر ہو جاوے اور اگر
بغیر رغبت کے بسبب شرم و ضرورت کے کہتا ہی تو نجاوے اور بہانہ کرے اور اگر بہوکا ہو اور
قصد طعام کے کسی دوست کے گہر مین بغیر بلانیکے چلا جاوے تو مضائقہ نہین کہ یہہ منقول ہی پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قصہ تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
و حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا ابو الہیثم صحابی کے گہر مین مشہور ہی **ف** وہ قصہ یہہ ہی روایت کی
ابو ہریرہ نے کہ نکلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات گہر سے پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سے
پس فرمایا کہ کس چیز نے نکالا ہی تم دونوںکو تمہارے گہروںسے اسوقت یعنے کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے
کی اسوقت باوجودیکہ عادت نہ تہی اسوقت نکلنے کی کہا دونوں یاروں نے کہ بہوک نے نکالا ہی
یعنے شدت بہوک سے نکل آئے ہین فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی قبضہ

مین ہی البتہ انکا اوسکا مجکو اوس چیز نے کہ نکالا تم دونونکو یعنے بہوک نے نکالا مجھکو پس اٹہے وہ دونو ساتہ
حضرت کے پہر آئے ایک شخص کے ہان انصار مین سے کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس نا گہان وہ
اپنے گہر مین نہین تہے پس جب کہ دیکہا حضرت کو اونکی بیوی نے کہا مرحبا و اہلا پس فرمایا اونکو حضرت نے
کہان ہی فلانا یعنے خاوند تیرا کہا اوسنے کہ گیا ہی میٹہا پانی لانیکے لیئے واسطے ہمارے وہ یہ
کہہ ہی رہی تہی کہ ناگہان آیا وہ انصاری اور دیکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے دونو
یارونکو اور کہا الحمد للہ نہین ہی میرے برابر کوئی آجکی دن کہ اوسکے گہر ایسے بڑی بزرگ مہمان ہوئی
کہا راوی نے پس گیا وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کے یارونکے لیئے خوشہ کہجور کا کہ اوسمین
کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر بہی اور عرض کیا کہ کہائیے اسمین سے اور لیا اوسنے
چہری جانور ذبح کرنے کے لیئے پس فرمایا اوسکو حضرت نے کہ دودہ کا جانور ذبح نکرنا پس ذبح کی اوسنے
واسطے حضرت کے اور حضرت کے یارونکے بکری پس کہایا انہون نے بکری مین سے اور اوس خوشہ کہجورین سے
اور پیا پانی پس جبکہ سیر ہونے کہانے پینے سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور
حضرت عمر کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میرے اوسکے ہاتہ مین ہی البتہ پوچہے جاؤگے
تم ادای شکر اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گہر وکئے بہوک نے پہر نہ پہرے تم یہانتک کہ پہنچی
تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ روایت مسلم نے **ف** اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہہ کہ یہہ جو کہا
کہ بہوک نے نکالا اسی سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ظاہر کرنا رنج و محنت کا دوستونسے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم
رضا اور اظہار جزع کے نہو اور دوسرے یہہ کہ جب بہوک زور کرنے لگے اور مانع ہو نشاط ہما دلجمعی کا ال بلغہ
ساتہ عبادۃ کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کے تو نکلنا اور علاج اسکی دفع کا کرنا ساتہ کسی سبب کے
باب مباحہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا بہی نزدیک دوستونکے
طلب کرنا طعام کا انکے وقت بتقریب کے ساتہ قبول کرنے انکے بے تکلف اسوقت ... بیان ہوا ہی
محبت از دیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ صحابہ جب بہوکی ہوتے تہے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور
دیکہ ... جمال ... رنج بہوک وغیرہ کا جاتا رہتا اور ساتہ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور یہہ جو کہا الحمد
اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت نعمت کے اور مستحب ہی اظہار خوشی کا وقت ... مہمان کے
یہہ بہی اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانا ... اسوقت ... مہمان ہوئے اور ...
اوس چیز کا کہ موجود ... اور یہہ جو کہا کہ جب ... اسی سے معلوم ہوا کہ ...
... اور ... ہی اور اسکی کراہت ... تو وہ محمول ہی اس ... عادت ... اور ...

نکرے اسپر کہ موجب تنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجونسے اور یہہ جو فرمایا کہ پوچھی جاویگی الخ یہ سوال بعضونکے
حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کے
بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اسکے کا کیا یا نہین نسأل اللہ العافیہ اور مومنونکو چاہیے
کہ اس حدیث مین تامل کرین کہ اپنے پیشواکا کیا حال تہا کہ کسطرحکا فقر اختیار کر رکہا تہا اور کیسی صابر تہے
ہم لوگون کا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہین روٹی کے نہ ملنے پر کہا اور کچھ ضروری چیز نہین ملی تو گہبرا
جاتے ہین اور زبان شکوہ کی کہول دیتے ہین اور اگلے بزرگ یہی سطرح کرتے تہے اور بعضی ہین نے آپسمین دوستی
کہ ہمیشہ ایک دوسرےکے گہر جاتے تہے اور یہہ بجای کسب و کفایت انکے تہا یعنے اسی پر اکتفا کرتے تہے اور
مقصد انکا مددگاری اور ثواب دلانا لوگونکا اور کفایت وقت تہا اور اگر کسی دوست کے گہر مین آوے
اور اوسکی رضا جانے تو درست ہی کہانا اوسکے گہر مین سے کیونکہ خوشی اوسکی بمنزلہ اذن کے ہی اور
منقول ہی یہہ اگلی بزرگونسے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایکبارگی سفیان کے گہر مین آئے اوسکو نہ پایا پس دروازہ کہولا
اور دسترخوان بچہاکر کہانا کہانا شروع کیا پہر سفیان ثوری آئے اور انکو اس حالت مین دیکہا کہا کہ یہہ اخلاق
اگلے بزرگونکا یاد دلاتی ہی اور آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ واسطے ملاقات ایک تابعی کے آئے اونکی گہر مین کچھ موجود تہا
وہ ایک دوست کے گہر مین گئے اور اوسکے پیرخانہ مین دیکہا جو کچھ پایا آگے مہمان کے لے آئے جب صاحبخانہ
ایا گہر مین تو اسے کچھ ماجرا سنا اسنی کہا کہ خوب کیا انہون نے اور جب ملاقات کی اس تابعی سے تو کہا
کہ ای زبانی ہر بار اسطرح کرتا رہ کہ بہت اچھی بات ہی اور آداب کہانا لانیکا آگے مہمان کے یہہ ہی کہ تکلف
نکرے اور جو کچھ کہ حاضر ہو لے آوے اور قرض نکرے اگر دشوار ہو کہ یہہ بہی تکلف سے ہی اور چاہیے
کہ بے تکلفی کو بہانہ نکرے یعنی حقیقت مین اسکے پاس اچھی چیز موجود ہی اور بری چیز لے آوے اور کہے
کہ یہہ بے تکلفی سے لے آیا ہون بلکہ اس صورت مین اچھی ہی چیز لاوے اور اگر ایک کہانا ہو کہ آپ بہی
محتاج ہی اور اسکے لانے کو جی نہین چاہتا نہ لاوے اور تکلف یہہ ہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے اور
یہہ ہی تکلف سے ہی کہ عیال کیطرف نظر نکرے یعنے اپنے بال بچے بہوکے مرتے ہین اور لوگونکو کہلاتا ہے یہہ
یہہ تکلف اور بری بات ہی منقول ہی کہ کسینے امیر المومنین حضرت علی رض کی دعوت کی فرمایا کہ مین آتا ہون تین
شرط سے کہ بازار کو نجانا اور جو کچھ حاضر ہو سو لے آنا اور رعایت عیال کو نہ چہوڑنا اور خصلت بعضے
اگلے بزرگون کی ایسی ہی تہی کہ ہر قسم کا طعام کہ گہر مین ہوتا کچھ اس مین سے
لے آتے اور بعضون نے خشک روٹی اور پانی پر تکلف نہین کیا ہی یعنے دہی نہ لے آتے
اور آداب مہمان اور ملاقات کرنے والے کا یہہ ہی کہ حکم نکرے کسی چیز کے لانیکا

اور اگر اسکو اختیار دین صاحب خانہ تو جو چیز کہ آسان ہو اختیار کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر چیز مین آسان اختیار کرتے تھے اور بعضون نے کہا کہ کھانا تین قسم پر ہی ساتھ فقرا کے بایثار یعنی انکے کھانیکو مقدم رکھے اپنے کھانے پر اور ساتھ مسلمان بھائیون کے بانبساط یعنی شادان اور فرحان اور ساتھ دنیا دارون کے باادب اور ادب صاحب خانہ کا یہہ ہی کہ پوچھے کھانے والون سے کہ تمکو کیا مرغوب ہی اگر ہو سکے مہیا کرے کہ اسمین اجر جزیل ہی والا بیہودہ گوئی نکرے کہ کہی اگر حاضر ہوگا لاؤنگا بلکہ اگر حاضر ہوے لے آوے والا سکوت کرے اور جو کھانا کہ آگے یارون کے نہ لاوے تعریف نکرے اسکی اور اسیطرح بال بچونکے لیے جو طعام کہ نہ لا سکے بیان نکرے کہ اسمین رنج دینا ہی انکو اور بعضی ظریف چھوٹی کہا ہی کہ اگر فقیر آوے کھانا آگے لاوے اسکے اور اگر کوئی فقیہ آوے مسئلہ پوچھے اور اگر عابد آوے راہ مسجد کی دکھا دیوے جان کہ ضیافت کی فضیلت بہت آئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاخیر فیمن لا یضیف یعنی بھلائی نہین ہی اس شخص مین کہ مہمان نہ رکھے اور ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اسکی پاس گائین اور اونٹ بہت تھے پس مہمانی کی آنحضرت کی بعد ازان ایک عورت پر گذرے کہ وہ چند بکریان رکھتی تھی پس ذبح کی ایک بکری واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تھا کہ دیکھو اس مرد و عورت کے بلا شبہ کہ یہ اخلاق اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہین جسکو چاہے خصلت نیک دے اور جسکو چاہے نہ دے ف ظاہرا اس مرد نے موافق اپنے مقدور کے خاطرداری نکی اور اس عورت نے باوجود کم استطاعتی کے بہت خاطرداری کی کہ بکری ذبح کی اسکی خصلت حضرت کو پسند آئی اور اس شخص کی پسند نہ آئی اور مقصود حضرت کا اسمین یہہ تہا کہ لوگ ادب سیکہین پس حدیث مین آیا ہی کہ ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہان مہمان آئے اور گہر مین حضرت کے کچھ تہا نہین فرمایا کہ فلانے یہودی کے پاس جاؤ اور کہو کہ آج کی رات ہمارے ہان مہمان آئے ہین تہوڑا سا آٹا قرض دیوے یہودی نے کہا واللہ مین نہین دینے کا مگر کچہ گرو دیکر پس حضرت نے زرہ اپنی گرو کے لیے بھیجی اور مہمانداری کی کہتے ہین کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زرہ یہودی پاس گرو ہی تھی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بغیر مہمانکے کھانا نہ کھاتے تھے بلکہ دو تین کوس تک جنگل مین مہمانکو تلاش کرتے تھے اور پیغمبر سے لوگون نے پوچھا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک سے سلام علیک کہنی یعنی یہہ چیزین بہی افضل خصلتون ایمان سے ہین

کرامت جوانمردی و نان دہی است * مقالات بیہودہ طبل تہی است

فصل چوتھی

آداب ضیافت کے بیچ مین بہت حالتون مین وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے اور کھانا آگے لانے کے اور وقت کھانیکے اور وقت چلنے کے کھانا کھا کر آداب دعوت کے یہہ ہین کہ دعوت کرنے مین قصد فخر اور دکھانیکا نہو تا ثواب سے محروم نہو بلکہ مقصود راحت پہنچانی اور متابعت سنت

ہوی کی اور خوش کرنا مسلمانونکے دلونکا ہو اور دعوت پرہیزگارونکی کرے اور کافر اور فاسق اور بے نمازیکو کہانیکے لیے نہ بلاوے **ف** ایک دعوت کرنی ہی طلب ثواب کے لیے اور ایک دینا اور کہلانا ہی محتاجکا یعنے وہ جو کہ ہی حاجت رکہتا ہی کہانیکے پس یہہ حکم مذکور دعوت کا ہی اور طعام حاجت پر جو کہ کو دینا جائز ہی اگرچہ کافر و فاسق ہو حاصل یہہ کہ اگر دعوت کرے طلب ثواب کے لیے تو پرہیزگارونکو بلاوے اسلیے کہ وہ کہانا کہاکر اسکی قوت سے عبادت کرینگے تو اسکو بہی ثواب پہنچیگا بخلاف کفار و فساق کے کہ وہ کہاکر کفر و فسق کرینگے اور اگر مقصود دینا ہو کہ کو ہی تو سبکو دے کہ دفع حاجت ضروری ہر ایککا جائز ہی اور ظالم کو کہانا نہ کہلاوے کہ یہہ مدد کرنی ظلم پر ہی اور دعوت کرنے مین تخصیص اغنیا کی نکرے اور لحاظ اقربا کا ضیافت کرنیمین بچہوڑے اور جسکو جانے کہ آنیکا مین نہ بلاوے کہ اسمین تکلف ہی اور باعث ہوتا ہی کہلانے پر جبرا اور یہہ مکروہ ہی اور آداب قبول کرنے دعوت کے یہہ ہین کہ قبول کرنا دعوت کا سنت موکدہ ہی اور بعضے جگہ واجب ہی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعوت قبول کرتے تہے اگرچہ تہوڑی ہی چیز پر ہوتی اور چاہیے کہ اغنیا کے دعوت قبول کرنیکے تخصیص نکرے اور فقیرونکی دعوت قبول کرنے سے عار نکرے کہ یہہ تکبر ہی اور خلاف سنت نبوی کے ہی آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ایکروز ایک قوم پر گذرے کہ خاک پڑی ہوی تہے اور سوال کرتے تہے سلام کیا حضرت نے کہا انہونے کہ کہانا فقیرونکا حاضر ہی اگر میل فرمایے فرمایا حضرت نے بہتر اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ یعنے تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبرونکو پہر گہوڑے سے اوترے اور اونکے ساتہہ خاک پر بیٹہے اور کہانا کہایا اور بعد کہانیکے سلام رخصتی کیا اور فرمایا کہ کیا عجب ہی کہ تم بہی اگر ایکدن میری دعوت قبول کرو پہر بلایا آپ نے اونکو اور اچہے اچہے کہانے آگے رکہے اور اونکے ساتہہ بیٹہہ کر کہایا اور یہہ کمال تواضع اور الطاف ہی حضرت کا **بیت** تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا اگر تواضع کند خوی اوست + اور بچ کہ تکلف کرنیوالے اور فخر کرنیوالے اور احسان رکہنے والے کے کہانیکے لیے نہ جاوے اور کم ہمتونکے دسترخوان پر نہ بیٹہے کہ یہہ دعوت قبول کرنے سنت نہین اور اسمین ذلت ہی جیسے سوال کرنیمین اور جہوٹہہ بنوسلے اس مقدمہ مین بلکہ اگر نجانا منظور ہو اول ہی سے قبول نکرے اور بسبب دور ہونے راہ کے قبول کیا ممکن ہو وہان پہنچنا انکار نکرے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بسبب دعوت کے دور دور تشریف فرما ہوی ہین اور بسبب روزہ نفل کے انکار نکرے بلکہ قبول دعوت کے لکہ جاوے دعوت کرنیوالیکے ہان اور اگر وہ تکلف کرنیوالا نہو یعنے بدل و جان اسکو منظور ہو کہلانا اسکا افطار کرے اور نیت کرے داخل کرنے خوشیکی مسلمان کے دلمین کہ ثواب اسکا زیادہ ہی روزہ سے اور اگر تکلف کرنیوالا ہو بہانہ کرے یعنے سمجہا دے

کہے کہ میرا دل نہین چاہتا کھانیکو اور یہ سچ ہوگا کہ روزہ دار کا دل نہین چاہتا روزہ توڑنیکو اور اگر بنا بر ظاہر حال کے قصد تفتیش کا کرے جائز ہی یعنے مثلاً ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکلف کرتا ہے تو اسکو در رعایت کرے اور اگر افطار نکرے پس مہمانی اوسکی خوشبوی اور مانند اسکیکی ہی اور اگر کہانے مین یا پہونے مین کہ بچھا ہی حرام یا شبہہ حرام کا ہو تو نجاوے اور تحسین نکرے اسکا اور تفاوت اسکا اوپر تفاوت مراتب تقوی کے ہی اور ظالم کی دعوت مین نجاوے اور اگر زبردستی کھلاوین تو تہوڑا سا کھاوے اور جس مجلس مین کچہ خلاف شرع ہو مانند فرش ریشمی اور ظروف سونے چاندیکے اور تصویر جاندار کے اور گانے بجانیکے اور چیزون لہو کے اور مانند انکیکے وہان نجاوے اور ظالم اور بدعتی اور شریر اور متکبر اور فخر کرنیوالے کے گہر مین بہی نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے مین قصد مثانے خواہش پیٹ کا نکرے بلکہ نیت صادق رکہے تاکہ کار آخرت کا کرے یعنے نیت پیروی سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اکرام مسلمان کی اور خوش کرنے مومن کی دلکی اور ملاقات کرنے دوستونکی کرے کہ ہر ایک مین ان چیزونمین سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے مین اظہار شوق کا کرے اور جس کلام عذر مین وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور رکہے اور بدخلقی نکرے اور حقارت کسی مسلمان کی نکرے کہ مدار الکام نیت پر ہی اور مباح چیزونمین بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور حکم مستحب مین ہو جاتے ہین اور طاعت مین بسبب نیت کے ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور خلاف شرع دعوت نہ قبول کرے کہ نیت یہان معتبر نہین مثلاً جس دعوت مین گانا بجانا ناچ رنگ وغیر ذلک ہو وہان یہ نیت کرے کہ دعوت سنت ہی اسلیے مین جاتا ہون یہ نیت کام نہین آتی وہان نجانا چاہیے اور آداب حاضر ہونیکے دعوت مین یہ ہین کہ دیر نکرے آنے مین تا بسبب اسکے لوگ منتظر نرہین اور ایسا جلدی بہی نہ آوے کہ کہانا طیار نہوا ہو کہ یہ بہی قباحت رکہتا ہی مگر یہ کہ کہلانیوالے سے کچہ خصوصیت رکہتا ہو کاروبار کرنے کی اور جب آوے چاہیے کہ بے خبر نہ چلا آوے یعنے اذن طلب کر کے آوے اور اگر بہت سے لوگ جمع ہوں احتیاج خبر کرنیکی نہین اور جب آوے گہبراوے نہین اور سلام علیک کرے اور نظر ادہر ادہر مجلس کے کرے شاید کہ کوئی سلام و تواضع اسکی کرے اور اسکو خبر نہو اور سبب وحشت خاطر کسی مسلمانکا ہو اور متکبر کہلاوے اور بالا نشینی نہ ڈہونڈہی اور جہان جگہ پاوے بیٹہ جاوے کہ سنت یہ ہی اور اگر لوگ باعث ہون بالا نشینی کے حاضری کے اور اگر کوئی بدل و شوق از راہ تعظیم کے اوسکو اعلی جگہ بٹہاوے بیٹہے اور قبول کرے اور اصرار نکرے کہ یہ بہی خالی تکلف سے نہین اور جگہ لوگون پر تنگ نکرے اور جہان کہ صاحب خانہ اشارہ کرے بیٹہنے کا بیٹہ جاوے مخالفت اوسکی نکرے شاید کہ اوسنے اپنے دلمین کچہ ترتیب علحدہ خیال کی ہو بسبب

اوسکی سبب وحشت خاطر اوسکی ہوگی اور سامنے مکان عورتوں کے نہ بیٹھے اور باوقار اور بردبار رہے
اور ہر طرف نظر نکرتا رہے اور مہمان سے کہ کھانا لاتے ہوں اور بہت نہ دیکھتا رہے کہ دلیل حرص و خست
کی ہی اور بہت کلام نکرے اور اگر کچھ بات کہے ساتھ ہوش کے اور موافق حال وقت کے کہے ورنہ چپکا
بیٹھا رہے اور اگر آپ سے کوئی بڑے مرتبہ کا بیٹھا ہو آداب اوسکا رکھے جبتک وے کچھ نہ پوچھیں کچھ نکہے
اور اگر مشتاق اسکی بات کے ہوں تو چپ نہ رہے اور جو کچھ کہ لوگوں کے طبیعت میں اثر نکرے اور مخالف
اونکی ہو نکہے جبتک کہ موافق شرع کے ہو اور بیہودہ گوئی نکرے کہ یہہ بہر حال ناپسند ہی اور اگر کچھ خلاف
شرع دیکھے منع کرے اور اگر اوسکے موقوف کرنے پر قادر ہو موقوف کرواوے ورنہ پہر آوے اور
اگر پہلے ہی سے حاضر نہو تو بہتر ہی اور اگر بعد بیٹھنے کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کرے یا نکل آوے
اور اگر مقتدا ہو تو نکل ہی آنا بہتر ہی **ف** کتاب درالمختار میں تفصیل اس مسئلہ کی یوں لکھی ہی اگر کوئی
دعوت کیا جاوے اور پاوے وہاں کوئی کھیل یا غنا یعنے راگ اور اوسکو پہلے سے معلوم نتھا ہونا
اوسکا تو بیٹھ جاوے اور کھاوے اگر کھیل وغیرہ اس مکان میں ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہیں لائق ہی
بیٹھنا بلکہ نکل آوے اعراض کر کر بموجب قول اللہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ یہ اگر مکان میں تھا لہو وغیرہ اور یہہ وہاں بیٹھا پس اگر قادر ہو منع کرے اور اگر نہ قادر ہو صبر
کرے اگر نہو مقتدای اور اگر مقتدای ہو اور قادر منع کرنے پر نہیں ہی تو نکل آوے اور نہ بیٹھے اسلیے کہ
اسمیں عیب لگنا ہی دین کو اور اگر مہمانونکو پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں کھیل وغیرہ ہی تو جاوے ہی نہیں
اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلیے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے نہ پہلے اوسکی اور
اسے یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہیں یعنی باجی وغیرہ حرام ہیں اور داخل ہووے آلات لہو
والوں پر بغیر اذن اونکی واسطے منع کرنے منکر کے کہا ابن مسعود نے کہ آواز باجوں کی اور راگ کی اوگاتی ہی
نفاق کو دلمیں جیسے کہ اوگاتا ہی پانی گھانس کو اور بزازیہ میں لکھا ہی کہ سننا باجونکی آواز کا حرام ہی بموجب
فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سننا باجوں کا معصیت ہی اور بیٹھنا ازبسکہ فسق ہی اور لذت
حاصل کرنی ساتھ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے اعضا دیے ہیں عبادت کے لیے
پس غیر عبادت میں صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سننے
سے اور مخالف شرع اور ممنوعات مجلس سے یہہ ہیں مثلا گلشن بچانے کا اور ظروف چاندیکے اور موجود
ہونا عورتوں منہہ کھلی ہوئیونکا اور آداب ضیافت سے یہہ ہی کہ وقت آنے مہمان کے قبلہ اور
جگہہ استنجی کی بتا دے اور کھانیکے پہلے جو ہاتھ دہوتے ہیں کھلانے والا پہلے اپنے ہاتھ دہووے

پہر اونکے دہلاوے اور ہند کہانیکے اور لوگون کے ہہلے دہلاوے اور پہر اپنے دہوونے اور آداب
حاضر کرنے کہانیکے یہہ ہین کہ کہانیکے حاضر کرنے مین جلدی کرے کہ یہہ بہی مہمان کی تعظیم و خاطر داری
سے ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ
یعنے جو کوئی کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر بس چاہیے کہ خاطر داری کرے مہمان کی
اور جب اکثر آدمی آچکین بسبب ایک دو آدمی کے انتظار نکرنے اگر وقت موعود سے تاخیر کرے اسلیے
کہ حق حاضرونکا غالب ہی مگر یہہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اوسکا انتظار کرین تا وہ شکستہ خاطر نہو
یا وہ ایسا شخص ہو کہ اسکے انتظار مین حاضرونکو رنج نہو اور کہانا بہت ٹہنڈا نکرین حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی مگر پانچ چیزون مین جلدی کرنی سنت ہی مہمانکے کہا کہلانے مین اور تجہیز
و تکفین میت مین اور باکرہ کے نکاح کر دینے مین اور ادا دین مین اور توبہ کرنے مین گناہ ہونے اور مستحب ہی
جلدی کرنی ولیمہ مین اور ولیمہ نکاح کے کہانیکو کہتے ہین اور ترتیب کہانیکی یہہ ہی کہ ابتدا میوہ سے کرین
اگر موجود ہو کہ از راہ حکمت کے یہہ خوب ہی اسلیے کہ میوہ سریع الہضم ہی بس اسفل معدہ مین ہونا اسکا بہتر ہی
اور قران مین اشارہ ہی اوپر تقدیم میوہ کے کہ طعام پر جیسا کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی وَفَاکِہَۃٍ
مِمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ یعنے غلمان وہان کے انکے لیے میوے لیکر آوینگے
جو کہ پسند کرینگے یہہ اور گوشت جانورونکے لاوینگے جو کہ مرغوب ہونگے انکو اور بعد از میوے کے پہلے لانا
گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث مین آیا ہی سَیِّدُ الطَّعَامِ اللَّحْمُ یعنے سردار کہانونکا گوشت ہی اور جو کہانا
کہ لطیف ہو پہلے کہاوے تا حاجت دوائی لطیف سے ہو جاوے اور بہت نہ کہایا جاوے یعنے اسلیے
کہ بعد لطیف کے بُرے کہانیکو دل نہین چاہتا اور عادت اہل خواہش اور منعمین کی برعکس اسکے ہی کہ کہانا بُرا
پہلے کہاتے ہین تا رغبت لطیف پر بہت ہو اور یہہ خلاف سنت ہی اور جلد بہت کہانیکا ہی اور اگر ابتدا اسا ہی
نمک اور ترکاری کے کرے بہتر ہی کہ اسمین زیب دسترخوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کہانے پر اور درمیان
کہانیکے پانی سرد و شیرین موجود کرین کہ اس سے بہتر کوئی نعمت نہین اور عادت قدما کی یہہ تہی کہ سب طرحکے
کہانے یکبارگی ہی سے لا رکہتے تہے اور اگر کئی طرحکے کہانے ہوں تو ظاہر کر دینا اس بات کا بہتر ہی تا کہ
حاضرین سے حاجت روائی کرین اور منتظر رہین اور دسترخوان جلدی نہ اوٹہا ڈالے تا شاید کہ انمین
کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اُسکو حاجت باقی ہو اور بسبب شرم کے اظہار نکر سکے بلکہ جب پورے فراغ کا سمجہے
اپ بیٹہا جاوے اور ہاتہ کہانے پر ڈالے اور کہے الحمد للہ کر دے اور یہہ طریقہ اگلے بزرگون نے اچہا جانا ہی اور
چاہیے کہ کہانا بقدر ضرورت کے لاوے کہ کم لاوے تو یہہ بی مروتی ہے اور زیادہ حاجت سے فخر اور اسراف ہی جیسا

دیا جانے کہ یہ سب نہین کہانے کا اور اگر راضی ہوا سپر کہ سب لیجاوے تو بہت سا لانا بہتر ہی آیا ہی کہ ابراہیم ادہم
طعام بہت لاتے تہے مہمانونکے لئے سفیان ثوری نے کہا کہ کیا نہین ہی یہ اسراف ابراہیم نے کہا کہ
نہین ہی کہانا کہلانے مین اسراف اور اگر یہ نیت نہو یعنے لیجانیکی تو بہت لانا تکلف اور ضائع کرنا اور علامت
فخر کے ہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قبول نہین کرتے تہے فخر کے کہانیکو اور چاہیے کہ پہلی کہانا تمیز
سے حصہ گہر کے لوگونکا نکال لے تاکہ دل اونکا مجلس والونکے کہانے مین نہ لگا رہے اور اگر نہ بچے مہمانونسے
آزردہ نہون اور کہانا مہمانونکو مکروہ نہو اور بغیر رضا کہلانے والیکے کہانا نہ اوٹہاوے یعنے لیجانیکے لئے
کہ اسمین ذلت ہی اور اگر رضا اوسکی نہ جانے نہ اوٹہاوے کہ حرام ہی اور بر تقدیر اوسکی رضا کے طریقہ
اعتدال کا رعایت کرے اور پاس کے لوگونکا نہ اوٹہاوے مگر جبکہ وہ راضی ہون اور آداب کہانیکے
جسقدر کہ چاہیین تفصیل سے اوپر کی فصلونمین ذکر ہوچکی اور آداب رخصت ہونیکے مجلس سے یہ ہین کہ صاحب خانہ
دروازہ کے باہر تک پہنچانیکے لیے آوے کہ یہ بہی مہمان کی تعظیم مین سے ہی اور سنت بہی ہی
اور کشادہ پیشانی رہے کہ پوری تعظیم اسمین ہی اور اول و آخر بہت کشادہ پیشانی رہے کہ پورا کرنا اس
تعظیم کا بہی کہانا کہلانے سے بہتر ہی اور مہمانکو چاہیے کہ کشادہ پیشانی پہرے اور اگر کچہ قصور خدمت
مین ہوا ہو عفو کرے اور خوش جاوے اور خوش خلقی بہترین اعمال سے ہی اور بد خلقی بدترین
اعمال ہی اور دعا خیر کرے اور بغیر رضا گہر والیکے باہر نکلے اور بیچ مدت ٹہرنے کے رعایت خاطر صاحب خانہ
کی کرنے اور زیادہ تین دن سے نرہے کہ باعث ملالت نہو اور وہ نکال ندے اور بہت نرہے
مگر کہ خلوص دل سے اصرار کرین گہر والے اور مستحب ہی کہ واسطے مہمانکے ایک فرش مہیا رکہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تین فرش کافی ہین ایک اپنے لیے اور ایک اپنی بیویکے لیے اور ایک
مہمانکے لیے اور چوتہا شیطانکے لیے ہی ف یعنے آدمی کے لیے تین بچہونے چاہیین اگر میسر ہون
ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیویکے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے تنہا سونیکے
والا بیویکے ساتہ سونا اولی اور موافق تر ساتہ سنت کے ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے
ساتہ سویا کرتے تہے اور تیسرا مہمانکے لیے کہ آوے تو رات کو اوسپر سووے کہ یہ تین بچہونے کافی ہین اور زیادہ
ان سے اسراف ہی چنانچہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکے لیے ہی نسبت شیطانکی طرف اسلیے کی کہ چونکہ
زیادہ قدر حاجت سے ہی اور محل مفاخرت ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب ابلیس کی طرف ہی یا اسلیے
شیطانکی طرف نسبت کیا کہ چونکہ زاید ہی حاجت سے اسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم و ضیافت کی ہو اور مہمان اوسکے ہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب مذموم نہو

مذموم وہ ہی کہ واسطے مفاخرت وتکبر کے ہو یہہ حضرت شیخ عبد الحق نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی **فصل**
پانچوین بیچ فائدہ ہای متفرق کے کہ متعلق اس باب کے ہین کہانا بازار مین مکروہ ہی واسطے لائق
گواہی کے نہین رہتا بسبب ہونے اوسکے دلالت کرنیوالا اوپر عدم مروت کے اور بعضون نے لکہا ہی
کہ یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف عادتون شہرونکے اور حالتون شخصونکے بعضون سے بسبب کم مروتی
اور زیادتی حرص کے ہوتا ہی اور یہہ ساقط کرنیوالا عدالت کا ہی یعنے اسسے لائق گواہی کے نہین رہتا
اور بعضونسے بسبب تواضع اور ترک تکلف کے ہوتا ہی اور نقل کیا گیا ہی یہہ بعضے صوفیون سے اور
ایک انگلے اور دو انگلے سے نکہاوے اور سنت یہہ ہی کہ تین انگلیونسے کہاوے یعنے ایک انگوٹہا اور
دو انگلیان اسکے پاس کی اور چار یا پانچ انگلیونسے نکہاوے کہ دلالت کرتا ہی حرص پر اور کہانا گوشت کا
بڑہاتا ہی گوشت کو اور گوشت گائیکا موجب بیماریکا ہی اور دودہ اوسکا دوا ہی اور کہانا مچہلی کا بدنکو
گہٹاتا ہی اور پڑہنا قران کا اور کرنا مسواک کا بلغم کو دور کرتا ہی اور کاٹنا رگونکا بیماری پیدا کرتا ہی اور
رات کو نکہانا بڈہا کرتا ہی اور صبح کو نکہانا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرنا تندرست کے لئے ضرر کرتا ہی جیسکہ
پرہیز نکرنا بیمار کو ضرر کرتا ہی آیا ہی کہ حجاج نے ایک طبیب سے پوچہا کہ مجکو کچہہ ایسا بتا کہ اوسکے کرنے سے
احتیاج کسی طبیب کی نہو اوسنے کہا کہ غیر جوان عورت سے نکاح نکر اور گوشت غیر جوان جانور کا نکہا اور
باورچیخانہ مین سے جو چیز گلی نہو نکہا اور دوا بغیر بیماری کے نکہا اور میوہ کہ پکا نہو نکہا اور چبانے مین مبالغہ کر اور
جو کچہہ خوش آوے اوسے کہا اور کہانے پر پانی نپی مگر کہ بعد دیر کے اور پیٹ بہرے پر کچہہ نکہا
اور پیشاب اور پاخانہ نروک اور بعد دنکے کہانیکے سو رہ اور بعد راتکے کہانیکے ٹہلا کر چار چیزین بدنکو
قوی کرتی ہین کہانا گوشت کا اور سونگہنا خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پہننا کتان کا کہ ایک
قسم ہی کپڑے کی اور چار چیزین بدنکو سست کرتی ہین جماع بہت کرنا غم بہت کہانا اور بہت پانی پینا اور نہار پانی
اور ترشی بہت کہانا اور چار چیزین بینائیکو قوی کرتی ہین رو بقبلہ بیٹہنا اور سرمہ دینا سوتے وقت اور نظر کرنی
سبزہ پر اور لباس پاکیزہ پہننا اور چار چیزین بینائیکو کُند کرتی ہین دیکہنا نجاستونکا اور دیکہنا سولی
دیے ہوؤنکا یعنے جو کہ گل دیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکہنا اور قبلہ کی طرف پیٹہہ کر کے بیٹہنا اور چار
چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہین چڑیا کا کہانا اور اطریفل اکبر کہانا اور پستہ کہانا اور جرجیر کہانا اور
چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہین ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنی اور ساتہہ
علما اور صلحا کے بیٹہنا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور یہہ سونا انبیا کا ہی کہ تفکر کرتے ہین بیچ پیدائش
آسمان و زمین کے اور داہنی کروٹ سونا اور یہہ سونا علما کا ہی اور عبادت ہی اور بائین کروٹ سونا اور یہہ سونا

بادشاہ ہونا ہی واسطے ہضم ہونے طعام کے اور مُنہ کے بل سونا اور یہہ سونا شیطانونکا ہی **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فائدون نکاح کے اور آفتون اوسکے اور **فصل دوسری** اون چیزونمین کہ واجب ہی رعایت اونکی **فصل تیسری** بیچ آداب گذران کرنیکے ساتھہ عورتونکے اور بیچ ولیمہ کے **فصل چوتھی** بیچ آداب جماع کے اور بچہ پیدا ہونیکے اور پلنے اوسکے **فصل پانچوین** حقوق مین میان بیوی کے **فصل پہلی** بیچ فواید اور آفتون نکاح کے جان تو کہ علما مین اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ نکاح کرنا بہتر ہی یا نکرنا مختار یعنی پسندیدہ بعضونکے نزدیک یہی ہی کہ افضل ہماری زمانہ مین نکرنا نکاح کا ہی اور افضلیت نکاح کی اگلے زمانہ مین تہی کہ رزق وجہ حلال سے میسر ہوتا تہا اور اخلاق عورتونکے اچہے تہے اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین موجود ہین نکاح کرنے کی فضیلت مین اکثر روایتین آئی ہین اور حقیقت حال کی موقوف ہی اوپر بیان کرنے فوائد نکاح اور آفتون اوسکی کے فوائد نکاح کے یہہ ہین پیدا ہونا اولاد کا اور مقصود نکاح کے مقرر ہونے سے یہی ہی کہ باقی رہے نسل آدم کی اور بیچ پیدا ہونے اولاد کے فائدے اور فضیلتین بہت ہین کہ سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد حق کے اسلیے کہ حکمت بیچ پیدا کرنے شہوت کے اور شرع کے حاصل ہونا اولاد کا اور باقی رکہنا جنس انسان کا ہی اور سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آنحضرت نے نکاح کرو اور اولاد جنو کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اوپر امتون کے کہ میری امت مین اتنے لوگ ہین اور بیچ مرنے چہوٹی اولاد کے ثواب بیشمار ہی آیا ہی کہ قیامت کو جب چہوٹونکو بہشت مین لیجانے لگین گے تو وہ اپنے مان اور باپ کا پکڑ لینگے کہ جب تک یہہ بہشت مین نہین جاینگے ہم قدم نہین رکہینگے پس حکم ہوگا کہ پکڑ لو ہاتہ مان اور باپ اپنی کے اور لیجاؤ انکو بہشت مین اور بیچ دعا کرنے فرزند صالح کے اپنے مان باپکے لیے بعد مرنے کے فائدہ بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعائین پیش کی جاتی ہین مردہ کے نور کے طبا قونمین اور اگر فرزند صالح نہین ہوتا تو بہی امید قبول کی ہی اور اکثر فضیلت نکاح کی بواسطہ فرزند کے ہی اور جب مقصود حاصل کرنا فرزند کا ہوا تو نکاح عورت بانجھ سے مکروہ اور بُرا ہوا حدیث مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی جننے والی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ بوریا پڑا ہوا گہر کے کونے مین بہتر ہی عورت نہ جننے والی سے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ کالی عورت جننے والی بہتر ہی عورت گوری نہ جننے والی سے اور نکاح کے فائدونمین سے ایک یہہ فائدہ ہی کہ اوس سے امن ہوتی ہی آفتون شیطان کے سے اور دوستون اوسکے سے ہر چند کہ اگر تقوی رکہتا ہو تو مانع ہوتا ہی افعال بد اعضا کے سے اور آفت نظر ولیکن نہہ ظاہر ہونا قلب کا وسوسونسے اور خطرونسے اور فکر سے دشوار ہی یعنی دل کے وسوسے نکاح ہی

نشے ہین چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی ابن عباس نے کہ تمام نہین ہوتی ہی عبادت عابد کی مگر ساتھ نکاح کے اور بعضون نے
بیچ تفسیر خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا کے کہا ہی کہ صبر عورت سے نہین کر سکتا اور کہا ہی علما نے کہ جب
شہوت غلبہ کر تی ہی آدمی پر تو جاتے رہتے ہین اوسکے دو حصہ عقل اور دین سے اور حدیث میں آیا ہی
کہ جاؤ اور دن عورتونکے پاس کہ خاوند رکہتی ہون اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی آدمیونمین جگہہ جاری
ہونے خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نے کہا کہ آپ مین بہی یا رسول اللہ فرمایا مجہین بہی لیکن
میری مدد کی ہی اللہ نے شیطان پر پس اسلام لے آیا ہی یعنی تابعدار ہو گیا ہی میرا اور بیچ نکاح کرنیکے
امان ہی واقع ہونے سے بلا مین روایت کیا ہی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
دیکہا ایک عورت کو پس آئے اپنے گہر مین اور قصا شہوت کی اپنی ایک بیوی سے اور فرمایا کہ جب آگے
آتی ہی عورت آتی بیچ صورت شیطان کے پس جب دیکہی ایک تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوے جاہیے کہ
آوے اپنی بیوی کے پاس اپنے صحبت کرے اور منقول ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہ زاہد اور عابد تہے
سے نے اول افطار ساتہ جماع کے کرتے تہے واسطے فارغ کرنے دل کے عبادت کے لیے اور اسی سبب
مستحب ہی فراغت کرنی کاروبار سے بیچ نماز کے اور منقول ہی اونسے کہ ماہ رمضان مین بعد عشا
تک تین عورتونکو خوش کرتے تہے یعنے جماع کرتے تہے اور واسطے اسی فائدہ کے مستحب ہی
نکاح زیادہ ایک عورت سے اگر حاصل نہو فراغ خاطر ایک عورت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ بہترین امت وہ ہی کہ عورتین بہت رکہی اور شہوت عرب والونکو بہت ہی چنانچہ اسیلیے صلحا اونکے
نکاح بہت کرتے ہین اور صحابہ مین بہت لوگ ایسے تہے کہ تین چار بیوی رکہتے تہے اور ایسے بہت کم تہے
کہ دو بیویونسے کم رکہین اور اگر حاصل ہو محبت اور الفت ایک بیوی سے تو مستحب ہی بدل ڈالنا یعنے
اوسکو چہوڑ دے اور اور کرلے کہتے ہین کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہت نکاح کیے تہے یہانتک
کہ زیادہ دو سو عورتونسے نکاح کیا ہی کبہی چار چار عورتونکو ایک ہی عقد سے نکاح مین لاتے تہے اور
کبہی چار عورتونکو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حسن
مشابہ ہی میری صورت و سیرت مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجہسے ہی اپنی صورت و سیرت مین اور حسین علی سے ہی
راضی ہو اللہ اون سب سے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چار
نکاحی اور سترہ حرمین رکہتے تہے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے آپنے نکاح کیا تہا اور مدار نکاح کا زیادتی اور
کمی اور برکی پر زیادتی شہوت کے ہی کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور مراد تسلی نفس کی اور فراغت دل کی ہی پس اگر کمی سے
بات حاصل ہو کم کرے والا زیادہ اور فائدہ نکاح کا یہ بہی ہی کہ نکاح سے راحت نفس اور الفت ہوتی ہی سبب بیٹہنے انکا

ہوئیکے اور بسبب دیکھنے اور ہنسنے بولنے کے اونکے اور اسے قوت نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر
سو اسلئے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت مین مشغول کرنا نفس کا زبردستی سے موجب رنج و ملال کا
ہی پس خوش کرنا نفس کا بعضے وقتو نمین سبب فرحت و نشاط کا ہی اور ہوسکتا ہی کہ یہی حکمت ہو اسمین کہ مکروہ
کی گئی ہی نماز بعضی وقتو نمین اور تفریح و قیلولہ سنت ہی یعنے مثلا دوپہر کو جو نماز مکروہ ہوئی اور قیلولہ
سنت تو اسی سبب سے کہ نفس خوش ہو کر قوت عبادت کی حاصل کرے پس یہی بات نکاح سے حاصل
ہوتی ہی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَۃً فَاِنَّھَا اِذَا اُکْرِھَتْ
عَمِیَتْ یعنے آرام پہنچاؤ دلونکو ایک ساعت کیونکہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہی ہو جاتے ہین
حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر
آپسمین باتین حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تہے کوئی کہتا تہا کہ مین تمام رات جاگا کرونگا اور کوئی
کہی تہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین عورت پاس ہرگز نجاؤنگا اتنے مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہوے باہر آئے اور پوچہا کہ کیا کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بڑا
پرہیزگار ہون آدمیونمین نزدیک خدا تعالی کے اور حال میرا یہہ ہی کہ کہاتا بہی ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون
اور نماز بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور عورتونکے پاس بہی جاتا ہون اور زیادتی ہر جگہہ بری ہی
یعنے تم جو اتنی اتنی عبادتونکا ارادہ رکہتے ہو اچہا نہین کہ باعث تہک جانے نفس کا ہی عبادت ضروری
سے اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّۃُ
عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ محبوب ہین مجکو دنیا تمہاری سے تین چیزین خوشبو لگانی اور عورتین اور ٹہنڈک
میری آنکہونکی نماز مین ہی یعنے نہایت فرحت ہوتی ہی نماز مین بسبب حضور رب العالمین کے اور یہہ
فائدہ نکاح کا یعنے خوش ہونا نفس کا اور اسے حاصل ہونا ہمت کا عبادت کے لیے عام نہین ہی ہر کسیکے حق مین
اسلیے کہ ایسے آدمی کم ہین کہ قصد انکا نکاح مین یہہ ہو بلکہ اکثر قصد دلکا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہہ
بہی ہی کہ یہہ فائدہ کچہ نکاح ہی مین منحصر نہین بہت آدمی ایسے ہین کہ دیکہنے سے پانی اور سبزہ وغیرہ کے
اپنے دلکو خوش کرتے ہین پس وہ محتاج نہین ہین نفس کے خوش کرنے مین مصاحبت عورتون کے پس مختلف
ہوتا ہی یہہ ساتہہ اختلاف احوال اور اشخاص کے یعنے کسیکو کسی چیز سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور کسیکو کسی
چیز سے [illegible] فائدہ نکاح کا یہہ ہی کہ ا[illegible] و سے فراغت دلکو حاصل ہوتی ہی کاروبار گہر اور کہانے پکانے سے
کیونکہ اگر آپ بوجہ کہانے پکانے کا اوٹہاوے تو اکثر اوقات فکرمند اور اوقات ضائع رہے پس عورت نیک مدد
کرتی ہی امور دین مین نہ یہہ کہ خلل ڈالتی ہی ان مین اسیواسطے ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی

اَلزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ لَيْسَتْ مِنَ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا تُفَرِّغُكَ لِلْآخِرَةِ یعنے عورت نیک جو دنیا کے
نہین ہی کیونکہ اوسنے فراغت حاصل ہوتی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضون نے بیچ تفسیر
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کے کہا ہی کہ مراد حسنہ سے عورت صالحہ ہی اور حضرت عمر رضی اللہ
نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی نعمت عورت صالحہ سے نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فضیلت
میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو وجہ سے ہی ایک یہہ کہ بیوی اونکی باعث گناہ کی ہوئی اور میری بیوی ان
مددگار ہین طاعت پر دوسرے یہہ کہ شیطان اونکا کافر تہا اور شیطان میرا مسلمان ہی اور یہہ فائدہ
بہی مخصوص ہی ساتہہ بعضے شخصونکے کہ جو ایسا ہو کہ کوئی سر انجام اسکے امور کا کرنیوالا نہو تو البتہ اسکو نکاح
مین یہہ فائدہ ہی والا نہین اور اسی فائدہ کے واسطے مستحب نہین ہی نکاح کرنا دو عورتونسے اور زیادہ سے
کیونکہ یہہ اکثر سبب رنج اور ملال کا اور خلل کا گہر کے کامونمین ہی اور خلاف اسکا نادرات سے ہی اور فائدہ
نکاح کا یہہ بہی ہی کہ اوسمے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوتی ہی بسبب صبر کرنیکے اویر اذیتون اور بدخلقی اور
کج فہمی بیوی کے اور بسبب خبرگیری احوال اونکیکے اور موجود رکہنے اسباب معاش کے اونکے لیے اور صبر
کرنے سے ایذاؤن پر بہت ہی ثواب ملتا ہی اور فضیلت بیشمار ہی اسکی اور مرتبہ صبر کا بلند ہی اور خصائل حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ پیغمبرون اولی العزم علیہم السلام کیسے ہی کہتے ہین کہ کتنے ایک آدمی حضرت یوسف
علیہ السلام کے ہان مہمان آئے پس انہون نے معلوم کیا کہ ہر بار جانے اور نکلنے مین حضرت یوسف ایذا پاتے
بہت پائے جاتے ہین اور یہہ بہت سکوت اور صبر کرتے ہین اون لوگونکو انکے حال دیکہنے سے تعجب ہوا
حضرت یوسف نے کہا کہ تعجب نکرو کہ مینے ہی اللہ تعالی سے عرض کیا تہا کہ یا اللہ جو بلا اور عذاب کہ مجہپر
آخرت مین کرے تو یہین کرلے کہ مجکو تحمل بلائ آخرت کا نہین پس حکم ہوا کہ عذاب تیرا یہہ ہی کہ فلانیکی بیٹی
سے نکاح کر پس نکاح کیا مینے اور اب اوسکی ایذا پر صبر کرتا ہون اور صبر کرنے مین انکسار نفس ہی اور اچہا
کرنا خلق کا اسلیئے کہ اکیلے کی اور مصاحب اچہی خلق والونکی نہین نکلتی ہی خباثت باطن کی اور ظاہر نہین
ہوتے ہین عیب نفس کے پس واجب ہی چلنے والی راہ آخرت پر کہ آزماوے اپنے نفس کو ساتہہ لینے
ریاضت کے تا عادت پڑے صبر کرنیکے اور معتدل ہوئی اخلاق اوسکا اور مرتاض ہوا وسکا نفس
اور یہہ فائدہ بہی مخصوص ساتہہ اون لوگونکے ہی کہ چلتے ہین راہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہین رکہتے اصل
خلقت مین یا ریاضت پہلی سے نہین حاصل رکہتی اور جو کہ محتاج نہین ہین اسکے بسبب اچہے ہونے اصل
خلقت کے یا پہلے مجاہدہ کے پس اونکے حق مین نکاح کرنا مفید نہین اس مطلب کو اور اوسکو ریاضت اور فکر
کرنی علوم مین اور مجاہدہ کرنا ساتہہ اور طاعت کے کافی ہی آور نکاح کا فائدہ یہہ بہی ہی کہ اسکا سبب سے

جب حاکم ہوتا ہی یعنی اہل و عیال پر اور رعیت کرتا ہی اونکی اور رعیت اوسکی ہوتی ہی اور انکی باتین سنتے اور کوشش کرتا ہی بیچ حاصل کرنے وجہ حلال کے اور بیچ ادب دینے اہل و اولاد کی تعلیم کرنے مین اور راہ بتانے مین دین کے اور اہل و اولاد اسکی رعیت ہین اور دیکھیگا اونکا پس یہہ جو رعایت و عدل کریگا انمین ثواب پاویگا کہ اسکی بڑی بزرگی آئی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدل کرنا ایک ساعت کا حاکم عادل کی افضل ہی ستر برس کی عبادت سے اور اسی سبب سے وارد ہوئی ہین فضیلتین حق حاکم عادل کی اور کیونکر برابر ہووے وہ شخص کہ مشغول ہو فقط اپنی ہی نفس کی درستی مین اور وہ شخص کہ باوجود درستی نفس کے خدمت خلق بھی کرتا ہو اور کیونکر برابر ہو وہ شخص کہ ہمیشہ فراغت رکھتا ہو اور وہ شخص کہ ہمیشہ صبر کرتا ہو ایذا اونپر اور خبرگیری اہل و عیال کی بمنزلہ جہاد کے ہی اور فضیلت جہاد کی معلوم ہی ہی کہ کیا بجا آئی ہی اور اسی سبب سے حضرت حق سبحانہ و تعالی نے انبیا مین سے یاد نہین کیا ہی قرآن مین مگر بیوی والونکو آیا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے نکاح کیا تہا واسطے حاصل کرنے ثواب اور فضیلت نکاح کے لیکن جماع نہین کیا اور انبیا مرسل مین سے جو مجرد تہے حضرت عیسی علیہ السلام تہے کہتے ہین کہ وہ بھی نکاح کرینگے اوسوقت مین کہ اوترینگے آسمان سے یعنی قریب قیامت کے اور اونکی اولاد ہوگی اور کہا بشیر بن حارث نے کہ فضیلت احمد بن حنبل کی مجہپر تین وجہ سے ہی ایک تو یہہ کہ وہ حاصل کرتے ہین مال حلال اپنے لیے اور غیرونکے لیے اور مین تنہا اپنے ہی لیے کرتا ہون اور دوسرے یہہ کہ وہ فراخی رکہتے ہین نکاح مین اور مین تنگی کرتا ہون تیسرے یہہ کہ وہ امام بہت لوگونکے ہین اور مین اپنے ہی نفس کی درستی مین مشغول ہون اور آیا ہی کہ ایک عابد نے ایک عالم سے کہا کہ حقتعالی نے ہر عمل نیک نصیب مجہکو کیا اور بیان کیا حج کو اور جہاد کو اور اور نیک اعمال کو یعنی بیان کیا کہ یہہ عمل نیک مجہکو نصیب ہوئے ہین پس کہا اوس عالم نے کہ کہان ہی تو عمل ابدال سے یعنی عمل ابدال سے غافل ہی تو وہ تو نے نہین حاصل کیا تو اوس عابد نے کہا کہ کیا ہی عمل ابدال کا کہا اوس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا واسطے نفقہ عیال کے اور کہا ہی علما نے کہ عبادت قبیلہ دار کی افضل ہی ستر درجہ عبادت مجرد کے سے اور ایک شخص نے ابراہیم ابن ادہم سے کہا کہ خوش حال ہی تیرا کہ فارغ کیا تو نے اپنی تئین واسطے عبادت کے فرمایا ابراہیم نے کہ ایک غم تیرا سبب عیال کے بہتر ہی میری سب عبادتونسے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بیٹی رکہتا ہو اور بیچ خرچ کرنے اور خبرگیری اوسکی کے نیکی کرے یعنی اچہی طرح خبرگیری کرے واجب ہی اوسکے لیے بہشت مگر کہ وہ عمل کیا ہو کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور حدیث مین آیا ہی کہ غم اور محنت کفارہ ہی گناہونکا اور بعضے اگلے علما نے کہا ہی کہ بعضے گناہ ایسے ہین کہ کفارہ اونکا نہین ہی سوائی غم عیال کے اور طلب کرنے

معیشت کے اور یہہ فائدہ بہی مخصوص ہی ساتھ اہل عبادت کے کہ اونکے سبب سے اعمال ظاہر کے
کوئی شغل و عبادت اور نہو اس لیے کہ یہہ بہی عبادتو نمین سے ہی بلکہ یہہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت
عبادت متعدی کی اوپر عبادت لازمی کے بیشمار ہی اور جسکو کہ حاصل ہو سیر باطن اور فکر کرنا علوم مین
اور مکاشفات ہو تو نہین نفع دیتا اوسکو یہہ فائدہ اسلیے کہ علم افضل عبادات ہی اور اسیطرح فضیلت دی
گئی ہی علم دین کے سکہانے اور سیکہنے کو اوپر عبادت نفل کے اور فائدہ علم کا عام ہی تمام جہان کے لیے
اور افضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے واسطے عیال کے اور فائدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ بہت ہوتا ہی
اسکے کنبہ قبیلا اور اوسسے حاصل ہوتی ہی قوۃ بازو اور زیادہ ہوتی ہی عزت اور دور ہوتی ہی ذلت
بسبب دفع شر اور سلامتی کے ہی آفتوں سے چنانچہ اسی سبب کہا ہی علمانے ذَلَّ مَنْ لَا نَاصِرَ لَہٗ یعنی
ذلیل ہوا وہ کہ نہین کوئی مددگار اوسکا اور یہہ باعث فراغت دل اور جمعیت خاطر کا ہی نہی جانا چاہیے
کہ نکاح کے ان فائدون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو فائدہ ان فائدونمین سے عام اور مفید سبکے حق مین
وہ یہہ ہی کہ اولاد پیدا ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین نکاح کی متعدد ہین ایک یہہ
کہ آدمی عاجز ہوتا ہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت دشوار ہی خصوصا اس زمانہ مین اور محافظت
حدود شرعی کی اور اکثر احکام شرع کے مفقود ہین پس نکاح سبب اضطرار اور واقع ہونیکا حرام مین ہی اور آپکر
ہلاکت اسکی اور اوسکے اہل کی ہی اور مجرد امن مین ہی اس بلا سے حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کہ پیش آویگی
مرد کو روز قیامت کے اہل اور اولاد اسکی ہی پس کہڑا کرینگے اسکو آگے خدا تعالی کے کہینگے یا خدا یا جو ہمارا
اوسنے لیکر اسنے تعلیم نکی ہمکو احکام دین کی اور کہلایا ہمکو مال حرام سے اور ہم نجانتے تھے اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ ایک بندہ ہوگا کہ اوسکے لیے مانند پہاڑون کے نیکیان ہونگی پہر سوال کیا جائیگا
اوسسے رعایت کرنے عیال کے لیے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام تہا یا حلال بس جاتی رہینگی نیکیان اوسکی
اس مطالبہ مین پس فریاد کرینگے فرشتے کہ یہہ شخص وہ ہی کہ لیگئی نیکیان اسکی اہل و عیال اسکی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو آدمی کے لیے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہالت اہل سے نہوگا یعنی اگر اپنے اہل و عیال
تعلیم نکریگا اور وہ جاہل رہینگے تو یہہ اسکے حق مین بڑا گناہ ہی اور یہہ آفت عظیم ہی کہ بہت ہی کم اسسے نجات پاتے ہین
مگر وہ شخص البتہ نجات پاتا ہی کہ مال حلال کہتا ہو یا کسب حلال کرتا ہو اور قناعت کرتا ہو اسپر یا کچہہ میراث
رکہتا ہو مانند لانے لکڑیون کے اور شکار کرنے کی وغیر ذلک اور کوئی حرفہ بہی ایسا نکرتا ہو کہ متعلق ساتہ
بادشاہون اور ظالمونکے ہو آیا ہی کہ ایک درزی نے ایک بزرگ سے پوچہا کہ کپڑا بادشاہ کا سیتا ہون نیز
آیا مین بہی مددگار ظالمون مین سے ہونگا یا نہین فرمایا کہ مددگار ظالمون کا وہ ہی کہ سوئی اور

بیان آفات نکاح

دیاگا اسنے تیری نسبہ بیچا اور تو تو خود عین ظالم ہی اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کے دروازہ پر دیکھا کہا کہ یہہ کیا جگہہ بیٹھنے کی ہی فرمایا کہ ہر گز کسینے عیال مین
فلاح نہین دیکھی ہی یعنے خبرگیری عیال کی مجکو باعث گرفتاری اس بلا کی ہوئی ہی اور بسبب اسی آفت کے
علما نے کہا ہی کہ افضل ہمارے زمانہ مین مجرد رہنا ہی **ف** منقول ہی ابن عباس سے کہ نقل کیا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین سخت دل ہوتا ہی یعنے بسبب کم ملنے کے لوگون سے
اور بسبب ترک کرنے جماعت کے اور جو شخص کہ پیچھے لگا رہا شکار کے غافل ہوا یعنے طاعتون سے
اور بسبب موافقت قلب اور رحم سے اور جو شخص آیا سلطان کے پاس فتنہ مین ڈالا گیا یعنے اسلیے کہ اگر موافقت
کرتا ہی اوسکے ہر امر مین تو خطرہ ہی دین مین اور اگر مخالفت کرتا ہی اوسکے تو خطرہ ہی جان پر نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ جو شخص لگا رہا سلطان پاس فتنہ مین
ڈالا گیا اور نہین زیادہ کی کسی بندہ نے سلطان سے نزدیکی مگر کہ زیادہ کی اللہ سے دوری مشکوۃ
مین ہی اور آفت نکاح کی یہہ بھی ہی کہ قصور کرتا ہی آدمی ادا کرنے حقوق جورو مین اور قصور کرتا ہی
صبر کرنے مین اوسکے اخلاق پر یہہ بھی محل خطرہ کا ہی اسلیے کہ قیامت کو ہر کسی سے پوچھینگے حقوق
رعیت اور احوال اونکے سے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ یعنے تم سب رعیت رکہنے والے ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے اپنی رعیت سے **ف** یہہ ساری
حدیث مشکوۃ مین بخاری مسلم سے یون نقل کی ہی خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم
سب پوچھے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت
اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت
نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کے اور فرزندون اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکے سے اور غلام مرد کا
نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوسی خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال
کیے جاؤ گے رعیت اپنی سے انتہی **ف** راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو یعنے اوس چیز کے
کہ اسکے تصرف مین ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف
ہون اور اس حدیث مین نصیحت ہی سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھے
جاوینگے اور لکہا ہی علما نے کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا اور حواس اپنے کے ہی اور وہ پوچھا جاویگا
احوال اونکے سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے
کہ ظاہر ہی یہہ لکہا ہی شیخ عبد الحق رح اور سید جمال الدین نے شرح مشکوۃ مین اور حدیث مین آیا ہی کہ بہاگنے والا

اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بھاگے ہوئے کے ہی کہ قبول نہیں ہوتی اوسکی کوئی چیز قسم نماز اور روزہ اور حج
سے یہانتک کہ رجوع کرے طرف اونکے اور قصور کرنیوالا انکے حق مین اگرچہ حاضر ہی لیکن حقیقت مین غائب ہی کیا
یعنے یہہ بھی بمنزلہ غلام بھاگے ہوئے کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور آدمی عاجز ہی یعنے ادا کرنے حق نفس اپنی سے
چہ جائے ادا کرنا حق غیر کا اور یہی تھا عذر بعضے مشائخ کا بیچ ترک کرنے نکاح کے اور اختیار کرنے مجردی کے
مانند ابراہیم ادہم اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کے اور یہہ آفتین اگرچہ خطر عظیم رکھتی ہین لیکن بہ نسبت
پہلی آفتون کے کم ہین اس لیے کہ خوش گذرانے ساتھہ عورتونکے یعنے نیک خلقی سے اونکے ساتھہ رہنا
اور اونکے حق ادا کرنے آدمی سے ممکن ہین کہ ہو سکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتون مین نہایت
مشکل ہی اور آفات نکاح کی سے یہہ بہی ہی کہ اہل و اولاد اکثر حالتون مین غافل کرنیوالے ہین اللہ سے اور
باعث ہین طلب دنیا پر اور رغبت سے جمع کرنے مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد
ہین اور جو چیز کہ غافل کرتی ہین حق سے آفت ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ یعنے مال اور اولاد زینت ہین زندگانی
دنیا کی اور نیکیان باقی رہنے والی بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے اور مراد ہماری اس بیان سے یہہ
نہین ہی کہ وہ باعث ہوتے ہین اوپر ارتکاب حرام کے اس لیے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہی بلکہ مراد یہہ ہی
کہ کثرت کرنے چین کی چیزون مین اور لذتون مین اگرچہ مباح و مشروع ہون یہہ بہی مانع ہین دوام ذکر سے
اور فراغت دل سے اسلیے کہ اکثر شغل اور موانع کہ سبب قصور دین کے ہین پیدا ہوتے ہین اہل و
اولاد سے کہ شب و روز انکی فکر مین رہتا ہی پس ضائع ہوتا ہی وقت باطل چیزون مین اور باعث ہوتا ہی
ندامت کا اور اسی سبب سے ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے عادت کی فقراء مین سے
جورو کے ساتھہ سونیکی اوسسے ہرگز کچھہ کام نہین ہوئیگا اور ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہی کہ مَنْ تَزَوَّجَ
رَکَنَ اِلَی الدُّنْیَا یعنے جسنے جورو کی میل کی طرف دنیا کے اور فرمایا کہ نہ دیکھا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے
کہ جورو کی ہو اور اپنے حال پہلے پر قائم رہا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ نیکی بندیکی
بندیکو غافل نہین کر سکتے اوسکو اہل و مال حق سے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانہ مین
ایکوقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر ہاتھہ ماں اور باپ اور بیوی اور فرزند اسکے ہوگی کہ سرزنش کرینگے
اوسکو محتاجگی پر اور تکلیف دینگے ایسی چیز کی کہ طاقت نہین رکھتا ہوگا پس گرفتار ہوگا وہ ایسی جگہہ کہ
جاتا رہیگا دین اوسکا پس ہلاک ہوگا نعوذ باللہ من ذلک یہہ ہی بیان فائدون اور آفات نکاح کا لیکن ظاہر
ہوا کہ سزاوار نہین حکم کرنا ہر شخص پر مطلق کہ نکاح افضل ہی یا مجرد رہنا بلکہ حق یہہ ہی کہ اسمین تفصیل ہی کہ بعضے

کے لیے افضل ہی اور بعض کے لیے نہین اس صدق منے اسلے کو چاہیے کہ بطریح فائدون اور آفتون نکاح کے
کرے تا مصداق ابنا آخرت سے اوٹہاوے اور توفیق اللہ کے ہاتہہ ہی **ف** مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
اس مقام کی تقریر خوب مختصر اور جامع لکہی ہی واسطے نفع بہائی مسلمانونکی یہان لکہی جاتی ہین کہ فوائد
نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گہر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری
کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چہ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور رہونا ادای حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر
اور اوٹہانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالی کے سے بس اگر نہ موجود
ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونو امر یعنے فوائد اور آفات برابر
ہون تو جس چیز سے دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دی جاوے مثلا نکاح کہی سے شہوت کم ہوتی ہی
اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہہ ہی کہ صبر نہین ہوسکیگا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح
نکریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا تمام ہوئی تقریر مولانا علیہ الرحمہ کی اور در مختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ نکاح کرنا واجب ہی
وقت توقان یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہوجاوینگا تو فرض ہی اور یہہ واجب
اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا
اوسکا اور روزہ رکہکر شہوت مٹاوے اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکہتا ہو
وطی کی اور نفقہ دینے کی بس گناہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کرے
بچنے کی زنا سے اور بچہ ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے
اب تک اور پہر جنت مین ہی باقی رہے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کے
یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکنے کا تو مکروہ ہی اور اگر
یقین ہو ظلم کریگا تو حرام ہی نکاح کرنا **فصل دوسری** بیچ بیان آداب و احوال کے کہ واجب ہی رعایت اونکی
نکاح مین جاننا چاہیے کہ وہ آداب کہ واجب ہی رعایت اونکی بعد رعایت ارکان اور شرایط نکاح کے کہ فقہ مین
لکہے ہین بعضی اونمین سے متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے اور بعضی متعلق ہین بیوی کے وہ جو متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے وہ
یہہ ہین کہ قصد کرے نکاح کرنے مین اتباع اور اجرای سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نظر کا نامحرم سے
اور قصد کرے اور سارے فائدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تا کہ وہ نکاح اعمال آخرت سے ہو نہ نری خواہش
نفسانی اور قضاء شہوت کہ یہہ داخل اعمال دنیا کے ہین اگرچہ اوسکی ضمن مین یہہ حاصل ہوجاتے ہین لیکن
چاہیے کہ خواہش تابع حق کی ہو اور چاہیے کہ پہلے نکاح سے احوال مرد و عورت کا آپسمین پوچہ لین

کہ اسکو بہت دخل ہی شوق و الفت مین چنانچہ اسیلیے سنت ہی دیکہ لینا مرد کا عورت کو پہلی نکاح سے اور جو اوصاف
واحوال کہ متعلق ہین جمال بیوی سے اور ہین وہ ایسے کہ ہونا انکا موجب عیش اور حاصل ہونے فوائد کا ہی انمین سے
بڑی چیز بعد بلوغ شرعی کے یہ ہی کہ عورت عفت و پارسائی رکہتی ہو کہ یہ مقدم ہی امیر اور مقصود اصلی
یہی ہی اسمین اسلیے کہ سست ہونا عورت کا دین مین اور زہد و ضع ہونا اسکا سبب سیاہ روئی اور منغص ہونی عیش
مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر باوجود وضع ہونیکے حسن و جمال بہی رکہتی ہو تو اور بہی بدتری کہ اگر
چہوڑتا ہی تو صبر اوسکی جدائی پر نہایت دشوار ہی اور اگر منع کرتا ہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر ساکت
رہتا ہی تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکاح کرے ایک عورت سے بسبب مال
اور جمال اوسکے سے نہ مال پاویگا نہ جمال اور جو کوئی نکاح کرے بسبب دین کے مال بہی پاویگا اور جمال بہی
پاویگا اور دوسری چیز کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین حسن خلق اور خصلت نیک ہی کہ یہ بہی موجب فراغ خاطر
اور خوش گذرانی کا ہی اسلیے کہ عورت بدخلق خدا تعالی کے عذابون مین سے ہی اور مصاحبت اوسکی برابر
عذاب دوزخ کی ہی **بیت** زن بد در سرای مرد نکو + ہم درین **عالم** است دوزخ او + زینہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار + اور ضرر اوسکا زیادہ ہی نفع سی اور کلام عرب مین آیا ہی لَا تَنْکِحُوا اَنَّانَۃً وَلَا
مَنَّانَۃً وَلَا حَنَّانَۃً وَلَا حَدَّاقَۃً وَلَا بَرَّاقَۃً وَلَا شَدَّاقَۃً یعنی نہ نکاح کیجاوے انانہ اور نہ منانہ
اور نہ حنانہ اور نہ حداقہ اور نہ براقہ اور نہ شداقہ اور انانہ وہ ہی کہ ہمیشہ رونی چلاتی رہی اور منانہ وہ ہی کہ احسان
رکہے ساتہ مال اپنے کے مرد پر اور حنانہ وہ کہ مہربان ہو اپنے فرزندون پر کہ پہلے خاوند سے ہون کہ مال اسکا
اونکو کہلاوی کی اور حداقہ وہ کہ غیر کی چیز کو چاہی اور خاوند کو اسکے لانے پر جلاوے اور براقہ وہ کہ ہر وقت بناو سنگار مین
لگی رہی اور شداقہ وہ کہ زبان دراز اور بیہودہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح نے ملے حضرت الیاس اور حکم
کیا اوسکو ساتہ نکاح کرنیکے اور منع کیا چار طرح کی عورتون کی نکاح کرنے سے ایک تو وہ عورت کہ ہر وقت
ہی اور نئے کپڑے مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کرے ہر وقت ساتہ اسباب دنیا کے اور تیسری
وہ کہ بدکار ہو اور چوتہی وہ کہ نافرمان ہو خاوند کی اور غالب ہو اوسپر اور امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو صفتین کہ بری ہین مرد مین وہ اچہی ہین عورت مین مانند بخل
اور تکبر اور بزدلی کے کہ یہ عورت مین اچہی ہین اور یہ قول جامع ہی سب اخلاق کے تئین
کہ مطلوب ہین عورتون مین اور چوتہی چیز کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین
خوب صورتی ہی کہ محبت شہوت کی بسبب اوسکی خوب ہوتی ہی اور باعث
ہی الفت اور انتظام معاش کی لہذا حالانکہ غالب یہہ ہی کہ خوبصورتی نیک سیرتی سے جدا ہی

تی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جو خوبصورت ہوتی ہی اوسکی خصلتیں بہی اچہی ہوتی ہین مانند اخلاق نیک وغیرہ کے اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ نکاح نکی جاوے عورت بسبب جمال کے مراد یہہ نہین ہی کہ منع ہی رعایت حسن وجمال کی بلکہ مراد یہہ ہی کہ منع ہی رعایت کرنی صرف جمال کی بغیر رعایت کرنے دین و نیک خلقی کے اور اسمین شک نہین ہی کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت دین کی رکہتی ہو دین کے اعمال اور نیکیون مین سے ہی اور سبب الفت اور رغبت کی ہی اور جو چیز کہ سبب الفت کی ہو مستحب ہی رعایت اوسکی چنانچہ اسی سبب سے مستحب ہی دیکہہ لینا عورت کا پہلے نکاح سے اور ظاہر کردینا سنت و قبح جانبین کا کہ ظاہر کرے ہر ایک پر عیب و صواب دوسرے کا اور حالانکہ عادت جاری ہی کہ زیادتی کرتے ہیچ بیان کرنے وصف میان بیوی کے اور فریب دینے کے مقدمہ نکاح مین کہا اعمش نے کہ جو نکاح ہو بغیر دیکہنے کے انجام اوسکا غم و محنت ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص نے بیچ عہد امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا مانند دیبے دیا تہا کہ وہ بڈہا تہا خضاب کرکر ایک عورت سے نکاح کر لیا جب قوم اوس عورت کی مطلع ہوئی اس بات پر تو حضرت عمر پاس بیگئے کہ ہمنے اسکو جوان خیال کیا تہا اور یہہ بڈہا نکلا پس تعزیر دی اوسکو حضرت عمر نے اور آیا ہی کہ بلال اور صہیب کہ خادم حضرت کے تہے ایک شخص کے پاس آئے اہل عرب مین سے تہا یعنی اور طلب نکاح کی کی اون لوگون نے پوچہا کہ کون ہو تم بلال نے کہا کہ مین بلال ہون اور یہہ دوسرا صہیب ہی تہی ہم گمراہ ہدایت کی ہمکو اللہ پاک نے اور تہی ہم غلام پس آزاد کروایا ہمکو اور تہی ہم فقیر پس غنی کر دیا ہمکو اگر قبول کرو تم ہمکو شکر ہی اللہ کا اور اگر نہ قبول کرو تو بہی شکر ہی اللہ کا پس کہا انہون نے قبول کیا ہمنے تمکو صہیب نے کہا بلال سے کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت و خدمت میں رہنا اپنا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا اوسکو بلال نے اور کہا چپ رہ کہ سچ کہہ چکے ہین ہم اور اگر کوئی نکاح کرنے مین نرا اتباع سنت کا اور پیدا ہونا بچون کا اور کاروبار گہر کا ارادہ کرے اور رعایت حسن و جمال کی نکرے تو یہہ نہایت زہد اور ہشیاری ہی ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ زاہد ہر چیز مین ہی یہانتک کہ بیوی مین بہی یعنی بد شکل بیوی محض اتباع سنت کے لیے کرے اور رعایت جمال کی اسباب دنیا مین سے ہی لیکن اگر کوئی ایسا ہو کہ اوسکو بغیر حسن کے اور لذت و جماع کے پارسائی اور بچنا حرام سے حاصل نہو تو واجب ہی اوسکو رعایت جمال کی کہ لذت و جماع ساتہہ مباح کے مددگار دین کا ہی یعنی دین اسکے محفوظ رہتا ہی اور جو خوبیان کہ عورتونکی چاہیئین وہ وہ ہین کہ کہی گئی ہین بیچ تعریف عورتون بہشت کے اور وہ یہہ ہین خوش شکل نیک سیرت سیاہ چشم دراز بال گورے رنگ خاوند دوست حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی وہ عورت ہی کہ جب نظر کرے طرف اوسکے خاوند اوسکا خوش ہو جاوے اور جب حکم کرے اوسکو اطاعت کرے اور جب جدا ہو حفاظت کرے ملک ... اوسکی

کرسے جان و مال مین اور اون چیزون مین سے ہے کہ واجب ہی رعایت انکی منکوحہ مین ہلکا ہونا مہر کا ہی اور
گرانی مہر کی جہالت و وبال ہی حدیث مین ممانعت اوسکی آئی ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
بہترین عورتون کی وہ ہی کہ خوبصورت ہو اور مہر اوسکا ہلکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے
بیویون سے دس درم کے مہر پر اور امیر المؤمنین عمر رضہ منع فرماتے تھے گرانی مہر سے اور نکاح مین کیا
اپنی بیٹی کا زیادہ چار سو درم سے **ف** مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سوائے حضرت ام حبیبہ کے
اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوائے حضرت فاطمہ رضہ کے پانسو درہم تھا جسکے کلدار اور ڈبل [illegible]
روپئے اور مہر ام حبیبہ کا ۴۰۰۰ درم یا ۴۰۰ دینار کلدار اور ڈبل [illegible] اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ کا ۴۰۰
مثقال نقرہ کلدار و ڈبل [illegible] اور بعضے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین مہر قدر
کھجور کی گٹھلی برابر سونا اور حدیث مین آیا ہی کہ برکت عورت کی ہی کہ نکاح اوسکا جلدی ہو اور بچہ ہی جلدی
ہو اور مہر اوسکا تھوڑا ہو اور اون چیزون مین سے ہے کہ واجب ہی رعایت اونکی منکوحہ مین جننا ہی اور نکاح
کرنے بانجھ عورت کے منع آیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرو تم اپنے پر نکاح کرنا
عورتون جننے والی محبت رکھنے والی خاوند کی سے اور پہچانتا اسکا اوس عورت مین کہ کسی اور کے نکاح
مین ہو ظاہر ہی اور کنواری مین اسکے رعایت کرنی چاہیے کہ تندرست ہو اور سالم ہو علت سے اور جوان ہو
اغلب ہی کہ عورت ان صفتون کی جننے والی ہوگی اور اون آداب سے باکرہ ہوتا ہی کہ سبب محبت اور
الفت کا ہی مگر یہ کہ ضرورت ہو غیر باکرہ مین یا کچھ مصلحت حدیث مین آیا ہی کہ جب جابر رضی اللہ عنہ
نکاح کیا ایک عورت ثیبہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہ نکاح کیا تو نے باکرہ سے
کہ کھیلتا تو ساتھ اوسکے یعنے خوش ہوتا اور وہ کھیلتی ساتھ تیرے اور اون آداب احوال مین سے کہ لازم ہی
رعایت اونکی شرافت و صلاحیت دین کی بھی عورت کے کنبے قبیلہ مین کہ کم اصل و کم فاسقون مین فلاح
نہین ہوتی اور حدیث مین آیا ہی ایاکم وخضراء الدمن یعنے دور رکھو اپنی تئین سبزہ کوڑی کی سے
کہ مراد اوس سے عورت حسین ہی کہ قبیلہ بد اصل مین پیدا ہو اور اون آداب مین سے کہ لازم ہی رعایت
اوسکی یہ ہی کہ نہ ہو عورت قرابت قریبہ مین سے کہ ہمیشہ اختلاط نزدیک باعث ہوا ہے کہ سبب قلت شہوت
اور نہ پیدا ہونے محبت کا ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تنکحوا القرابۃ القریبۃ فان
الولد یخلق ضاویا یعنے نکاح کرو نہ ساتھ قرابت قریبہ والی کے اسلئے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہی ضعیف اسمین
[illegible] مباشرت [illegible] ہی کہ دیکھنے اور چھونے سے ہوتی ہی [illegible]
[illegible] کہا گیا ہی [illegible] اللہ [illegible]

اور تشنگی اوسکے شہوت اور قوت نہین بگڑتا ہی نطفہ پس اوسکے لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہی چنانچہ اسیلیے
جو لڑکا کہ بڑہاپے مین پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی **ف** کتاب صراح مین لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی
اِغْتَرِبُوْا وَلَا تُضْوُوْا یعنی نکاح کرو تم اجنبی عورتون سی اور نہ نکاح کرو چچا تایا یون او بیہ اسلیے ہی
کہ عرب گمان کرتے ہین کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت قریب سے ہوتا ہی نحیف یعنے دبلا ہوتا ہی مگر ہوتا ہی کریم
یعنی بزرگ و نیکبخت اور بطبیعت قوم اپنی کے انتہے پس اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جو اس سے
منع فرمایا بنابر گمان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ ضعف کے سبب اسکو اچہا نجانتے تہے کچہ اسمین
قباحت شرعی نہین ہی بلکہ لڑکا اچہا پیدا ہوتا ہی قرابت قریبہ والی سے پس یہہ منع فرمانا بنابر حکمت کے ہی
اسسے کوئی یہہ نہ سمجہہ لے کہ ایسی قرابت مین نکاح کرنا گناہ ہی اور یہہ روایتین ہی کچہ قوی نہین ہین کہ انپر تمسک
کرنیکو لازم سمجہے اور احتمال ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بڑی سند میری اس تقریر کی فعل جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ نے حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کیا اگر یہہ منع ہوتا
تو آپ کاہی کو کرتے اور اسیطرح اور صحابہ کرام اور صلحاء امت مین الی الآن یہہ معاملہ جاری رہا پس ان روایتون کو
دیکہہ کر کوئی اسطرح کے ناتا کرنیکو برا نجانے واللہ اعلم بالصواب پس یہہ امور ہین کہ لازم ہی رعایت انکی عورتونمین
اور لازم ہی عورتون کے وارثون پر کہ رعایت کرین خاوند کی خصلتون کی کہ دیندار اور نیک خلق ہو اور شریف
النسب اور عالی ہمت کہ خلاص ہونا عورت کا خاوند کی قید سے بغیر مرگ کے ممکن نہین ہی حدیث مین آیا ہی
اَلنِّكَاحُ رِقٌّ یعنے نکاح مین گویا لونڈی کر کے دینا ہوتا ہی پس لازم ہی لحاظ کرنا مرد کے احوال کا چاہیے کہ ظالم
اور شراب خوار اور بے نماز کو بیٹی نہ دے کہ یہہ بہی حکم قطع رحم کے یعنی کاٹنے ناتے کے ہی اور باعث ہی غضب
خدا کا نعوذ باللہ من ذلک فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَوَّجَ كَرِيْمَتَهٗ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهٗ
یعنی جس شخص نے نکاح اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق ناتا کاٹا اوسنے **فصل تیسری بیچ** آداب گذران کرنے
ساتہ عورتون کے ادب اول طعام ولیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو گہر مین لاوے تو چاہیے
کہ کچہ کہانا موافق اپنی مقدور کے پکاکر لوگون کی مہمانی کرے کہ یہہ سنت ہی اور بہتر یہہ ہی کہ یہہ کہانا اوسی روز
ہووے اور اگر دوسرے دن یا تیسرے دن کرے تو بہی جائز ہی اور مستحب ہی مبارکبادی دینی نکاح کی
اور دعا کرنی میان بیوی کے موافقت کی اور مستحب ہی اظہار نکاح کا اگرچہ ساتہ دف و راگ کے ہو اور راگ
جائز ہی ولیمون مین آیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گہر مین تشریف
لیگئے دف بجارہی تہین اور گارہی تہین اونمین سے ایک لڑکی نے تعریف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی شروع کی فرمایا کہ چپ رہو سنتے اور جو کچہ پہلے کہتی تہین وہی کہی جاؤ اور غرض

اس منع کرنے سے یہہ تہی کہ حضرت کی تعریف مین یہہ مضمون کہنی لگین تہین کہ ہم مین نبی ہی کہ وہ کل کی بات
جانتا ہی پس یہہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب دانی یہہ سے لیے ثابت کرتی ہین ف جاننا چاہیے
کہ حضرت شیخ رح نے جو جواز راگ کا لکہا یہہ موجب مذہب محدثین کے لکہا ہی اور فقہاء معتبرین کے نزدیک راگ
حرام ہی چنانچہ کتاب در المختار مین لکہا ہی مِنْهُمْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ
وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَایَۃِ اَنَّهٗ کَبِیْرَۃٌ وَلَوْ لِنَفْسِهٖ انتہی
عِبَارَۃُ الدُّرِّ یعنے بعضے علما وہ ہین کہ راگ کو انہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے منع مطلق کہا ہی اور
بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اصل مذہب حرمت اسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ
اپنے نفس کے لیے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین
اولاد حضرت عبد الحق کیسے ترجمہ بخاری کے مین لکہا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور درایت اور مقتدای دین ہین
بیچ حرمت اور کراہت راگ کے تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے منقول قول
ساتہہ کراہت کے ہی اور انصاف سے دیکہیے تو وہ گانا حضرت کے وقت کا ایسا جہوٹا اور متضمن بیان
خد و خال وغیرہ عورتون کا نہ تہا بلکہ کچہہ شجاعت صحابہ کی اور ہجو کفار کی یا مضمون مبارکباد یکا ہوتا تہا
ہم اپنے وقت کے گانیکو کیونکہ اسپر قیاس کرین پس گانے سے بالکل احتراز کرے لیکن دف کا مضائقہ
نہین اور جملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی بیوی سے اور متحمل ہونا اوسکی ایذا کا بسبب قصور عقل
اوسکے ہے حدیث شریف مین آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے اوپر کج خلقی عورت کے دیا جاتا ہی اوسکو ثواب
مانند ثواب حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بد خلقی پر اوسکو ثواب دیا جاتا
مانند ثواب فرعون کی بیوی کے ف خواجہ عبد اللہ انصاری نے لکہا ہی کہ جو کوئی دس خصلتین پیشہ
اپنا کرے دنیا اور آخرت مین کام اپنا بناوے با حق بصدق با خلق بانصاف با نفس بقہر با بزرگان
بخدمت با خوردان بشفقت با درویشان بسخاوت با دوستان بنصیحت با دشمنان بحلم
با جاہلان بخاموشی با عالمان بتواضع اور بیچ رحم کرنے کے عورتون پر اور درگذر کرنے کے
اونکی بیوقوفی سے پیروی ہی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ بیبیان پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کبہی حضرت کے مقابلہ مین جواب دیتی تہین اور کبہی
کوئی اون مین سے تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نکرتی تہی اور
باسنس نہ آتی تہی غرضکہ وہان ظہور حضرت کی خوبی کا تہا خود نمائی منظور نہ تہی ٭
سے غرض تجلی حسن ہست خود نمائی نیست + اور آیا ہی کہ ایک روز بیٹی امیر المومنین

حضرت عمر رض کی یعنے حضرت حفصہ رض نے کہ ازواج مطہرات سے تھین مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
جواب دیا پس اونکی مان نے دیکھا اور اونکے گہر مین آئین اور کہا ای بیٹی ہرگز نہ مغرور ہونا تو دیکھ کر
ابوبکر کی بیٹی کو یعنے حضرت عائشہ کو کہ وہ محبوبہ پیغمبر خدا کی ہین اور ایکروز ایک بیوی نے آنحضرت کی
بی بیون مین سے ہاتھ سینہ مبارک پر مارا اور لمبے آگے سے ہٹا دیا پس مارا اوس بیوی کو اوسکی مانے
پس منع کیا اونکی مانکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روز حضرت عائشہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے درمیان مین کچہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اتنی مین آئے حضرت امیر المؤمنین ابوبکر رض پس اونکو حکم بدا پسر
فرمایا حضرت نے حضرت عائشہ کو کہ تو کہتی ہی پہلے یا مین کہون کہا عائشہ نے تمہین کہو لیکن جہوٹ نکہنا
پس طمانچہ مارا امیر المؤمنین ابوبکر رض نے حضرت عائشہ کے مونہہ پر اسطرحکا کہ اونکے مونہہ سے خون
نکلا پس پناہ ڈہونڈہی حضرت عائشہ نے ساتہہ حضرت کے اور حضرت کے پیچہی ہو بیٹہین پس آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمایا کہ ہمنے تمکو اس لیے نہ بلایا تہا اور کہتے ہین کہ اول محبت جو پیدا ہوئی ہی اسلام
مین محبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہ رض سے اور اور ادبون مین سے یہہ ادب ہی
کہ بیبیون سے ساتہہ مہر اور نرمی اور خوش طبعی کے گذران کرے اور ترش رو اور خفا نہو اور اونسے
موافق عقل اونکیکے کلام اور معاملہ کرے کہ عادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تہی یہانتک
کہ آیا ہی کہ ایکروز آپ عائشہ رض کے ساتہہ دوڑے کبہی آنحضرت آگے ہو جاتے تہے اور کبہی وہ اور
فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم مین وہ ہی کہ نیک ہو ساتہہ بیویونکے اور مین بہترین تمہارا ہون ساتہہ بیویونکے
اور امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا ہی کہ مرد کو چاہیے گہر کے لوگونکے ساتہہ مانند لڑکونکے رہے
اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست نہین رکہتا ہی اوس مرد کو کہ سخت ہو ساتہہ اہل اپنے کے اور
اور ادب یہہ ہی کہ زیادتی نکرے خوش خلقی مین اور رعایت کرنے مین بحدیکہ تابع اور محکوم عورت کا
ہو جاوے کہ ضرر اسکا بہت ہی اور کمی بہی نکرے ان چیزونمین حتی کہ نوبت ظلم کی پہنچے بلکہ راہ اعتدال کی
تمام امور مین پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکہے منع کر دے اور
تابع اور مددگار نہو انمین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اطاعت کرے بیوی کی اوسکے خواہش نفس
مین منہ کے بل ڈالے گا اوسکو حقتعالی آگ دوزخ مین اور یہہ بہی آیا ہی کہ مخالفت کرو عورتونکی کہ اونکی
مخالفت مین برکت ہی اور لکہا ہی علما نے کہ عورتونکے ساتہہ مشورہ کرنا چاہیے تا جو کچہہ کہو ویسی خلاف
ہو کے کیا جاوے اور قرآن مین حقتعالی نے خاوند کو سید فرمایا ہی اس آیت مین وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا
لَدَا الْبَابِ یعنے پایا یوسف اور زلیخا نے زلیخا کے سردار کو یعنے خاوند کو کہ عزیز تہا نزدیک دروازہ کے

پس اطاعت کرنی مرد کو عورت کے عکس موضوع کا ہی یعنے مرد سید ہی عورت کا عورت کو اطاعت کرنی
چاہیے اوسکی یہان اولٹی بات پائی جائی کی اگر مرد اطاعت کریگا عورت کی اور اطاعت کرنی مرد کو عورت
کی بدل ڈالنا نعمت کا ہی ساتہ کفران یعنے ناشکری کے یعنے نعمت اسکو یہہ ملی تہے کہ اسکو حاکم کیا تہا
اللہ نے اسپر اسنے بدل ڈالا ساتہ ناشکری کے کہ اس نعمت کی قدر نجانی اور آپ تابعدار ہوگیا اور مثال
عورت کی مانند مثال نفس آدمی کے ہی کہ اگر چہوڑتا ہی تو غالب ہوتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اور اگر مارتا ہی
تو مغلوب و درست ہوتا ہی اور عورتو نکے مزاج پر بدخلقی اور نقصان عقل غالب ہی پس لازم ہی او نکے درست
کرنے کی یہ ہی کہ نرمی سے اونکو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا بیچ محافظت رعیت کے اور
حدیث مین آیا ہی کہ مثال عورت صالحہ کی مانند کوّی سفید سینہ کے ہی بیچ کتنی کوّون سیاہ کے یعنے
عورتین نیک بہت کم ہوتی ہین اور حضرت لقمان کی وصیتو نمین آیا ہی کہ پرہیز کر عورت بری سے کہ وہ
بڈہا کر دیتی ہی پہلے اسنے بڑہاپے کے اور طریقہ عورت کے ادب دینے کا یہہ ہی کہ آہستہ آہستہ ادب
سکہاوے اول ساتہ نصیحت اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تنبیہ سے پیش
آوے اور اگر تبہی باز نہ آوے تو پیٹہ پہیر کر سووے اوسکی طرف سے یا تنہا سووے ایک شب
سے تین شب تک اور اگر یہہ بہی فایدہ نکرے تو مارے لیکن اسطرح مارے کہ ہڈی اوسکی نٹوٹے کہ
غرض ادب سکہانا ہی اور منہہ پر نہ مارے کہ اسسے منع آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کینہ نرکہے کہ
اسسے بہی منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان اور ناموافق ہی تو چاہیے کہ بعضے اقربا اوسکے اور بعضے
اقربا مرد کے حکم یعنے منصف بنین تاکہ وہ اونمین صلح کرا دین اسیطرح ہی حکم قران شریف مین
اور اگر کسی امر مین امر دین سے تقصیر کرے تو دس دن تلک بلکہ مہینہ بہر تلک جدا رہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی یون ہی کیا تہا حضرت زینب سے **ف** حدیث مین آیا ہی کہ بیمار ہوگیا اونٹ
حضرت صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی ایک بیوی کا اور حضرت زینب پاس کہ یہہ بہی بیوی ہین آپکی ایک اونٹ زیادہ
تہا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو کہ دی تو صفیہ کو یہہ اونٹ
پس کہا زینب نے کیا دونگی مین اس یہودیہ کو پس خفا ہوئی آنحضرت صلعم زینب سے اور ترک ملاقات کی
اونسے ذیحجہ اور محرم اور کچہ دنون صفر کے مین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی حضرت خفا رہے انسے بسبب
اسکے کہ غیبت کی اور برا کہا ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی اسمین لوگونکو کہ گناہ کی چیزون مین بیویونکو تنبیہ
کرتے رہین اور جملہ آداب سے یہہ بہی ہی کہ مرد بیغیرت نہو کیونکہ بیغیرت مرد مومن نہین گنا جاتا اور
حدیث مین آیا ہی کہ قبح اللہ من لا یغار یعنے بدحال کرے اللہ تعالی اوس کسکو کہ غیرت نرکہے

اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور جو کوئی غیرت نکرے دل اوسکا اولٹا ہی اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور خدا غیرت والا زیادہ ہی مجھسے اور خدا کی غیرت ہی کا سبب ہی کہ حرام کین
اپنی بندون پر گناہ اور بیحیائیان کہ موجب ضرر دنیا اور آخرت کے ہین اور قصہ مشہور ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ساتھہ حضرت عائشہ کے بیچ مقدمہ افک یعنے بہتان زنا کے کہ ایک منافق نے لگایا تہا اور
اللہ تعالی نے برارۃ انکی کلام اللہ مین نازل فرمائی چنانچہ یہہ قصہ سورہ نور مین مذکور ہی لیکن چاہیے کہ غیرت
مین بہی طریقہ اعتدال کا رکھے اور طریقہ اعتدال کا یہہ ہی کہ ابتدا سے اون کامون مین کہ انجام اونکا برا ہی
تغافل نکرے اور بیچ بدگمانی اور جاسوسی کے مبالغہ نکرے کہ یہہ بہی منع ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضے
غیرت ہی کہ دشمن رکھتا ہی اوسکو خدا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتھہ اہل اپنی کے بغیر آمیزش فساد کے یعنے
بے سبب غیرت کرے اور غیرت بلا سبب وسوسون شیطانی سے ہی اور موجب فساد اور ہلاک جانبین
کی ہی اور طریقہ خوب اس بات مین یہہ ہی کہ نامحرم کو اپنے گہر مین راہ ندے اور عورت بانو اپنا گہر سے
باہر نکالے آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا
کہ کونسی چیز بہتر ہی عورت کو اونہون نے عرض کیا یہہ کہ نہ وہ منہہ مرد اجنبی کا دیکہے اور نہ مرد اجنبی منہہ
اوسکا پس گلی سے لگایا حضرت نے اونکو اور فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ
تعالی نے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ یعنے یہہ جماعت ہی کہ پیدا ہوئے بعض انکے بعض سے
یعنی تو بہی انہین اولاد مین سے ہی کہ جنکا ذکر کیا اللہ تعالے نے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سوراخ دیوارون کے بند کر دیتے تہے تا نظر عورت کی باہر نہ پڑے اور آیا ہی کہ معاذ
رضی اللہ عنہ کی بیوی سیب کہا رہی تہی آدہا سیب کہایا ہوا اپنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نے
اوسکو یعنی بسبب غیرت کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عورتین مسجدون مین اور جمعہ مین
اور عیدون مین حاضر ہوتی تہین اور صحابہ کے زمانہ مین منع کی گئین مگر بڈہیان آتی تہین اور مختار اس زمانہ مین
منع ہی مطلق یعنی نہ جوان آوین نہ بڈہیان اور جائز نہین ہی نکلنا ہرگز ولیکن موافق عالم معاش کے بیبی
کو واسطی ضرورت کے اذن دیوے اسلیے کہ مباح ہی نکلنا عورت پارسا کا مرد کے گہر سے ساتھہ رضای
مرد کے اور واسطے تماشا اور نظارہ بازی کے اذن ندیوے کہ یہہ باعث فساد ہی اور اگر واسطی ضرورت کے
نکلے تو آنکہہ اور منہہ چہپالے واسطے خوف فتنہ کے اور مرد کو چاہی کہ عورت کو مان باپ کے گہر جانے دے
یا وہ اوسکی پاس آوین تو نہ آنے دے ولیکن مناسب یہہ ہی کہ کبہی کبہی بعد ایک ہفتہ کے یا مہینے کے
منع نکرے **ف** فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ نہ منع کرے بیوی کے مان باپکو اوسکی پاس آنے سے ملاقات

سکے سبب ہر ہفتہ مین اور اسیطرح اسکی بیوی اپنے ماباپ کے ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو
جانے سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوائی ماباپ کے اور محرم قرابتیونکے ہان جایا چاہیے یا اونکو
بلاوے اپنی ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سے سال بہر مین ایکبار اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر مہینہ
مین ایکبار اور اور یہ ادب ہی کہ اعتدال کرے بیبیو کے نفقہ مین نہ اتنا زیادہ دی کہ زیادہ از حد ہو اور
وہ آستے مین اور اسراف مین پڑجاوین اور نہ اتنا کم دیوے کہ ضروریات سے محتاج رہین فرماتا ہی
اللہ تعالی كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّہٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنے کہاؤ اور
پیو اور حد سے زیادہ نہ خرچ کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا ہی حد سے زیادہ خرچ کرنیوالونکو اور بیچ
خرچ کرنے والے کے اپنے گہر کی لوگون پر فضیلت بہت آئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ خرچ کرنا اپنے
گہر والون پر افضل ہی تصدق کرنے سے فقیرون اور مسکینون پر اور چاہیے کہ معاش اہل عیال کا بر تنگ
نکرے ابن سیرین نے لکہا ہی کہ مستحب ہی مرد کو کہ جمعہ مین واسطے اہل اپنی کے فالودہ پکایا کرے
مقصود واسطے فراخی کرنی ہی کہلانے پلانے مین اور چاہیے کہ آپ عمدہ کہانا کہاوے کہ اونکو ندیوے
کہ یہ عادت تن پروری کی ہی اور بعید ہی مروت سے اور اگر تنہا خوری ہی منظور ہو تو چاہیے کہ پوشیدہ
کہاوے اونکو دکہاوے نہین اور جو کہ ماکول اونکو ندیوے تعریف اوسکی نکرے اونکی سنتے کہ یہ بدتر ہی ندینے
اسلیے کہ اونکو رنج ہوگا اور ہر وقت کہانیکے ہمراہ عیال و اطفال کے کہاوے اور اگر سب ایک دسترخوان پر کہاوین تو بہتر ہی
اور غرض اکہٹی کہانا ہی کہ جدا کہانا بہت مکروہ ہی کسی صحابی سے منقول ہی کہ خدا اور فرشتہ اوسکی رحمت بہیجتے ہین
اون گہر والون پر کہ کہانے مین اکہٹے اور اکثر اہتمام اسکا کرے کہ وجہ حلال سے پیدا کرے اور اہل و عیال کے
مقدمہ مین تساہل نکرے کہ قیامت مین گرفتار حساب مین ہوگا اور بسبب اونکے پکڑا جائیگا نعوذ باللہ منہ اور اور
آداب سے یہ ہی کہ سکہاوے گہر والونکو احکام شرع کے کہ متعلق ہین ساتہ نکاح کے قسم علم حیض اور نفاس اور طلاق
اور مانند اونکے لیسے اور تعلیم کرے عورت کو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو ضروریات دین کے ہین اونکے سکہانے مین
تساہل نکرے کہ روز قیامت کے اوس سے سوال کیا جاویگا جیسیکہ فرمایا ہی حضرت نے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِيَّتِہٖ یعنی تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب پوچہے جاوگے اپنی رعیت سے اور اگر مرد تعلیم مین قصور کرے
تو چاہیے عورت کو کہ علما کے پاس جاوے اور پوچہے اور اگر بقدر ضرورت کے سیکہ چکے تو پہر جائز نہین ہی کہ واسطے ملاقات
علما کے جاوے اور درس مین حاضر ہو اور آداب سے یہ ہی کہ اگر اسکی کئی بیبیان ہووین تو عدل کرے باری مقرر کرکے
ایک ہی طرف کا نہو رہے اسلیے کہ رعایت باری مقرر کرکے واجب ہی اور اگر دو رات بارکی کسیکی ترک ہو
قضا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جسکی دو بیبیان ہون اور میل کرے ایک کی طرف دن قیامت کے

ایات انکہ اوسکی ہیوہ ہی جاویگی اور فرق نکرے برانی اور نئی مین اور حصہ لونڈی کا بہ نسبت
آزاد کے آدہا ہی یعنے اگر کسیکے لونڈی سے نکاح کرے تو بہ نسبت آزاد عورت کے آدہی باری
اوسکی مقرر کرے مثلا دو روز آزاد پاس رہے تو ایکروز لونڈی پاس رہی اور سفر مین جسکو چاہے لیجاے اور
اگر قرعہ ڈالے تو بہتر ہی کہ جسکا نام نکلی اوسکو لیجاوے اور اعتبار عدل کریگا بیچ نفقہ اور رات کے
رہنے کے ہی نہ بیچ محبت اور جماع کے کہ یہہ اختیار سے خارج ہی لیکن چاہیے کہ تقصد نکرے اور
بہانہ نکرے اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بیچ کہانا دینے اور رات کے رہنے کے سب
بیبیون کے پاس برابری کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بارخدایا یہہ میرے اختیار مین ہی اور کام
دل کا میرے اختیار مین نہین اور حضرت عائشہ رض کو آنحضرت بہت چاہتے تھے بہ نسبت اور بیبیونکی لیکن
ہرگز رات کے رہنے مین اور نفقہ دینے مین زیادتی نکرتے تھے اور ایک بیوی نے باری اپنی
حضرت عائشہ رض کو بخشدی تہی بسبب خوشی خاطر حضرت کے اور آیا ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو ہر دن و رات بیچ گہر ایک بیوی کے لوگ لیجاتے تھے یعنے بیماری مین بہی آپ عادت
باری کی کرتے بہتے ایکروز پوچہا کہ کل مین کسکی ہان جاؤنگا ایک بیوی سمجہی کہ منظور حضرت کو حضرت
عائشہ کی باری پوچہنا ہی کہ کب ہوئیگی کہا بیبیون نے کہ یا رسول اللہ ہمنے اذن دیا آپ کو کہ جب تک
آپ بیمار ہین بیچ حجرہ عائشہ کے رہیے کہ اوٹہا کر لیجانے مین آپکو تکلیف ہوتی ہی فرمایا کہ دل سے
راضی ہو کہا انہون نے ہان یا رسول اللہ پس لیگئے حضرت کو حضرت عائشہ کے حجرہ مین اور منقول ہی کتاب
سراج الہدایہ سے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ زہرا کا ساتہ حضرت
علی کے نکاح کیا اور حضرت علی کے گہر بہیجی گئی تو اوس رات حضرت فاطمہ کو گیارہ ان نصیحتین کین کہ سب
امت پر بجالانا اونکا بہتر ہی فرمایا کہ جب علی کے گہر جا تو تو بوقت جانیکے کہیے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور دوسرے درمیان صحن گہر کے کسی لکڑی پر بیٹہنا اور کچہ وہان بیٹہنے ہوئی یعنے کہیلین سر پر ڈالنا
اور تیسرے علی کو کہنا کہ دونو پاؤن تیرے دہووین اور گہر کے چارون کونے مین ڈالین اور چوتہی
ہمیشہ کپڑی نمازی دہوی ہوئے پہنے رہنا پانچوین دونو آنکہو نمین سرمہ ہمیشہ لگایا کرنا اور چہٹی بغیر تیل کے
سر اور بدن ندہونا اگرچہ ایکدن مین دو بار یا زیادہ نہاوے اور جب علی تیری طرف دیکہی تو تو نگاہ
نیچی کر لینا اور ساتوین مانند بردہ زرخرید کے تابعدار رہنا اور آٹہوین ہمیشہ اپنے تئین عطر ملتی رہنا اور
نوین وقت کلام کرنیکے ساتہ علی کے مسکرا دیا کرنا اور دسوین سات دن تک کچہ کڑوی چیز اور سرکہ اور
ترشی ملہا نکہیا اور گیارہوین ایک جگہہ مین سات رات و دن رہنا جو عورت کہ یہہ شرائط بجالاوے اپنے خاوند کے

دمین عزیز و محبوب ہووے اور جلد کہہ جنے آور ایک روز قطب العالم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جہیز
کا اسباب دنیا سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ کار خیر حضرت فاطمہ کے دیا کہ کوئی
مخلوق نہ دی سکیگا اول کملی تھی کہ بیٹھنے کی جگہہ بچھاوین اور دوسرے چارپائی کہ اوسپر سووین اور
تیسرے خادمہ کہ تا کار انکے گھر کا کرے اور بیچ ملک آنحضرت کے سوائے انکے اوسدن کوئی چیز
نہ تھی یہہ مین آداب گذران کے ساتھہ عورتونکے کہ لازم ہی رعایت انکی تا حاصل ہووے عیش اور
پورا ہووے اتباع سنت

فصل چوتھی بیچ آداب جماع کے اور لڑکا ہونے اور طریق بیے کے

آداب جماع کے یہہ ہین کہ اول باتین اور چھیڑ چھاڑ شروع کرنے کہ اسکو بہت دخل ہی بالنسبت پیدا ہونی
اور حاصل ہونے لذت مین حدیث مین آیا ہی چاہیے کہ نہ گر پڑے ایک تمہارا اپنی بیوی پر مانند حیوانات
کے ولیکن چاہیے کہ اول پیامی بہیجے لوگون نے عرض کیا کہ پیامی کون ہی فرمایا بوسہ لینا اور کلام کرنا اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین چاہیین کہ نہ ترک ہوئین مرد سے اول نام و نسب بغیر پوچھے جدا
نہوئی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی دوستی اوسکے آور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اکرام کرے اسکا تو قبول
کرے اور رد نکرے اسکو یعنے مثلا اگر کوئی خوشبو یا تکیہ وغیرہ دیتا ہی تو رد نکرے آور تیسرے یہہ کہ نہ
پڑی اپنی بیوی پر پہلے الفت حاصل کرنیکے اور بات کرنیکے آور ننگے نہووین مرد و عورت کہ سنت ہی بیچ جماع
حدیث مین آیا ہی کہ جب چاہے ایک تمہارا جماع کرنا اپنی بیوی سے چاہیے کہ ننگے نہووین مانند گدہون کے
اور دیکھنا بیوی کی ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ آنحضرت نے ہرگز ستر اونکا نہین دیکھا
اور نہ انہون نے ستر حضرت کا اور طبیعت بہی اسکو مکروہ رکہتی ہی ولیکن دیکھنا سوائے ستر مخصوص کے مکروہ نہین
کہ باعث ہی شہوت کا اور منقول ہی بعضے صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکھنا عورت کے بدن کو کہ یہہ باعث زیادتی
لذت و شکر کا ہی اور چاہیی کہ شروع ساتہہ بسم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکہے کہ وہ جگہہ غفلت
کی ہی اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہلے صحبت سے اور کہے بسم اللہ العلی العظیم اللہم اجعل لنا ذریۃ طیبۃ یعنے
شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد نیک اور قبلہ رخ نہووے
بسبب تعظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین شب مین مہینے کی اول شب مین اور بیچ کی شب مین
اور آخر شب مین کہتے ہین کہ اکثر ان راتونمین شیطان حاضر ہوا کرتے ہین آور منقول ہی کراہت
اسکے امیر المؤمنین حضرت علی اور ابو ہریرہ سے اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرنیکے لیے
کپڑا علیحدہ لیوین اور جب جماع کرنیکے پیٹہہ سے پیٹہہ لگا کر نسووین بلکہ سینہ سے سینہ لگا کر سووین کہ یہہ
کتاب لب ذخیرہ مین لکہا ہی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتہہ کپڑے کے اپنے ہاتہہ سے پاک کرے تو ثواب

اوسکا باعث ہو اور سبب جماع کا صحت بدنکی ہی اور امید فرزندون خدا دوست اور صالح کی کہ ذخیرہ قیامت کے
ہین ماں باپون کے لیے اور بعضی عالمون نے کہا ہی کہ مستحب ہی جماع کرنا دن جمعہ کے تا عمل ہو قول حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ف یعنی حدیث مین آیا ہی مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ كَانَ
لَہٗ بِكُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا یعنے جو کوئی دہلاوے کپڑے یا نہلاوی
بیوی کو یعنے جماع کرے دن جمعہ کے اور آپ نہاوے اور اول وقت جاوے نماز جمعہ کے لیے اور پاوے
اول خطبہ اور پیادہ پا جاوے اور سوار نہو اور نزدیک امام کے اور سنے خطبہ اور لغو نکرے ہوگا اوسکے لیے
عوض ہر قدم کے ثواب عمل برس بہرکا اس برس مین دنکو روزہ رکہے اور رات کو شب بیداری کرے
یہ حدیث مشکوۃ مین ہی پس لفظ غسّل کے علما نے کئی معنے لکہے ہین دہلاوے کپڑونکو یا سر کو خطمی وغیرہ سے
یا بیوی کو نہلاوے یعنی صحبت کرے کہ اوسپر بہی غسل لازم ہوا اسکی فضیلت اسلیے ہی کہ خطرے برے
دلمین اوسکے نہین آتے پس جنہون نے غسّل کے یہ معنی لیے ہین بحسب انکے قول کے حضرت شیخ فرماتے ہین
کہ جماع کرنا مستحب ہی دن جمعہ کے تاکہ عمل ہو قول آنحضرت پر غسّل و اغتسل واللہ اعلم بالصواب اور یہی ایک
غسل جمعہ کے لیے بہی کافی ہی اور اگر متعدد کرے تو اولی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعد غسل کے ڈالی پانی
بہیت جمعہ کے اور چاہیے کہ بعد چار دن کے جماع کیا کرے اسلیے کہ اگر چار بیبیان ہوین تو اخیر مدت تک
کریگا اور حرام ہی جماع کرنا حالت حیض مین اور بعد انقطاع حیض کے بہی پہلی غسل کے مگر یہ کہ حیض کو دس دن
گذر چکے ہون ف اگر پاک ہو وی عورت پورے دس دن مین تو حلال ہوگی صحبت کرنی اوسے پہلے
نہلانے کے بعد انقطاع خون کے اور اگر پاک ہو اپنی عادت پر حالانکہ عادت کم ہو دس دن سے اور زیادہ ہو
تین دن سے نہین حلال ہی صحبت کرنی اوسے یہانتک کہ نہاوے یا گذر جاوے اوسپر ادنی وقت
نماز کامل کا یعنی دو رکعت کی قدر کذا فی الملتقی الابحر اور جائز ہی باقی نفع اوٹہانا حیض مین مانند ایک جگہ کہانے
اور سونے وغیر ذلک کے لیکن ناف کے بیچ سے زانو تک ہاتہ نہ لگاوے اور اگر چاہے کہ دوبارہ جماع کرے
تو ستر دہو لیوے اور اگر بعد احتلام کے جماع کیا چاہے تو اول پیشاب کرلے اور دہو لے ستر اور مکروہ ہی
جماع کرنا اول شب مین یا بغیر طہارت کے نسو رہے اور اگر غسل کی حاجت مین چاہے کہ سو رہے یا کہاوے
تو وضو کرلے کہ سنت ہی اور چاہیے کہ نہانیکی حاجت مین خون نہ نکلاوے اور ناخون اور بال نہ لیوے
کہ دن قیامت کے یہ چیزین اسکے آگے آوینگی یعنے واسطے شکایت کے اور عزل نہ کرے
یعنی منی باہر نہ گراوے آزاد عورت کے ستر سے مگر برضا اوسکے اور لونڈی سے جائز ہی عزل کرنا بغیر اوسکی رضا کے

اور آداب اولاد ہونیکے یہہ ہین کہ بیٹا ہونے سے خوش نہووے اور بیٹی کے ہونے سے غمگین نہووے معلوم
نہین کہ بہلائی کسمین ہی اور بیٹیونکے رحم کرنے اور غمخواری کی فضیلتین اور ثواب بیشمار ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جسکی ہان بیٹی ہووی اور پرورش کرے اوسکو اور اچہا ادب سکہاوے اور غمخواری کرتا رہے
اوسکی ہوگی وہ بیٹی بمنزلہ لشکر دائین اور بائین کے کہ بچاویگی آگ دوزخ سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی
نہین ہی کہ ہوین اوسکی دو بیٹیان بہتر نیکی کرے اون سے مگر یہہ کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین اور یہہ بہی
فرمایا ہی کہ جسکے ہوین دو بیٹیان یا دو بہنیان بہتر نیکی کرے اونسے اونکی زندگی تک ہونگا مین اور وہ بہشت بیچ
ایک جگہ اور چاہیے کہ کہانا دینے مین اور مانند اوسکے مین بیٹیونکو بیٹون پر مقدم رکہے فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے بازار مین اور خرید کرے کچہ اور لاوے گہر مین پہر مخصوص کرے
ساتہہ اوسکے بیٹیونکو نہ بیٹونکو نظر رحمت کریگا اوسکی طرف اللہ تعالی اور جسکی طرف نظر رحمت کی اللہ تعالی نے
عذاب نہین کریگا اوسکو ہرگز اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خوش کرے بیٹیکو پس گویا کہ رویا خوف
خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوف خدا سے حرام ہی اوسپر آگ دوزخکی اور چاہیے کہ اذان کہی جاوے
بچے کے کان مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی تہی حضرت امام حسن کے کانمین جسوقت کہ پیدا
ہوے یعنی داہنے کانمین اذان کہے اور بائین مین تکبیر حدیث مین آیا ہی کہ اسسے ضرر نہین کرتی
اوسکو ام الصبیان اور جب زبان کہلے فرزند کی اول لا الہ الا اللہ سکہاوے تا اول بات اوسکی
یہی ہیو اور مستحب ہی ختنہ کرنا اور سر مونڈنا ساتوین دن یا چودہوین دن یا اکیسوین دن ف
اور نام رکہنا ہی ساتوین دن مستحب ہی اور سر مونڈنے مین اوسکے اور اصل ساتوان
دن ہی اور فرزند کے حقوق مین سے یہہ بہی ہی کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور حدیث مین
آیا ہی کہ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے نام نزدیک اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن
ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جائز ہی نام رکہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر
نہ کنیت پر یعنے مثلا محمد نام رکہے نہ ابو القاسم آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے
زمانہ مین پکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تہا اوسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے
اوسکی طرف اوسنے کہا کہ کسی اور کو پکارتا ہون یا رسول اللہ پس منع کیا آنحضرت نے رکہنے
نام اور کنیت اپنی کے سے پہر بعضون نے کہا ہی کہ منع ہی جمع کرنا درمیان
نام اور کنیت کے یعنے ایک شخص کا نام محمد رکہے اور کنیت ابو القاسم تو یہہ
درست نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حضرت کے زمانہ مین تہا اب جائز ہی مطلق اور مختار یہی ہی اور آیا ہی

لڑکے کا نام ابو عیسیٰ رکھا بس دریا یا آنحضرت صلعم نے کہ عیسیٰ کے باپ تہا ہی بس مکروہ جانا اسکو اور اگر نام برا ہو
تو سنت ہی بدل ڈالنا اوسکا ایک شخص کا عاصی نام تھا اوسکا عبد اللہ نام بدل ڈالا **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ بعضے لوگ جو خطو مین عاصی یا آثم اپنی نام رکھتے ہین نہ چاہیے لکہنا اسکا اسلیے کہ اظہار اپنے
گناہ کا اچھا نہین دلیری ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالیٰ کے آگے از راہ عاجزی کے اظہار
اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور التجا ہی اور اسیطرح سالار بخش یا نبی بخش یا عبد النبی یا مانند
انکے سے کسیکا نام ہو تو بدل کر اچھا نام رکھے اور آیا ہی کہ زینب کا پہلے برہ نام تھا یعنی نیکوکار سو
حضرت نے بدل کر زینب نام رکھا اور منع فرمایا ہی حضرت نے ان نامونکے رکھنے سے جیسے برکت اور
رحمت اور صلاح اور نافع اور مانند انکے اسلیے کہ اگر کوئی شخص پوچھے کہ یہان برکت ہی اور اوسکے جواب
مین کہا جاوے کہ یہان برکت نہین ہی تو یہ اچھا نہین اور حمل گر کر جو بچہ پیدا ہوا ہو چاہیے کہ نام رکھین
اوسکا کہ روز قیامت کے وہ جی اوٹھیگا **ف** یہ حکم شاید اوس بچہ کا ہی کہ جس مین علامت حیات کی
پائی جاوے مانند آواز کرنے یا ہاتھ پانو ہلانے وغیر ذلک کے اور چاہیے کہ لڑکے کے پیدا ہونے
مین دو بکریان اور لڑکی کے پیدا ہونے مین ایک بکری ذبح کرے اور اسکو عقیقہ کہتے ہین اور عقیقہ کرنا
سنت ہی اور اگر ایک ہی بکری پر اکتفا کرے بیٹے کے ہونے مین تو بھی جائز ہی اور ہڈی بکری کی عقیقہ مین
نہ توڑے ہنسی کہ سنت یون ہی ہی اور یہ بھی سنت ہی کہ بالونکی قدر سونا یا چاندی تصدق کرے
اور عقیقہ امام ابو حنیفہ کے مذہب مین سنت نہین وہ کہتے ہین کہ پہلے سنت تہا بعد اسکے منسوخ ہوا

آداب طلاق

آداب طلاق کے یہ ہین کہ طلاق مباح ہی لیکن مبغوض ترین مباحونکی ہی نزدیک خدا تعالیٰ کے اور چاہیے
کہ اسمین قصد عورت کی ایذا کا نہووے بغیر سبب شرعی کے کہ ایذا مومن کی حرام ہی پس چاہیے کہ
طلاق دینا وقت ضرورت کے ہو اور اسیلیے مکروہ ہی حالت حیض مین کہ اوسمین وہم جاتا ہی اسکا کہ
بسبب کراہت حیض کے دی ہو اور اگر بری ہووے بیوی خاوند کے ماں باپ کے نزدیک از راہ شرع
کے تو چاہیے کہ طلاق دے اوسکو منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میری ایک بیوی تھی مین
چاہتا تھا اوسکو اور باپ میرے یعنی عمر رضی اللہ عنہ مکروہ رکھتے تھے اوسکو اور حکم طلاق کا کرتے تھے پس مینے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا طلاق دیدے اسی ابن عمر اور اس سے معلوم ہوا کہ حق ماں باپ کا
مقدم ہی اوپر رعایت خاطر عورت کے لیکن چاہیے کہ غرض فاسد درمیان مین نہو یعنے بلا وجہ شرعی
بغض نرکھتے ہون اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو راضی نرکہتی ہو اور اوس عورت کی
کہ بد خلق ہو اور اوسکی کہ اوسکے دین مین فساد ہو اور اوسکی کہ ایذا دے خاوند کو اور چاہیے کہ ایک

طلاق دے کہ اسی قدر کافی ہی اور رجوع کر سکتی ہی اور اسکی طرف اسمین آسان ہی اور تین طلاقین دینی
نہایت بُری ہین اور بُرائی اوسکی اوسکی جزا سے ظاہر ہی یعنے پہر لینا اور خاوند کے نکاح مین ہین آسکے
اور حکمت اسمین کہ جزا اوسکی اور نکاح کرنا ہی یہہ ہی کہ تاکوئی پہر ایسی حرکت نکرے اور چاہیے کہ بیچ
حالت نکاح اور طلاق کی بہید اور عیب عورت کا ظاہر نکرے کہ اسمین وعدہ عذاب کا ہی اور اگر
بے انصافی خاوند کی طرف سے ہو تو جائز ہی عورت کو کہ طلاق چاہے اور چاہیے کہ بدل خلع زیادہ
اوس چیز سے کہ مرد نے اوسکو دیا ہی نہو کہ یہہ تجارت ہی ستر پر **ف** خلع اوسکو کہتے ہین کہ عورت
طلاق چاہے خاوند سے عوض مال کے اور اوس مال کو بدل خلع کہتے ہین پس اگر مرد زیادتی کرتا تہا
اسلیے خلع واقع ہو تو مکروہ ہی مرد کو مال لینا یعنے اس صورت مین چاہیے کہ کچہہ بہی نہ لے اور اگر عورت
کی نافرمانی سے خلع ہوا تو مکروہ ہی زیادہ لینا اوس مال سے کہ مہر مین دیا ہی یہہ ملتقی الابحر مین لکہا ہی
اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے **فصل پانچوین** بیچ حقوق خاوند کے بیوی پر جاننا کہ نکاح بہی
ایک قسم بندگی سے ہی اور مرد مالک عورت کا ہی پس لازم ہی عورت پر کہ بہر حال فرمان برداری خاوند کی
کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کرے غیر خدا کو تو حکم کرتا مین
بیوی کو کہ سجدہ کرے مرد کو اور یہہ بہی فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے
راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین آیا ہی کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور بیوی کو کوٹہی پر رکہہ گیا تہا اور کہہ گیا تہا
کہ اوپر سے نیچے نہ اوترنا عورت کا باپ بیمار ہوا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسنے
عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اترون یا نہ اوترون فرمایا کہ نہ اوتر کر اطاعت خاوند کی پہر باپ مر گیا
عورت کا باپ اور دفن کیا گیا پس حضرت نے اوس عورت سے کہلا بہیجا کہ بلاشبہ خدا تعالی نے بخشا
تیرے باپکو بواسطہ اطاعت کرنے تیرے کے خاوند کی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت کہ پانچ وقت
کی نماز پڑہے اور روزہ ماہ رمضان کا رکہے اور اپنے ستر کو محفوظ رکہے بدکاری سے اور اطاعت
خاوند کی کرے داخل ہوگی بہشت مین پس اطاعت خاوند کو جملہ بنا ہی مسلمانی عورت کے گنا اور یہہ بہی
مین آیا ہی کہ دوزخ مین نظر کی مینے دیکہا کہ اکثر رہنے والی وہانکی عورتین ہین پس کہا عورتون نے یہہ
کیون ہی یا رسول اللہ فرمایا بسبب برا کہنے کے خاوند و نکو اور ناشکری کرنی نعمتون کی اور منقول ہی
حضرت عائشہ رضہ سے کہ ایک عورت آنحضرت پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ مین عورت ہون جوان چاہتی
ہون کہ خاوند کرون پس کیا ہی حق خاوند کا بیوی پر فرمایا کہ حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہی کہ اگر عورت اور مرد
اونٹ کی پیٹہہ پر ہون اور مرد چاہے کہ بیچ اوسکے اپنا کام کرے تو انکار نکرے عورت اور حق مرد کا بیوی کا

یہ ہی کہ خاوند کے گہر سے کسیکو کچہ دیوے نہین مگر برضا اوسکی اور اور حق یہہ ہی کہ روزہ نفل کے
مگر اوسکی رضا سے اور اگر رکہے گی بغیر اوسکی مرضی کے تو قبول نہین ہوگا اور اور حق یہہ ہی کہ باہر
نہ نکلی مگر باذن خاوند کے اور اگر نکلے گی بدون اذن کے تو لعنت کرینگے اوسپر فرشتے پہرنیکے وقت تک
اور سواے انکے بہت حدیثین آئین ہین خاوندونکے حقوق مین اور جو کہ ضروری حقوق خاوند کے
دو چیزین ہین ایک یہہ کہ پردہ مین پوشیدہ رہے اور پارسائی رکہے حدیث مین آیا ہی کہ نماز عورت کی
صحن گہر مین افضل ہی مسجد کی نماز سے اور نماز گہر کے کونہ مین بہتر ہی نماز صحن کے سے اور اور حق
یہہ ہی کہ طلب نکرے بیوی زیادہ حاجت سے اور پرہیز کرے اوس کمائی خاوند کے سے کہ حرام کی ہو
اسیطرح تہی عادت اگلے زمانہ کی عورتونکی کہتے ہین کہ جب مرد گہر سے باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکے
کہتے کہ دور رکہنا اپنی تئین کسب حرام سے کہ جو کچہ ہم پہنچیگا حلال سے ہم اوسپر صبر و قناعت کرینگے
اور صبر نہین رکہتے ہم آگ دوزخ پر اور چاہیے کہ ماں باپ عورت کے پہلے نکاح کے اوسکو آداب
خانہ داری اور خوش گذرانی کی سکہا دین کہ یہہ بہی ایک حق ہی بیٹی کا ماں باپ پر آیا ہی کہ ایک عورت
نصیحت کرتی تہی اپنی بیٹی کو وقت نکاح کے کہ ای بیٹی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گہر سے اور
داخل ہوتی ہی مرد بیگانہ پر اور جاتی ہی طرف ایسے مصاحب کے کہ ہرگز نہین دیکہا ہی تو نے اوسکو
لازم کرنا اپنے پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی اور رہنا تو اوسکے ہان مانند فرش بچہی ہوئی کے یعنی
عاجز و متواضع تا ہووے وہ غلام تیرا بہت نزدیک ہونا تو اوسکے تا بعید نہووے وہ تجہسے یعنی بہت
چمٹے رہنے سے نظر مین سبک ہوجاتی ہی اور بہت دور بہی نرہنا اوسسے تا فراموش نکرے تجکو اگر نزدیکی
تیری چاہے نزدیک ہونا اور اگر دوری چاہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کان مین بری معلوم ہو
اور ایسی چیز نکرنا کہ اوسکی آنکہہ مین بری دکہائی دے اور جو کچہ کہ چاہیے وہ کرنا اور جیسا کہ چاہیے
ویسے ہی رہنا اگر یہہ کیا تو نے چہٹکارا پایا تو نے ورنہ ہلاک و خراب ہوگی اور یہہ نصیحت جامع ہی سب
آداب کے تئین احتیاج درازگی کی نہین **باب تیسرا** بیچ آداب یارانہ وغیرہ کے اور اس باب مین چار
فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ بیان محبت لِلّٰہ اور بغض لِلّٰہ کے جان کہ الفت ثمرہ حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی
بہترین اعمال ہی ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا چیز ہی بہتر دینی چیزونسے
کہ اللہ تعالے نے آدمی کو دین ہین فرمایا نیک خلقی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے صورت نیک اور سیرت
نیک دی ہی نہین کہاتیگی اوسکو آگ دوزخ کی اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہت بہاری عمل میزان اعمال میں
نیک خلقی ہوگی ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کو فرمایا کہ لازم پکڑ اپنی اوپر

نیک خلقی کہا ابو ہریرہ نے کیا چیز ہی نیک خلقی یا رسول اللہ فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کرے تجہسی تو ملاپ کرے
اوس سے اور جو کوئی ظلم کرے تجہہ عفو کرے تو اوس سے اور جو کوئی محروم کرے تجکو دیوے تو اوسکو
اور جب نیک خلقی بہترین اعمال ہوئی تو ثمرہ اوسکا کہ محبت و الفت ہی وہ بہی بہتر ہوئی سب چیزون سے
خصوصا وہ محبت و الفت کہ بسبب دین و تقوی کے ہووے اور بیچ فضیلت حب للہ کے حدیثین بہت
آئی ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے جسنے بہلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اوسکو
دوست اچہا کہ اگر فراموش کرتا ہی یہہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی خدا کو تو مدد
کرتا ہی اوسکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسی سے للہ اوسکی تئین بہشت میں
ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پا نہین سکتا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ روز قیامت کے گرد
عرش کے کرسیان رکہین ہونگی اور اونپر کتنی ایک لوگ بیٹہے ہونگے کہ منہہ اونکے مانند چودہوین رات کے
چاند کے ہونگے اور لباس اونکے نورانی ہونگے اور اور سب لوگ خوف و ہراس مین ہونگے اور اونکو
کسی چیز کا ڈر نہین ہوگا اور یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کے نہین ڈر ہوگا اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے
صحابہ نے پوچہا کہ کون لوگ ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے
اور بیٹہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے اور آپسمین ملاقات کرتے ہین اللہ کے لیے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ سات
طرح کے لوگ ہین کہ روز قیامت کے اونکو حق تعالی اپنے سایۂ رحمت مین رکہیگا اور اوس روز نہین سایہ
ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک اُن مین امام عادل ہی دوسرا جوان صالح کہ ساتہہ صلاحیت کے نشو و نما پایا ہو اور
تیسرا وہ کہ دل اوسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہی اور چوتہی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکہتا ہو اور پانچوین
وہ کہ رویا ہو یاد خدا پر اور چہٹے وہ کہ بلایا اوسکے تئین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اللہ سے اور ساتوان
اور ساتوان وہ شخص کہ تصدق کرتا ہی ایسا پوشیدہ کہ دائین ہاتہہ سے دیتا ہی تو بائین ہاتہہ کو خبر نہین ہوتی
صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور منقول ہی کہ حقتعالی نے وحی بہیجی ایک پیغمبر کو کہ زہد تیرا دنیا مین واسطی راحت تیرکی ہی
اور انقطاع تیرا سب سے اور رجوع کرنا میری طرف واسطی عزت تیرکے ہی ولیکن خاص میرے لیے یہہ ہی کہ دشمن
رکہے تو میرے دشمنونکو اور دوست رکہے میرے دوستونکو یعنی یہہ بات خاص اللہ ہی کی محبت مین
حاصل ہوتی ہی اسمین اپنے حظ نفس کو دخل نہین ہوتا اور حدیث مین آیا ہی کہ دعا کی حضرت نے
خداوندا مت رکہہ فاسق کا مجہپر احسان اور نہ محبت دے مجکو اوسکی اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ اگر تو عبادت کرے مجکو برابر عبادت آسمان و زمین والونکی

اور حب لله اور بغض لله کرے تو وہ عبادت کچھ کام نہین آئیگی ف یعنے الله کی خوشی کے لیے اچھے
لوگون سے محبت رکھے اور برون سے بغض و دشمنی پس جب یہہ بات جسمین ہوگی اوسسے سب کچھ ہوسکے گا
اسلیے اسکو ایسا فرمایا کیونکہ اچھے کی محبت ہوگی تو اونکی پیروی کریگا اور برون سے بغض ہوگا تو بری
باتون سے بچیگا اور جہاد بھی کریگا اور بری ہو گا خصلت منافقون سے اور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی نے
ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ آدہا آگ کا ہی اور آدہا برف کا دعا اوسکی یہہ ہی کہ یا الٰہی جیسا کہ پیوند دیا تو نے
اپنی قدرت سے درمیان آگ و برف کے ایسے ہی پیوند دی ساتھ رحمت اپنی کے اپنے بندون صالحین
کے دلومین اور حدیث مین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت حب لله کی بہت آئی ہی اور حب لله یہہ ہی کہ محبت
تیری کسی سے بسبب دین اور تقوی کے ہو اور بسبب اسکے کہ وہ مدد کریگا دین کی بات مین اور محبت
تیری اوسسے وسیلہ آخرت کا ہو نہ منحصر دنیا ہی مین پس اگر محبت شاگرد کی اوستاد سے اس سبب سے ہی
کہ اوسکے علم سے حاصل کرونگا فایدہ دنیا کا تو حب لله نہین ہی اور محبت تیری اپنے احسان کرنے والے
سے کہ حاجت ضروری اوسسے نکلتی ہی اور مددگار عبادت پر اور فراغ دلی ہی محبت لله ہوگی بلکہ
محبت تیری اوس بیوی سے کہ ہونا اوسکا سبب فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی واسطے
خدا کے ہی اور اعلی مرتبہ اور حب لله کا یہہ ہی کہ منظور اوسمین وسیلہ نہین ہی نہ دنیا اور نہ آخرت اور یہہ
اعلی مرتبہ ہی کہ ممکن نہین ہی دعوی اوسکا ہر کسیکو اور اسیطرح بغض لله یہہ ہی کہ دشمنی تیری کسیسی ہو
بسبب گناہ اور مخالفت کرنے اوسکے امر حق مین اور بر تفاوت مراتب گناہ کے یعنے بغض کافر
و مشرک سے اشد ہو اور اسیطرح بدعتی سے کہ جو لوگونکو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور باعث ہوتا ہی
پس چاہیے کہ اوسکو سلام نکرے اور اوسکی تعظیم نکرے اور جواب سلام کا ندے اور منکر اور مخالف
اوسکا ہووے اور اوسسے نرمی اور سستی نکرے اور طریقہ زجر و توبیخ کا نچھوڑے لیکن بدعتی جاہل
اور وہ بدعتی کہ سبب لوگونکی گمراہی کا نہین ہی پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ ساتھ نرمی کے اوسسے پیش آوے
تو شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور ترک ملاقات نکرے اوسسے اور اور گنہگار کہ تارک واجب کا ہی
یا مرتکب افعال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت مین دیکھے تو منع کرے کہ منع کرنا بری چیز سے
واجب ہی بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور اگر گناہ کرچکا ہی تو اوسکی کئی صورتین ہین کہ اگر عادت
نہین بگڑی ہی گناہ کی اور توبہ کر ڈالی تو خیر اچھا ہوا اور اگر عادت بگڑی اور اصرار کیا گناہ پر تو نصیحت
کرے اگر جانے کہ نفع کریگی اوسکو نصیحت اور اگر جانے کہ نصیحت نہین نفع کریگی اور زجر و شدت
نفع کریگی تو وہ بھی کرے والا اعراض کرے اور جو چیز کہ باعث اور مددگار ہی اوسکے گناہ مین وہ

ندرے یعنے مثلاً زین وغیرہ ناچنی نعل اور تعزیہ داری وغیرہما کے لیے دنیا ممد و باعث ہی انکے گناہ کا
مدینا چاہیے اور جو کچھ کہ مدد کرنیوالا نہین ہی گناہ مین یعنے مثلاً کپڑہ وغیرہ دیدینا یا روٹی کہلا دینی اگر
بسبب اسلام اوسکے دیوے تو مضایقہ نہین اور اگر خیانت اوسکے خاص تیرے حق مین ہو تو اول
یہہ ہی کہ عفو الہی ہو کہ یہہ مرتبہ صدیقونکا ہی اور یہیہ بیچ ابتدا ریارانہ اور بہائی چارے کے ہی اور اگر حق یارانہ
پہلے کا ہو اور بعد اوسکے گناہ کرے تو اوسمین دو طریق ہین مذہب بعضونکا عفو اور پردہ پوشی ہی اور
طریق بعضونکا انقطاع اور ترک ملاقات ہی اور مدار اسکا نیتون پر ہی یعنے فریق اول کو نیت یہہ
ہوتی ہی کہ ملتے رہینگے تو اوسکو سمجہا دینگے اور فریق ثانی کی نیت مین یہہ ہی کہ وہ لائق ملاقات کے
نہ رہا کہ مخالف محبوب کا مخالف ہوا ہی امام احمد حنبل نے ترک کیا یارانہ یحیی بن معین کا اتنی ہی بات پر
کہ کہا انہون نے کہ مین سوال نہین کرتا ہون کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق تحفہ کے کچھ بہیجے تو قبول
کرونگا مین اور ایسی ہی ترک کیا یارانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنے اونکے رد معتزلہ کو اور
کہا کہ کیا نہین ہی کہ تو اول اونکے شبہہ لکہتا ہی بعد اوسکے اونکو رد کرتا ہی اور ایسی ہی ایک اپنے
یار سے ترک ملاقات کی بسبب تاویل کرنے اونکیکے اس حدیث مین اِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ ف
لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور مراد صورت سے بیان
صفت ہی یعنے اپنی صفت پر پیدا کیا پس امام احمد کو تاویل اوسکے ناگوار گذری وہ کہتے سنے کہ معنے
اسکے لفظی کہو اور حوالہ جاننے مراد کا اللہ تعالے پر کرو اور یہہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہی نیت اسمین
بعضونکو مقصود شدت اور انکار سے یہہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا نہو اور بعضونکو بسبب نہایت دوستی کے
کہنے والے سے شدت و انکار ہوتا ہی اور بعضونکو خوف ہوتا ہی اسکا کہ مبادا ضرر کرے صحبت
اوسکی اور بعضونکی نظر پڑتی ہی اوپر خلق کے اور عاجز ہونے اونکیکے بیچ دست قدرت خدا کے
اور وجہہ جباری اللہ تعالی کے اس سبب سے وہ غصہ ہوتے ہین کہ بندہ عاجز ہوکر ایسے مالک جبار کی
نافرمانی کرتے ہین اور یہہ نظر مذکور کبہی بسبب تساہل اور مداہنت کے بہی ہوتی ہی کہ بعضے لوگ
یہہ سمجہتے ہین کہ یہہ بیچارے عاجز ہین اور اللہ مالک رحیم وہ ابر رحم ہی کریگا یہہ سمجہ کر دوستی کرتے ہین
بری بات کے منع کرنے سے پس یہہ اچہا نہین لیکن یہہ ایک امر ہی کہ اوسمین تحقیق و ثابت کرنا شرط ہی اور
تکلف تقلید اسمین خارج ہی دائرہ شرع سے یعنے فقط دیکہا دیکہی کسیکے کہ وہ لوگون پر بری بات
سے غصہ کرتا ہی مین بہی کرون یہہ نہ چاہیے بلکہ ثابت کرے اس باتکو اور نیت خالص اسمین رکہے
بے تکلف بے تقلید اور کسوٹی اسکی یہہ ہی کہ اگر کوئی شخص قصور کرے بیچ حق خاص اسکے اوسکو

معذور رکھے اور بد ایسا نہ چاہیے وہ مقبول ہی نہ وہ کہ بیچ محافظت حقوق اپنی کے کوئی دقیقہ نچھوڑے اور
بیچ حقوق شرع کے اور حق غیر کے حقیقت کو ساتھ تقلید کے بہانہ لاوے یعنی حقوق شرع یا اور دونکے حق تلف
کرتا ہی شرارت سے اور بہانہ تقلید کا کرتا ہی کہ مینی فلانیکی دیکھا دیکھی کیا ہی قسم ہی کہ یہہ فریب شیطانی ہی
اور اکثر باعث کہ اوپر مداہنت اور تساہل کے بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ہی رعایت دلونکی اور نہ ہونے
وحشت اونکی کے ہی یہہ بہی فریبوں شیطانی سے ہی اگر قادر ہووا وپر تغیر اور تعزیر کے تو طریقہ اعراض اور
انکار کا یعنی برے جاننے کا نچھوڑے اور جان کہ جو کچہ کہ کہا گیا بطریق اجمال کے ظاہر ہوا اوستے یہہ
کہ اولے درجہ اظہار بغض مین ترک اور اعراض اور قطع کرنا نرمی اور مدد کا ہی لیکن جاننا چاہیے کہ یہہ ایسا
امر نہین ہی کہ درجہ ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جاوے ساتھہ واجب ہونے اوسکیکے
سب لوگون پر عمل اور واجبات کے اسلیے کہ شراب خوار اور مرتکب بدکاری کے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور صحابہ کے بہی تہے لیکن اونکو بالکل چہوڑ ندیتے تہے بلکہ حال اونکا متفاوت تہا کہ بعضون پر
تشدد کرتے تہے اور بعضونسے اظہار بغض و عداوت اور بعضونسے اصلا تعرض نہی کرتے تہے اور بعضون پر
رحمت و شفقت سے نظر کرتے تہے اور دوری نہین کرتے تہے انسے پس یہہ دقیقے دین کے ہیں کہ مختلف ہین
اوسمین احوال سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا اوسمین موافق حال اور وقت اوسکیکے ہی یعنی جن پر قدرت
رکہتے تہے تشدد کرتے اور اگر قدرت نرکہتے اونسے بغض و عداوت ظاہر کرتے اور جنسے خوف ضرر ہوتا اونکے
طرف سے بیان ہی کرتے اور جو کہ غریب ہوتے اور توقع انکے اسلام کی ہوتی اونپر رحم و شفقت کرتے اور نہایت کار
اوسمین کراہیت اور استحباب ہی مانند تمام فضائل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنی ہر وقت بغض وغیرہ نرکہنا
مکروہ ہی نہ حرام اور رکہنا بغض وغیرہ کا انسے مستحب ہی نہ واجب اور بیچ حق ایسے امور کے واقع ہی الاعمال
بالنیات یعنی ثمرہ اور جزا اعمال موقوف نیت پر ہی اسلیے کہ کبہی ہوتا ہی کہ بیچ نظر رحمت کرنے کے اور
نرمی کرنیکے طریقہ تواضع اور خلق کا رعایت کیا جاتا ہی اور بیچ تنبیہ اور اعراض کرنیکے شیوہ تکبر و سختی کا لحاظ
کیا جاتا ہی اور حاکم و مفتی ان امور مین دل ہی پس طالب صادق کو چاہیے کہ ہر چیز مین کہ موافق طبیعت
اور خواہش نفسانیکے ہو خلاف اوسکی کرے اسلیے کہ جیسیکہ بیچ اعراض و انکار کے مقصود سختی اور عجب اور
اظہار صلاح کا ہو ایسی ہی متصور ہی کہ نرمی اور رحم مین بہی مداہنت اور دل جوئی واسطے پہنچنے کے ایک
غرض کو غرضون دنیا سے کہ مال ہی او رجاہ اور شہرت ساتھہ حلم و تواضع کے اور بقصد اجتماع لوگونکا اور
تعریف کرنے اونکا اور مانند انکے پر مخفی نہین ہی یہہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنے والا احوال اپنے کا ہو
اور حکایتین مشائخ کی بیچ زجر اور اعراض اور نرمی اور عفو کے بہت ہین اور اختلاف

اعمال انکے کا بحسب اختلاف احوال کے ہی یعنی کوئی زجر کرتا تہا اور کوئی نہ کرتا تہا بس یہہ بحسب اختلاف حالتون کے تہا جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی

فصل دوسری

بیچ بیان اون صفتون کے کہ شرط ہین بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یون ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطی کسی غرض اور فائدہ ہوتا ہی اگرچہ یہہ بہی متصور ہی کہ بسبب نری اتفاق اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہو اور چونکہ اس قسم مین اختیار کو دخل نہین ہی جگہ ثواب یا سبب عذاب کی نہین ہوئیگی پس اکثر یہہ ہی کہ یارانہ واسطے فائدہ کے ہو اور فائدہ منحصر ہی بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہہ ہی کہ موقوف ہو اوپر زندگانی دنیا کے اور ممد ہو اوپر حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے مال کے اور حاصل کرنے جاہ کے یا نری انسیت حاصل کرنیکے ساتہ دیکہنے کے اور ہمسایگی کے اور مناسب بحال عقل کے یہہ ہی کہ غرض اوسکے یارانہ سے یہہ نہو بس چاہیے کہ غرض یارانہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین کا ہو مانند حاصل کرنے علم و عمل کے اور مانند حاصل کرنے اسقدر مال کے کہ کفایت کرے واسطے معیشت کے اور حاصل ہووے بسبب اوسکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد چاہنے کے بیچ احوال اور مصیبتونکے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتون کے ہین اور مانند خلاص ہونیکے کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند برکت حاصل کرنیکے ساتہ نری دعا کے کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند انتظار شفاعت کے قیامت مین منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ بہت پیدا کرو تم بہائی مسلمان جہانتک کہ ہو سکے تمسے اسلیے کہ ہر مومن کو اپنے بہائی سے امید شفاعت ہی کہ جب بخشا جاویگا بندہ شفاعت کریگا اسکے بہائی مسلمان کی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم اپنے اوپر بہائی مقرر کرنا کہ بہائی کام آتی ہین دنیا اور آخرت مین کیا نہین جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ کہینگے فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ یعنے نہین ہی ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ یار غمخوار اور جب معلوم ہوا کہ فائدے یارانہ کے یہہ ہین تو ضرور ہوا کہ لائق یارانہ کے وہ ہوگا کہ صحبت اوسکی سبب حاصل ہونے ان فائدونکے ہو اور پہچاننا اسکا وقت تجربہ کے اور دیکہنے حال کے ظاہر ہوتی ہی لیکن کلام مجمل بیچ شرائط یارانہ کے یہہ ہی کہ یار عاقل ہو کہ احمق کی صحبت مین بہلائی نہین ہوتی اور آخر کو نوبت انقطاع اور پریشانی کی پہنچتی ہی اور نفع اوسکا ضرر ہی اور دوستی اوسکی دشمنی ہی اور اسی سبب سے کہا ہی بزرگون نے کہ دشمن دانا بہتر ہی دوست نادان سے بیت دشمن دانا کہ بلای جان بود + بہتر ازان دوست کہ نادان بود +

سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ نظر کرنی احمق کے مونہہ پر بڑا گناہ ہی کہ لکھا جاتا ہی نامۂ
اعمال مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انقطاع کرنا احمق سے وصل کرنا ہی ساتھ خدا کے اور مراد عاقل
سے وہ ہی کہ سمجھے اشیا کو موافق اونکے مقصود کے کہ مقصود ات [illegible] ہی اور اوسے کہا ہی
اور معلوم کرے حقیقت طاعات کی اور دقیق گناہ کی اور مراد ساتھ عقل کے جہان کہین کہ تعریف
کی ہی یہی ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہین ہی خدا کے نزدیک
ایکبار روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کی تعریف کی لوگون نے اور مبالغہ کیا
اوسکی تعریف مین فرمایا کہ عقل اوسکی کیسی ہی عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ ہم تعریف
کرتے ہین اوسکی کوشش کرنے کی عبادت مین اور بہلائیون مین اور آپ اوسکی عقل کا حال پوچھتے ہین
فرمایا کہ احمق بسبب حماقت اپنی کے کرتا ہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہی گناہ فاسق سے اور تفاوت
درجون عبادت کے قیامت کو موافق درجون عقلون کے ہونگے منقول ہی حضرت امیر المومنین عمر رضی سے
کہ فرمایا مرد کے تئین کوئی چیز بہتر عقل سے نہین ہی کہ بتاتی ہی آدمی کو راہ سیدہی اور باز رکہتی ہی
اوسکو تمام گمراہیون سے بلاشبہ کامل نہین ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہین ہوتا ہی دین
اوسکا مگر ساتھ کمال عقل کے منقول ہی ام المومنین حضرت عائشہ رضی سے کہ پوچہا انہون نے آنحضرت
سے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی مرد کے تئین دنیا مین فرمایا کہ ساتھ عقل کے پہر پوچہا
عائشہ رضی نے کہ آخرت مین کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی فرمایا عقل سے کہا عائشہ رضی نے کیا نہیں
ہی فضیلت ساتھ اعمال کے فرمایا ای عائشہ کوئی عمل نہین ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے کہ جو عقل بہت رکہتا
ہی عمل بہی بہت کرتا ہی اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے عقل کی فضیلت مین بیشمار آئی ہین اور جملہ
شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار خوش خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتے ہین کہ اپنی عقل سے ماہیت امور کو
معلوم کرتے ہین لیکن بسبب غضب اور شہوت اور بخل اور مانند انکے متابعت خواہش نفسانی کے
کرتے ہین اور خلاف معلوم اپنے کے عمل مین لاتے ہین پس شرط حسن خلق تمام کرنے والی
شرط عقل کے ہی اور دونو شرطین حقیقت مین ایک ہین اور مقصود یہہ ہی کہ عاقل ہووے عمل
کرنیوالا مقتضای عقل پر اور اگر اکتفا اوسی شرط [illegible] پر کرے تو بہی روا ہی اور اور شرائط یارانہ سے
یہہ ہی کہ نہو یار فاسق کہ مصر ہو فسق و فجور پر اور فسق عادت اوسکی نہو اور صحبت فاسق سے توقع نفع کی
نرکہنی چاہیے کیونکہ جو کوئی خدا تعالی کے حقوق ضائع ہونے سے نہین ڈرتا تیرے حق سے
کیا غم رکہیگا اور فسق منافی کمال عقل کے ہی اور بعضے فاسقون سے اگرچہ کبہی نفع سرزد ہوتا ہی جیسیکہ

سخاوت شراب خوار سے ولیکن ہونا ضرر کا اوس سے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت ہین مباہی
نفع اوسکا اور کبھی ہوتا ہی کہ زر دیتا ہی اور کبھی سر کاٹتا ہی اور جملہ شرائط یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ
یار بدعتی نہو کہ اوسکی صحبت مین خوف سرایت کرنے بدعت کا اور تجاوز کرنے برائی اوسکا ہی
نعوذ باللہ من ذلک راہ حق یہہ ہی کہ بدعتی سے انقطاع کرے اور اوس سے یارانہ نکرے اور نہ مباحثہ
کرے اگر جانے کہ نفع نہین کرنیکا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جملہ شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار
حریص دنیا کا نہووے تا تو بہی حریص نہوجاوے کہ حریص دنیا دیوانہ ہی حقیقت مین اور عاقل ہی
ظاہر مین اور یہہ درد ہی بیدوا کیا دوا ہو اوسکی جس صورت مین کہ عالم گرفتار ہون اسمین لیکن علماء حقیقی
کہ چلنے والے ہین راہ آخرت کے اور مقصود اونکو علم سے عمل ہی سب وہ البتہ پاک ہوتے ہین
اس بلا سے اور دوا نفع دینے والی اس بیماری حرص کی محال ہی یہہ لوگ ہین لائق صحبت کے
اگر خدا تعالی نصیب کرے والا مطالعہ کرنا اونکی کتابون ہی کا خوب ہی کہ البتہ اسکو بیچ توڑنے شورش
نفس کے تاثیر ہی یقینی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہی کہ خلاصی ہوتی ہی جہل مرکب سے اور اوس مانند
مین جو فائدہ کہ طالب صادق کو اون بزرگونکی کتابون سے ہوتا ہی ہمنشینی شیوخ زمانہ ہمارے سے میسر
نہین ہوتا اور حاصل یہہ کہ صحبت بداخلاق لوگونکی سے احتراز کرے کہ سلامتی اسی مین ہی اور
بیہودہ تضییع اوقات نکرے کہ عمر نفیس ہی اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کی ہی اور آخرت مین
ثمرہ اوسکا سوا ندامت کے نہین ہی سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی پرہیز کر تین شخصونکی صحبت
سے ظالمان غافل اور عالمان بی عمل اور صوفیان جاہل سے **فصل تیسری** بیچ حقوق بہائی
چارہ کے اور یارانہ کے جان کہ بہائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا ہی اتفاق سے مانند عقد
نکاح کے پس ضرور ہی اوسمین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے اور جملہ حقوق بہائی چارہ کے
یہہ ہی کہ اوسکے لیے تیری مال مین کچہ حصہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو
بہائیونکا مانند حال دو ہاتہونکے ہی کہ دہوتا ہی ایک دوسریکو غرض یہہ ہی کہ ہر ایک مددگار
ہو اور آپسمین شریک منافع مین اور نفع پہنچانا ساتہ مال کے تین مرتبہ پر ہی ایک یہہ کہ جسکو دینا ہی
وہ بمنزلہ خادم اور غلام تیرے کے ہووے کہ جو کچہ زیادہ تیری حاجت سے ہو اوسکو دیا کرے مدد کرے
اور یہہ کمترین مراتب کا ہی اگر یہہ بہی نہو تو بہائی چارہ ہی نہین اور چاہیے کہ اس مرتبہ مین انتظار
سوال کا نکرے کہ یہہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہہ کہ جو کچہ کہ اپنی حاجت سے زیادہ ہو بہائی مسلمان کو
بغیر مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرا یہہ ہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو لوما

اپنے جانے اور مال کو آدہوں آدہ بانٹ دیوے آپسمین اور یہ مرتبہ اوسط درجہ کا ہی دوسرا اسکے
مراتب یہہ ہی کہ شیوہ ایثار کا اختیار کری تو یعنے اوسکی حاجت کو مقدم رکہے اپنی حاجت پر
اور یہ رتبہ صدیقونکا ہی جیسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لشکر جہاد کے
صحابہ دولتمندونسے مال طلب کیا تو سب صحابہ آدہا آدہا مال لے آئے اور آدہا آدہا اپنے گہروالونکے
لیے چہوڑ آئے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر سارا مال لے آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کیا چہوڑ آیا تو ای صدیق اپنے اہل و عیال کے لیے عرض کیا صدیق نے
کہ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَكْفِيْ یعنی اللہ اور رسول اوسکا بس ہی پس حضرت نے اور صحابہ کو فرمایا کہ فرق
تم مین اور ابو بکر مین ایسا ہی ہی کہ جیسا اسکے فعل مین اور تمہارے فعل مین آور اسی مرتبہ مین داخل ہی
ایثار ساتہ نفس کے یعنے اور کی جانکو عزیز رکہے اپنی جان سے چنانچہ منقول ہی کہ ایک خلیفہ نے
واسطے قتل کرنے ایک جماعت صوفیہ کے حکم کیا اور اونمین شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بہی تہے
جلاد نے چاہا کہ تلوار چلاوے شیخ ابو الحسن آگے آئے اور کہا کہ اول مجکو مار کہ مین دوست رکہتا ہون
کہ ایثار کرون یعنی ترجیح دون اپنے بہائیونکو ساتہ زندہ رہنے کے جب یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو سبہونکو
چہوڑ دیا اور کہا ہی اگلے بزرگون نے کہ جب کوئی یار کہے کہ اپنے مال مین سے کچہ مجکو دے اور
وہ مالدار پوچہے کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لائق دوستی کے نہین یعنی چاہیے تہا کہ سب مال آگے
لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اگلے بزرگون مین سے ایک یار کے پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج
رکہتا ہون مین دیتو اوسنے کہا کہ اسمین سے آدہی لیجا وہ پہرا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو
لائق دوستی کے نہین اور آیا ہی کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہ ولی اللہ کے تہے اوپر ایک مکان بہائی
مسلمان کے آئے اوسکو نپایا پس صندوق اوسکا طلب کیا اور جو کچہ حاجت رکہتے تہے نکالا جب
وہ شخص آیا تو ایک خادم نے اوسکے اس واقعہ کی خبر دی اوسنے کہا اگر سچ کہتا ہی تو تو تیرے تئین
واسطے خدا تعالے کے آزاد کیا مین کہ مجکو ساتہ ایسی خبر خوش کے شاد کیا تو نے اور ایک شخص ابو ہریرہ کے
پاس آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمسے بہائی چارہ کرون واسطے خدا کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نہین
کر سکیگا تو کہ حقوق برادری کے مشکل ہین کہا اس شخص نے کہ کیا ہین وہ کہو تا جانون کہا ابو ہریرہ نے
کہ کوئی چیز میرے ستر دیک دنیا مین دوست زیادہ مجسے نہو پس کہا اس شخص نے کہ واللہ مین ابہی
اس مرتبہ کو نہین پہنچا ہون آور خرچ کرنا بہائیون پر بہتر ہی تصدق کرنے سے فقیرون پر
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اگر مین بیس درہم دون اپنے یار دنیاوی کو

تو بہتر ہی واسطے تیرے کہ تصدق کرو نمین سو درہم فقیرون پر اور یہہ بہی فرمایا کہ اگر مین کہانا لاؤن کہ جمع ہون اوسپر
یار میرے تو بہتر ہی اسسے کہ آزاد کرو نمین بردہ کو اور سب پر ایثار مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی تہے
اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تہے یعنی ترجیح دیتے تہے اپنے صحابہ کو سب چیز دینے
اپنے پر اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ جبکہ غمخواری اوسکی ساتہہ مال کے کرتا ہی مدد اوسکی جانسے بہی
واجب جانی اور بیچ حاجتون اوسکی کے پہلے سوال کے مستعد ہوا اور اسمین بہی تین مرتبہ ہین اعلی اور اوسط اور
ادنی لکہا ہی علما نے کہ جب پیش کی تو نی حاجت اپنی کسی یار کے آگے اور سعی نکی اوسنی تیری
حاجت روائی مین تو کہہ اوسپر چار تکبیرین اور گن اوسکو مردونمین اور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی سکے لیے
ظروف ہین روی زمین پر اور وہ دل ہین اور بہترین ظرفون کا وہ ظرف ہی کہ صاف زیادہ اور سخت زیادہ
اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو گناہونسے اور سخت ہو دین مین اور نرم ہو بہائی مسلمانون پر اور قرآن مجید
مین اللہ تعالی نے بیچ وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہی رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ یعنی اصحاب
حضرت کے رحیم تہے کہ آپسمین محبت الفت رکہتے تہے اور رحم کرتے تہے اور یہہ جامع ہی غمخواری کی سب قسمونکو
یعنی رحم ہوگا تو سب حق اوس سے ادا ہونگی اور نہین تو نہین اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ ساکت ہووے
یار کے عیبونسے حاضر و غائب مین بلکہ تغافل اور تجاہل کرے اور رد و کد نکرے اوس چیز مین کہ کہے اور کرے
یار اور اگر اوسکو راہ مین دیکہے یا کسی کام مین پاوے تو نپوچہے کہ کہان تہا تو اور کیا کرتا تہا تو شاید کہ وہ ایسی
جگہہ گیا ہو یا ایسے کام مین ہووے کہ اوسکے ظاہر کرنے سے حجاب کرتا ہو سبب اوسکے دوزخ مین پہونچیگا
یعنی جہوٹہہ بول کر اور اوس بات کو کہ ساتہہ اوسکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے نکہے اور بہید اوسکے ظاہر نکرے
اگرچہ بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہہ علامت بدباطنی کی ہی اور ظاہر کرنے عیب دوستون
اور اہل و اولاد اوسکی سے کہ جسمین ایذا اوسکو ہو دور رہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے عیب کسیکا اوسکے منہہ پر نہین کہا آیا ہی کہ ایک شخص زعفرانی
کپڑی پہنے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آیا بعد اوسکے جانیکے فرمایا
کہ اسکے تئین کہہ دینا کہ اگر یہہ رنگ کپڑے سے دور کرے تو بہتر ہی اور اگر کسی سے عیب
یار کا سنا ہووے تو اوسکے منہہ پر آنکر نہ کہے کہ حقیقت مین آپ عیب کرتا ہی اوسکو اور یہہ
روش اکثر اہل حسد و نفاق کی ہی اور اگر کسی سے تعریف اوسکی سنے تو اوسے کہدے
کر چہپانا اوسکا قبیلہ حسد کے سے ہی اور اوسکی تعریف مین زیادتی نکرے خصوصا جبکہ مبالغہ
مشابہ جہوٹ کے ہو بلکہ موجب عجب یا تکبر اوسکا ہو حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ اوسکو ناگوار ہو اوسسے خاموش رہے مگر اوسکو

چیزین کہ متعلق ساتھہ امر معروف ور نہی منکر کے ہو اور سکوت کرنے مین اوسنے اجازت ہو کہ سکوت
یہان سفری اوسکو اور کراہت اوسکی حقیقت مین احسان ہی اوسکے حق مین اگرچہ ظاہر مین برے
معلوم ہو اور امر و نہی مین بہی طریقہ حلم و مہربانی کا جاری رکہے اور طریقہ پیچ بازرکہنی نفس کے
خطا پکڑنے اور عیب کرنے یار کیسے یہہ ہی کہ اپنی مین نگاہ کرے کہ کچہ عیب یا نقصان پاتا ہی
یا نہین پایا تو محال ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ
النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ یعنے پاک نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو یعنے مین کہتا ہون نہین کہ نفس
میرا میل کرنے سے طرف آرزوونکی پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہی برائی کا پس جبکہ تو نہ پاک
ہوا عیب و نقصان سے تو معذور رکہہ اپنے بہائی مسلمان کو اور خیال کرکہ جیساکہ تو پیچ دفع کرنے
اس خصلت کے عاجز ہی وہ بہی عاجز ہی اور جیسیکہ تو خدا تعالی کے حقوق مین تقصیر کرتا رہتا ہی اگر وہ
تیری حقمین قصور کرے تو کیا ہوا اور ڈہانکنا برائی کا صفات خداوندیسی ہی اسلیے دعا مین واقع ہوا ہی
یَامَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یعنے ای وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو اور چہپایا برائی کو اور
بجملہ ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چہپانے برائی کیسے یہہ ہی کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالی نے صورت
ظاہر تیری کو ایسا خوب و زیبا پیدا کیا ہی اور جو کچہ برا ہی اوسکو تیرے پیٹ مین پوشیدہ رکہتا ہی یعنے
پاخانہ و پیشاب محبوب ترین بندولکا نزدیک خدا تعالی کے وہ شخص ہی کہ متخلق ہو ساتہہ اخلاق اوسکے
یعنے اپنے مین اوسکے صفتین مثل عفو وغیرہ کے حاصل کرے اور جیسیکہ حضرت جل و علا اپنے
بندون اور مخلوق کا عیب چہپاتا ہی اور گناہون کو عفو کرتا ہی اگر تو اپنے برابر سے یا بہتر سے
یہہ معاملہ کریگا تو کیا ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ پاک ہو سب عیبوں سے
طلب کرنا محال کا ہی اور دور کرنا اوسکے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی اسلیے کہ کوئی ایسا نہین ہی
کہ بعضے صفتین اسمین نیک اور بعضی صفتین بری نہون نہایت کار یہہ ہی کہ نیکیان اسکی غالب ہون برائیون پر
اور یہہ چاہنا کہ اوسمین کوئی برائی نہو مشکل ہی پس نظر مسلمان منصف کی ہمیشہ نیکیون پر ہی اور یہہ باعث
محبت ہی اور نظر منافق اور بی انصافون کی ہمیشہ عیب پر ہی جیسیکہ کہا ہی کسی شاعر نے شعر وَعَیْنُ
الرِّضَا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ کَلِیْلَةٌ + وَلٰکِنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا یعنے آنکہہ رضا کی عیب
سے تہکی ہوئی ہی ولیکن آنکہہ غضب کی ظاہر کرتی ہی برائیون کو یعنے آدمی جس سے راضی ہوتا ہی اوسکا عیب
نہین دیکہتا اور جسپر غصہ ہوتا ہی اوسکی برائیان ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر نکالتا ہی شعر نہ بیند مردم بدبین
مگر بد + ابن مبارک نے فرمایا ہی کہ مومن ہمیشہ طلب عذر کے ہی اور منافق ہمیشہ تجسس کرنے عیب کے

ہی اور فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوانمردی یہہ ہی کہ اوپر لغزش بھائیونکے خطا نہ پکڑے تو
اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی سے پناہ پکڑو بری ہمسایہ سے کہ جب بھلائی دیکھے ڈھانک دے
اور جب برائی پاوے مشہور کرے اور جیسا کہ واجب ہی کہ زبان برائیون یار کیسے روکی اسطرح لازم ہی
کہ دل سے بھی سکوت کرے اور سکوت دل کا یہہ ہی کہ گمان بد نہ لیجاوے کہ گمان بد غیبت دلکی ہی پس اوسکے
فعل کو جب تک کہ ہو سکے بھلائی پر حمل کرے اور اگر یقین تجکو ہو ساتھہ دیکھنے عیب اسکے تو حمل اوپر سہو اور
نسیان سے کرے تو اوس جگہہ کہ ممکن ہو اور اگر ممکن نہو تو معذور رکھے تو جان کہ منشا گمان بد کا یا تو ساتھ
تفرس کے ہی یعنے ساتھہ پائے جانے قرینہ اور علامتونکے کہ انسے بے اختیار حقیقت اوسکے دلمین
بیٹھی ہی جیسیکہ ایک شخص کو دیکھے تو کہ ہمیشہ درپے طلب کرنے صدر و بالانشینی کے ہوتا ہی اور اگر کوئی
اوسکو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اوسکی ساتھہ ذکر کرنے اس بات کے اور طلب کرنے اسباب
اسکے گذرتی ہی تو بے اختیار گمان ہوتا ہی کہ یہہ متکبر ہی اور دفع اس گمان کا ساتھہ تکلف کے ممکن
نہین ہی اور جب تک ہو سکے قصور نکرے اس گمانکے دفع کرنے مین اور ایک قسم ہی کہ منشا اوسکا
بداعتقادی ہی اور یہہ ممنوع اور بری ہی ہر مسلمان کے حق مین مصاحب ہو یا غیر مصاحب حدیث مین
آیا ہی کہ حرام ہی مومن پر کہ گمان بد کرے اپنے بھائی مسلمان پر اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ دور رکھو
اپنے تئین گمان بد سے کہ وہ ایک قسم ہی جھوٹ کی اور جو کوئی کہ بداعتقاد ہی جو فعل کہ کسیسے دیکھتا ہی
اگرچہ دو وجہ رکھتا ہو البتہ اوسکے تئین بری ہی وجہ پر حمل کرتا ہی سہ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار + نامہ
خود خواند اندر حق یار + اور باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد ہی کہ حاسد کی نظر مین سوا برائی کے
کچھ نہین نظر آتا اور اگر نیکی دیکھے تو مرا جاتا ہی اور بعضونکو باعث بدگوئی اور عیب جوئی کا یہہ ہوتا ہی کہ اگر
مین اظہار اعتقاد کا کرون تو مبادا مجکو برا جانین اور کم اوسے دیکھین یعنے ایک شخص اسکے نزدیک
واقع مین اچھا ہوتا ہی لیکن لحاظ مذکور سے اسکی بھلائی نہین کہتا بلکہ برا کہتا ہی اور درپے عیب
جوئی کے رہتا ہی اور یہہ ہیچ معنی اختیار نار کے ہی بسبب عار کے سبب سے آگ دوزخکو اختیار کرنا
کمال نادان ہی اور بعضونکی اصل خلقت ہی بداعتقادی و بدباطنی پر ہوتی ہی اور اسکے کچھ دوا نہین اور
سینہ حاسد کا ہمیشہ کینہ اور عداوت سے بھرا رہتا ہی جب تلک کہ مجال کلام کی نہین پاتا ہی پوشیدہ
یعنے کینہ و عداوت اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ وقت فرصت مین یعنے جہان مجال کلام کی پائی
اوسکے ظاہر کرنے سے درگذر نہین کرتا ہی حاصل یہہ کہ بیچ عفو کرنے قصور لوگونکے تصور نکرے اور
جس مجلس مین کہ بیٹھے جو کچھ سنا ہو نا سنا جانے کہ یہہ بھی امانت ہی لکھا ہی علمانے صُدُورُ الاَبرار

قبور الاسرار یعنی سینہ انکے قبرین ہین بہید ونکی یعنی جیسی مردے قبرونمین پوشیدہ ہین کہ کوئی اُنکے حال سے واقف نہین ویسی ہی بہیدونکا حال ہی انکی سینونمین اور بعضون نے کہا ہی کہ دل احمق کا منہہ مین ہی اور زبان عاقل کی دلمین یعنی احمق کے دلمین جو کچھہ آتا ہی جھٹ پٹ کہہ بیٹھتا ہی اور عقلمند اپنے دل ہی مین رکھتا ہی اور بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ جب چاہی تو کسی سے دوستی کرنے تو اول غصہ دلا پہر بعد اوسکے کسیکو اوسکے پاس بہیج کہ اوسنے تیرا حال پوچھے پس اگر اچھا کہا اوسنے یا ساکت رہا تو لائق دوستی کے ہی والا نہ دور رہ اوس سے اور چاہیے کہ ہر حال مین ثابت رہے ان امور پر کہ مذکور ہوئے آور بیچ غضب و رضا اور طمع اور خواہش نفسانی کے متغیر نہو کہ یہہ صفت بدبختونکی ہی اور چاہیے کہ جو کچھہ کہے دوست رد و قدح اور مناقشہ نکرے تو الگ نہو جاتی کہ یہہ بہت برا اسباب ہی واسطے کینہ کے اور موجب انقطاع اور بغض کا ہی اور یہہ مشتمل ہی اوپر تکبر اور ایذا اور برا کہنے اور حقیر جاننے اور جاہل اور احمق کہنے کے اور یہہ سب باعث عداوت و دشمنی کے ہین پس برا جاننا اور دوستی کرنی جمع نہین ہوتی اور کیونکر جمع ہون کہ انمین منافات کلی ہی لکہا ہی علمانے کہ جب کسی یار کو کہے تو اٹہہ پس وہ کہے کہان چلنے کے لیے اٹہون تو وہ لائق دوستی کے نہین ع ابو سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ میرا ایک یار تہا جب وہ مال مانگتا تہا مین تہیلی مال کی بہری آگے رکہہ دیتا تہا ایکروز اوسنی کہا کہ کسقدر رو ونمین اوس دن سے حلاوت دوستی کی کہ رکہتا تہا مین بری یہہ تمام حقوق یارانہ کے اوس قبیل سے تہی کہ متعلق ساتہہ سکوت کے ہین اور بعضے حقوق یارانہ کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ کلام کرنیکے اسلیے کہ جیسیکہ بہائی چارا تقاضا کرتا ہی سکوت کرنیکو عیبون سے ایسا ہی تقاضا کرتا ہی بہلائیونکے بیان کرنیکو اسلیے کہ جو کوئی کہ ہمیشہ سکوت مین ہوتا ہی بیچ حکم مردے کے ہی اور اور غرض سکوت سے بچنا ایذا اور بیفائدہ بات سے ہی اور غرض بہائی چارہ سے نزا دور کرنا ایذا ہی کا نہین ہی بلکہ پہنچانا منفعت کا بہی ہی پس جو کچھہ کہ متعلق ہی ساتہہ خبرگیری احوال کے اور رراضی کرنے دلکے اوسکے سکوت نکرے کہ سکوت یہان بمنزلہ کلام کرنے برے کے ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ باعث زیادتی محبت کا ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے تم مین سے اپنی بہائیکو پس چاہیے کہ اوسکو خبر دیوے اسلیے کہ محبت طبعی ہی پس خبر دینا محبت کا باعث زیادتی محبت ہوگا اور اسی قبیل سے ہی یہہ کہ اوسکو غائبانہ اور سامنے ساتہہ اسکے نام کے ذکر کرے کہ وہ اوس نامکو دوست رکہتا ہو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ تین چیزین باعث زیادتی محبت کی ہین سلام علیک اول کرنی اور مجلس مین جگہہ دینی اور اوسکو ساتہہ بہترین نامونکے ذکر کرنا اور اسی قبیل سے یہہ ہی کہ تعریف کرے تو اوسکی اون خوبیونکی کہ جانتا ہی تو خصوصاً اوس شخص کے آگے

که دوست رکهتا هی وه که اوسکی آگے تعریف اوسکی کیجاوے که یه بڑا سبب هی زیادتی محبت کا اور ایسے هی
تعریف کرنی اوسکی اهل و اولاد کی اور اوسکی صنعت کی اور اوسکی فعل و خلق کی اور اوسکی ہیأت اور لکھنے
اور شعر اور تصنیف کرنیکی اور اور تمام اون چیزونکی که خوش هووی وه تعریف کرنے اوسکے ولیکن چاہیے
که اسجگه آمیزش ریا اور جهوٹ کی نهو بلکه جو کچه که لائق تعریف کرنیکے هو تعریف کرے **ف** مراد تعریف
کرنے سے تعریف کرنی غائبانه هی اسلیے که سامنے تعریف کرنی منع هی آیا هی که ایک شخص نے آنحضرت
صلی الله علیه وسلم کے سامنے کسیکی تعریف کی اوسکی مُنه پر حضرت نے فرمایا واے تجکو کاٹی تونے گردن
بهائی اپنے کی تین بار فرمایا یه انتهے اور یه منع اسلیے هی که باعث عجب و تکبر کا هوتا هی اور فتاوی
عالمگیری مین لکها هی که تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر هی ایک تو یه هی که تعریف کرے اوسکی اوسکے
مُنه پر یه قسم تو وه هی که منع کیا گیا هی اوس سے اور دوسری یه هی که تعریف کرے اوسکی غائبانه لیکن
جانتا هی که خبر تعریف کی اوسکو پهنچے گی پس یه بهی ممنوع هی اور تیسرے یه هی که تعریف کرے اوسکی
غائبانه اس حال مین که نه پروا هو اوسکے پهنچنے نه پهنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساته اوس چیز کے
که اوسمین هی پس اس تعریف کا مضایقه نهین انتهے پس مراد حضرت شیخ کی تعریف کرنے سے تعریف
کرنی تیسری قسم کی هی اگرچه وه سُن لے اور خوش هو لیکن اسوقت تعریف کرنیکے یه خیال نهو والله اعلم
بالصواب اور اسی قبیله سے هی یه که جب کسی سے غیبت اور مذمت اوسکی سُنے صریحاً یا اشارةً حمایت
اور رعایت اوسکی کر کر حق یاری کا بجالاوے که سکوت یهان شیوهٔ محبت سے دور هی اور اگر خوف شر
و فساد کا هو تو خاموش رہے تو ولیکن چاہیے که راضی نهو دیتو اور اگر اوس مجلس سے باهر نکل سکے
تو بهتر هی حاصل یه که یار کو همیشه پیش نظر رکهے تو بلکه اوسکو مثل اپنے جانے اور مدار تمام حقوق آداب کا
اسی پر هی حدیث مین آیا هی که تمام نهین هوتا ایمان ایک کا تم مین سے جبتک که دوست نرکهے اپنے
بهائی مسلمان کے لیے اوس چیز کو که دوست رکهتا هی اپنے لیے اور اسی قبیله سے هی نصیحت کرنی اوس چیز مین
که متعلق هی اسکے دین کی اور نافع هی امور دنیا مین که احتیاج اچهی بات سیکهنے کی زیاده هی احتیاج مال سے
اور طریقه نصیحت کا یه هی که آگاه کریتو اوسکو اوپر فوائد فعل کے اور آفتون اوسکے اور فعل کی آفتون سے
ڈراویتو اور اوسکے فائدون پر مطلع کریتو تاکه وه متنبه هووے اور نصیحت یه هی که خلوت مین کریتو
که جهان کوئی اور نهو که اوسکے عیب پر مطلع هو اور برملا کہنے تو اور لوگون پر ظاهر کرے تو
که یه فضیحت کرنی هی نه نصیحت اور ایسا هی طریقه تها اگلے علما کا کتاب وعظ اخوان مین لکها هی
که ایک بزرگ سے لوگون نے کہا که آیا دوست رکهتے هو تم اوسکو که خبر کرے تمهارے عیب کی

کہا اونہون نے کہ ہان اگر محض واسطے خدا کے کرے کہا لوگون نے کہ وہ کیونکر ہی کہا کہ نصیحت
کرے تنہا نہ فضیحت کرے برملا اور فرق درمیان توبیخ اور نصیحت کرنیکے ساتھ اظہار اور پوشیدہ
کرنیکے ہی یعنے اگر ظاہر کیا سمجہانیکو توبیخ کہین گے اور اگر پوشیدہ کیا نصیحت کہین گے جیسیکہ فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کے ساتھ غرض کے ہی کہ باعث ہی تغافل پر اگر غرض چشم پوشی
اور تغافل سے اصلاح دین اپنے کی اور اصلاح دین بہائی مسلمان کی ہی تو وہ مدارات ہی اور
شیوہ دینداروںکا اور اگر باعث اوسپر حظ نفس اور حاصل کرنا خواہشون نفس کا ہی تو وہ مداہنت ہی
اور چڑنا نصیحت سے بسبب محض حمق اور جہالت کے ہی مثال اسکی یہہ ہی کہ کوئی شخص کسیکو خبر دے
کہ تیرے کپڑے مین بچہو اور سانپ چہپا ہی نکال ڈال کہ ایذا پہنچاویگا اور وہ غصہ مین آجاوے تو شک
نہین ہی اہمق کہ یہہ غش اسکی حماقت سے ہی اور تمام بری خصلتین بمنزلہ سانپ اور بچہو کے ہین کہ ارواح اور
دلونکو کاٹینگی اور گور مین بصورت سانپ اور بچہو کے ہنین گی اور اطلاع عیوب پر ایک فائدہ ہی
صحبت کے فائدونمین سے یعنے اچہی صحبت کا ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ اپنے عیبون پر آدمی مطلع
ہوجاتا ہی بسبب مطلع کرنے مصاحب نیک کے اور اگر یہہ فائدی صحبت مین حاصل نہون تو گوشہ
نشینی ہی بہتر ہی اور اسی سبب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ
یعنے مومن آئینہ مومن کا ہی یعنے جیسے آئینہ مین عیب چہرہ کا معلوم ہوجاتا ہی ایسیہی مسلمانکو چاہیے
کہ مسلمان بہائیکو اوسکے عیب پر مطلع کر دیوے لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہو آیا ہی کہ جب
سلمان فارسی صحابی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر نے اونسے پوچہا
کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تونے کہ مکروہ رکہتا ہو اونہون نے کہا حاشا وکلا بعد اصرار
کیا حضرت عمر نے اور کہا کہ ضرور کہو جو کچہ کہ سنا ہو تمنے سلمان نے کہا کہ سنا ہی مینے کہ دو
جوڑی رکہتا ہی تو ایک دن مین پہنتا ہی اور ایک رات مین اور کہانے پر تیرے دو سالن جمع
ہوتے ہین یعنے یہہ باتین مجہے ناگوار معلوم ہوئین اونہون نے کہا کہ کچہ اور بہی عیب سنا ہی میرا سلمان نے
کہا نہین آور یہہ بہی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو لکہا کہ مینے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین
دو کوڑیکو بیچ ڈالا یعنے سنا ہی مینے کہ دودہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو یہہ
دودہ اوسنے کہا آٹہہ کوڑیکو تونے کہا چہہ کوڑیکو دے اور وہ تجہے پہچانتا تہا اوسنی چہہ کوڑیکو
دیدیا یعنے دو کوڑیونکی رعایت کروائے گویا مانگنا ہوا انکا اور یہہ نقصان ہی دین کا ہشیار ہو
تا ہلاک نہو وے تو اور نصیحت اوس عیب مین مفید ہی کہ وہ غافل ہو اوسے اور قدرت

رکہتا ہوا وسکے دفع پر اور اوسی عیب مین کہ طبعی ہے اور تابعدار نفس کا ہو نصیحت فائدہ نہین کرتی
پس اگر پوشیدہ رکہتا ہی تجسے وہ عیب تو چاہیے کہ زبان پر نہ لاوے تو اور تجاہل اور تغافل کرے تو
اور اگر ظاہر کرے نصیحت مین مبالغہ کر اور اگر یقین ہو کہ فائدہ نہین کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت
اولی ہی اور طریقے صحابہ کرام کے اسمین مختلف ستے مذہب ابو درداء اور حضرت عمر اور اور بعضی
اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہہ تہا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اوسکو فائدہ نہین کرتی ہی اور مصر گناہ پر
ہی تو انقطاع اوسے اولی ہی اسلیے کہ جب وہ رضاء خدا مین نہوا تو تو اوسکی رضا مین کیونکر ہوگا
یعنے جب اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی نکی تو تجکو بہی اوسے راضی رہنا نچاہیے اور مذہب
ابو درداء اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا برخلاف اسکے تہا وہ
کہتے تہے کہ جب متغیر ہودے حال تیرے بہائیکا تو ترک اوسکو مت کر شاید کہ اصلاح پذیر ہو اور
اسی سبب سے کہا ہی علماء نے کہ اوپر لغزش قدم عالم کے گرفت نکرے کہ وہ اوسے ترک کردے گا
اور حکایتین بزرگونکی اس باب مین بہت ہین حاصل یہہ ہی کہ طریق اول اہم یعنے ضروری ہی اور
طریقہ دوسرا اصہر باپکا یہہ تمام بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتہ آراستگی دین یا دنیا بہائی
مسلمانکے اور جو کچہ کہ متعلق ہی ساتہ تقصیر کرنے اوسکے تیرے حق مین تو واجب اوسمین تحمل اور عفو
اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اسکی باعث انقطاع کی ہو تو اوسکا ظاہر کردینا
بہتر ہی اور اولی یہہ ہی کہ کنایۃً یا رقعہ لکہ کر مطلع کرے صریح و بالمشافہہ نکہے اور چاہیے کہ بہرحال غرض
تیرے یارانہ اور بہائی چارے سے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اسکے کہ تیرے
حق مین تقصیر واقع ہو ابو علی رباطی کہ اولیا مین سے ہین کہتے ہین کہ مین چاہتا تہا کہ ساتہ عبد اللہ
رازی کے کہ وہ بہی اولیا مین سے تہے یارانہ اور ارتباط پیدا کرون اور وہ ارادہ سفر کا رکہتے
تہے پس کہا عبد اللہ نے کہ اے ابو علی تو امیر بنے گا یا مین مینے کہا کہ تم ہی بنو کہا عبد اللہ نے
چاہیے کہ بہرحال تابع اور مطیع میرا رہے تو اور جو کچہ کہ کہو مین وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک
رات مینہ برسا عبد اللہ نے ایک چادر لی اور مجکو اور اسباب کو اسکے اندر لیلیا اور تمام شب میرے
سر پر تانے ہوئے کہڑے رہے مینے کہا کہ تہوڑی دیر مجکو بہی دیجیے کہ خدمت کرون مین کہا عبد اللہ نے
کہ مینے نہ کہا تہا کہ میری اطاعت لازم رکہنا اور مجکو امیر اپنا جاننا یعنے یہہ بہی اطاعت مین داخل ہی
کہ جو کچہ مین کرون اسمین چون وچرا نکرا اور اقتضا میری سرداریکا یہی ہی کہ جو مین کرتا ہون اور جملہ
حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ دعا کرنی اسکے لیے حالت زندگانی اور موت مین لازم سمجہے تو اور جیسا کہ

اپنے لیے اور اپنے اہل بیت کے لیے دعا کرنیوالے ایسی ہی اپنے بہائی مسلمان کے لیے دعا کرنیوالا نیت
مین دعا کرنی اسکے لیے رجوع تیری طرف کرتی ہی یعنی تجکو بہی اوس سے فائدہ ہوتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اپنے بہائی مسلمان کے لیے غائبانہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اول تجہی سے ابتدا
کرتا ہون یعنے اول تیری مراد برلاؤنگا پہر اوسکی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ دعا مسلمانکی اپنے
بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ رد نہین کیجاتی ہی یعنی قبول ہوتی ہی **ف** اور ایک حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مرد مسلمانکی اپنے بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ قبول کیجاتی ہی
اور دعا کرنیوالیکے سر کے پاس فرشتہ ہوتا ہی کہ وہ متعین ہی دعا پر جب یہہ دعا کرتا ہی اپنے بہائی
کے لیے بہلائیکی کہتا ہی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اسپر آمین ولك بمثل یعنی یا اللہ قبول کر اور تیرے
لیے بہی مثل اسکے ہو یعنے وہ فرشتہ دعا کرنیوالیکی طرف خطاب کر کر یہہ کہتا ہی اور ایک روایت
مین آیا ہی دو مثل اوسکے ہو یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہی حاصل یہہ کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی اب
دیکہا چاہیے کہ کیا فضیلت ہی کسیکے لیے غائبانہ دعا کرنیکی کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی ابو دردا
صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون اپنی سجدہ مین ستر آدمیونکے لیے اپنے یارونمین سے
نام بنام اور بعضے سلف سے منقول ہی کہ دعا کرنی مُردونکے لیے مانند تحفہ کے ہی زندونکے لیے
اور جو کوئی دعا کرتا ہی مُردیکے لیے فرشتے اوس دعا کو نور کے طباقون پر رکہہ کر آگے میت کے
لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ تحفہ ہی تیرے لیے تیری بہائی کی طرف سے پس خوش ہوتا ہی وہ میت
جیسا کہ خوش ہوتا ہی زندہ تحفہ سے اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ ساتہہ یار کے وفا اور اتمام
رکہے تو اور معنی وفا کے یہہ ہین کہ ہمیشہ محبت پر ثابت رہے اور بعد اسکے مرنیکے اسکے لیے دعای خیر کرتے
اور ساتہہ اولاد و متعلقون اسکیکے احسان دینکے کرتے کہ محبت واسطے آخرت کے ہی پس اگر پہلے موت کے
منقطع ہو جاوے تو بیفائدہ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک بڑہیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئی حضرت نے توقیر و خاطر داری اوسکی کی اور احوال پرسی کی صحابہ نے پوچہا کہ یہہ کون ہی یا رسول اللہ
فرمایا کہ خدیجہ کے دنونمین یعنی جب وہ زندہ تہین تو یہہ آتی تہی پس اچہی معلوم ہوتی ہی یہہ مجکو کہ خدیجہ کو
یاد دلاتی ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ عہد نیک ایمان سے ہی اور جملہ وفا سے ہی رعایت کرنی متعلقان
دوست کی کہ یہہ دوست کے نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی بہ نسبت رعایت کرنے اسکیکے اور کمال محبت
و اتحاد کا یہہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر پہنچے اوس حد تک کہ متعلق ہو اوسکا تا آنکہ کتا اوسکا بہی نزدیک ممتاز ہو
اور کتون سے اور اسلیے کہا ہی علما نے کہ ثمرہ محبت حق کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہیں اسلیے کہ ہو

کو محبت خدا تعالیٰ کی بسبب انعام و احسان اوسکے ہو اور یہ آمیزش رکھتی ہی ساتھہ غرض کے لیکن محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سے کہ محبوب حق کے ہین ثمرہ صدق محبت کا ہی ساتھہ حق کے اور ثمرہ محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی کہ محبت رکھین اونکی آل کی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ کسی امر مین امور دینی
اور دنیوی سے حسد آپسمین درمیان مین نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اسکا ہی اور جملۂ وفا سے
یہہ ہی کہ متغیر نہو لطف و تواضع اسکا ساتھہ بھائی کے اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچے ہرچند کہ یہہ نہایت مشکل ہی
بعضی حکما نے کہا ہی کہ جب بھائی تیرا حکومت و مرتبہ پاوے اگر آدہی محبت بھی باقی رہے اوسکی تیرے
ساتھہ تو وہ پوری ہی یعنی اسلیے کہ اس صورت مین اسقدر رعایت کرنی بھی غنیمت ہی مرتبہ کو پہنچ کر محبت پہلی کہا
تو کہان باقی رہتی ہی لیکن چاہیے کہ خلاف شرع چیز و نمین موافقت دوست کی نکرے کہ یہہ وفاسی نہیں ہی
بلکہ [illegible] اسکے ترک ہی مین ہی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ بعد از مفارقت دوست کے بہت غمگین رہے تو
اور دوستی [illegible] مین رہے اور ایکبارگی فراموش نکر تو کہ [illegible] ہی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی
کہ بات صاحب غرض کی اوسکی حق مین نسننے تو خصوصا اوس کیسیکی کہ اپنے کو لباس دوستی مین ظاہر کرکر
کہی ہو اسکی بابت ہرگز قبول نکرنا اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ دوست کے بدخواہون سے یارانہ نرکہے تو
اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو کہ ہمیشگی محبت کی بدون اسکے مشکل ہی اسلیے
کہ صاحب محبت غرض کی ہمیشگی نہین رکھتی اور جملۂ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ تکلف یارونکے درمیان مین نہو اور
یہہ تکلف مین سے ہی کہ ایسی چیز کا بوجھہ اوسپر رکھے کہ اوسپر گران ہووے قسم حاجت یا مہم سے
بلکہ قصد یاری سے یہہ ہو کہ تو بوجھہ اوسکا اوٹھاوے اور خدمت کریو اور جملۂ تکلف سے ہی معتقد
ہونا تواضع کا اور انتظار کرنا تعظیم کا دوست سے یعنی متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اسکی جانب سے
کہ یہہ طریق محبت سے دور ہی اور جملۂ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکھے تو اون چیزونمین
ہمکنگو خوش آوین [illegible] کہانے اور سونے اور بیٹھنے اور اوٹھنے اور تمام امور سے کہ یہہ طریق اتحاد سے
دور ہی اور حکایات سلف کی اس مقدمہ مین بہت ہین اور تکلف سبب انقطاع محبت کا ہی اور تکلف کرنیوالے سے
ہمیشگی محبت کی متصور نہین اور بے تکلفی سے ہی یہہ کہ محب پر بسبب ترک کرنے نوافل عبادات کے اعتراض نکرے بعض
صوفی شرط کرتے تہے چار چیزونکی بعد اسکی دوستی کرتے تہے اول یہہ کہ اگر یار تمام سال یعنی سوا رمضان مبارک کے
افطار کرے تو نکہے کہ روزہ رکہہ اور اگر تمام سال یعنی سوا عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکہے تو نکہے کہ افطار کر بعد اگر
تمام شب سووے یعنی [illegible] عشا کی تو نکہے کہ اوٹہہ اور اگر تمام شب نماز پر مستعد رہے تو نکہے کہ سو رہ اور محبت تمام حالتونمین
یکسان رہے بعضے صحابہ نے فرمایا ہی کہ خدا تعالیٰ لعنت کرتا ہی تکلف کرنیوالونکو مگر اہل تکلف اکثر ریاکار ہوتے ہین

اور کہا ہی علما نے کہ ظاہر کرنا زہد و ورع کا آگے بہائیونکے ریا نہین ہی کہ یہان اتحاد ہی یعنے
جہان اتحاد و بے تکلفی ہوتی ہی تو وہان بیان کرنے اپنے افعال کیسے نمود نہین منظور
ہوتی بلکہ مقصود بیان واقع اور رغبت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق یارانہ کی
اور آداب محبت کی دشوار ہی اور مجمل یہہ ہی کہ تمام حالتون مین تمام اعضا اور حواس مشغول بیچ
خدمت اور شفقت دوست کے رکہے اور ظاہر و باطن مین مخلص اور محب ہے جسکو حقتعالی نے
ازل سے مودب و مہذب پیدا کیا ہی بے تکلف اوسنے تمام آداب سرزد ہوتے ہین اور جسکو کہ اصل
مین بدخلق پیدا کیا ہی ہرچند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہین ہوتے تہوڑے دیر بواسطہ ریا اور حیا کے
بتکلف اپنے تئین نگاہ رکہتا ہی پہر اسے وقت مقتضای طبیعت پر چلنے لگتا ہی واللہ الموفق والمعین

فصل چوتہی بیچ بعضے آداب معیشت اور ہمنشینی کے ساتہہ اقسام خلق کے منتخب چیدہ کلام حکیمانہ سے

جاننا چاہیے کہ سب کامون مین توسط یعنے میانہ روی محمود ہی اور کمی زیادتی دونون بری ہین باوقار
رہ بغیر تکبر کے تواضع کر بدون مذلت کے مجمعون پر کہڑا رہ یعنے جو مجمع کہ گناہ و بیفائدہ ہون جیسے
میلے کیما شیکے مجمع یا بازارونکے مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہین مانند مجمع درس و وعظ کے وہانکی
ہیئت تکی بڑی فضیلت و بہت ثواب آیا ہی جب مجلس مین بیٹہے ہر طرف نہ دیکہے یعنے اسمین ایک بی تمیزی
اور بیہودگی بہی ہی اور دو زانو بیٹہہ اور جبتک ہو سکے رو بمقابلہ بیٹہہ کلام بہت مت کر اور بالکل خاموش
بہی مت رہ اور انگلیان مت چٹخا داڑہی اور انگوٹہی سے نہ کہیل تنکے نہ توڑ دانتونمین خلال نکر یعنے
سامنے لوگونکے کہ وہ دیکہہ کر گہن کہاوینگے ناک مین انگلی نکر بہت کہانس نہین آور تہوک نہین آور
مکہی مونہہ پر سے بہت نہ اوڑا جمائی سامنے لوگونکے نہ لے آور ہمیشہ انگڑائی نہ لیبا رہ آور ہر دم تکیہ
نہ لگا آور پاؤن دراز نکر آور کلام مقفا اور مسجع مت کر کہ علامت نمودیون اور متکبر دیکی ہی اور کلام
ساتہہ ترتیب و اطمینان کے کر جو کوئی بات کرے کان رکہہ یعنے اوسکو اچہی طرح سن تعجب بہت نکر
یعنے اسلیے کہ بے تمیزی ہی اور لوگ کہبراتے ہین اسّے اور طلب بات کے دوہرانیکی نکر ہنسی کی باتون
اور قصے کہانیون سے خاموش رہ ساتہہ بیٹے اور شعر اور تصنیف اپنی کے اور ساتہہ اوس چیز کے کہ مخصوص
ہی ساتہہ اپنے عجب نکر عجب کہتے ہین بہولنے اور خوش ہونیکو آپنے تئین مانند عورتون کے
آراستہ نکر اور مانند غلامونکے خوار ہی نرکہہ حاجتونمین الحاح یعنے مبالغہ نکر ظلم پر دلیر مت رہ
آور اور کسیکو بہی ظلم پر دلیر نکر اپنی اہل و اولاد کو خصوصًا اجنبی کو مقدار مال پر مطلع نکر اسلیے کہ اگر
کم ہی تو اہانت کرینگے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگے یعنے ازراہ حسد کے سختی بہت مت کر

فصل چ

اور نرمی بہی حد سے زیادہ نکر لوگ ہنسی اور ٹہٹہا مسے ٹہٹہانکر کہ وقار تیرا جاتا رہیگا جلدی نکر یعنے امور مین
جو کچہ کہے سوچ کر کہہ دشمنی مین باوقار رہ اشارت ہاتہہ سے بہت نکر یعنے جیسے عادت ہی بعضے باتونکی
کہ ہاتہہ نچا نچا کر بات کرتے ہین بادشاہونکے نزدیک نہو اور اگر ہووی بہی تو ہشیار رہ انکے قرب پر
مغرور نہو انکے انقلاب یعنے الٹ بلٹ کر ڈالنے سے نڈر نرہ اور مخالف انکے نکہہ اور انکے
اہل و اولاد کی بات مین دخل ندے اور کسیکی اولاد کو اسکے سامنے برا نکہہ کہ کسیکو امانت اپنی
اولاد کی خوش نہین آتی ہی اور اگرچہ وہ آپ بہی کہے تو تو موافقت اوسکی نکر اور دوستی نعمت
کیسے دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سے نکر یعنے جیسے عادت ہوتی ہی طامعونکی کہ آبرو کہو کر مال
کماتے ہین اور جب مجلس مین آوے پہلے السلام علیک کہے اور جہان کہ جگہہ پاوے
بیٹہہ جا اور جسکے پاس سے بیٹہے خاص اوسی سے سلام علیک نکرے بلکہ سب سے کرے بر سر راہ
نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہے تو چاہیے کہ نظر کو بند کرے یعنے نامحرم کو ندیکہے اور مظلوم وضعیف کی
مدد کرے اور راہ بہولے کو راہ بتاوے سلام کا جواب دے سائل کو دے اچہی بات بتاوے
اور بری بات سے منع کرے راہ مین مصاحبون سے سبقت نکر جانب قبلہ کے اور داہنی طرف
تہوک نہین بلکہ بائین طرف یا پانوں کے نیچے راہ مین اکڑتا اور اتراتا نہ چل اور آواز بلند نکر بادشاہونکے
ساتہہ ہمنشین نہو اور اگر ہووے تو غیبت نکر یعنے نہ کسی اور کی اوسکے آگے اور نہ اوسکی اور کے
آگے اور جہوٹ نہ بول اسکے آگے اور بہید اوسکا ظاہر نکر ہر وقت اوسکے آگے حاجت نہ لیجا اور
زبان آراستہ کر اور بات واضح کہہ اور مذاکرہ بادشاہونکے اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور
اونکے غصے سے برحذر رہ اعتماد اوپر دوستی دنیادارونکے نکر اور اونسے بے تکلفی نکر اور بعد
کہانیکے انکے خلال نکر رد و قدح انکا نکر اور اونکے حرم یعنے ناموس مین خیانت نکر اور عوام کے
ساتہہ نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہے بہی تو اونکی باتونمین شریک نرہ اور اونکی واہی باتون پر کان نرکہہ
اور انکی سختیونسے تغافل کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوس سے آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہے
اور دوستی جاتی رہتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب دار کرتی ہی اور حکیم کو بے اعتبار اور دلکو
مردہ کرتی ہی اور خدا سے دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خواری ظاہر کرتی ہے
اور جس مجلس مین کہ خوش طبعی اور لہو و لعب ہو وقت اوٹہنے کے یہہ دعا پڑہے تاکہ جو کچہ کہ اس
مجلس مین سرزد ہوا ہو عفو ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ + ف اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین ابو ہریرہ رض

روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بیٹھے کسی مجلس مین اور بہت ہوویں اوس مین لغو پس کہے
پہلے اوٹھنے کے یہہ دعا تو بخشا جاتا ہی جو کچھ کہ ہوتا ہی اوس مجلس مین اور ایک روایت مین منقول ہی حضرت عائشہ سے
کہ جب بیٹھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس مین یا نماز پڑھتے تو پڑھتے چند کلمات یعنی جو آگے مذکور ہونگے پس
پوچھا مین نے اون کلمات کا فائدہ حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ اگر بولے اور بری جاوی بھلی بات یعنی ثواب کی خبر
تو ہوتی ہین یہہ کلمات چھاپ اسپر دن قیامت تک یعنی وہ بات محفوظ رہتی ہی محو و زوال سے اور اگر بری بات
بولی جاتی ہی تو ہوتے ہین یہہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمات یہہ ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اسنے اس روایت مین لفظ اشهد ان کا نہین ہی
اور یہہ دونو روایتین مشکوٰۃ شریف مین ہین **باب چوتہا بیچ حقوق مسلمان و رقرابت رحم اور ہمسایہ**
اور ملک یعنی بردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی یعنے محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب
زندگانی کے ساتھ اجتماع اور مخالطت کے ساتھ ہم جنس اپنے کے پس ضروری سیکھنا آداب حقوق
مخالطت اور ہمسایگی کا اور ادب بقدر حق کے ہی یعنی جیسا حق ہوگا ویسا ہی اوسکا ادب ہوگا اور حق بقدر
رابطہ کے ہی اور عام ترین رابطون کا رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہین اسمین بعد اسکے رابطہ
معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنی کسی سے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس نہین ہی حق
اسکا کہ خبر اسکی سنی ہی مانند حق اوسکے کہ اسکو دیکہا ہی اور اسیطرح بعد اسکے رابطہ مصاحبت کا اور درجے
اسکے بہی متفاوت ہین پس نہین ہی حق مصاحب سفر کا مانند حق مصاحب درس و مکتب کے اور اسیطرح رابطہ
ہمسایگی کا بقدر قرب کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اسکے حق بہائی چارہ کا اور یارانہ کا ہی بعد اسکی حق قرابت کا
مراتب تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا موکد ہی اور حق ماں باپ کا موکدتر اور یہان بیان ہر ایک کا ان
حقوق مین سے کیا جاتا ہی دو فصلون مین **فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے** اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام
حقوق کا یہہ ہی کہ مسلمانونکو دوست رکہے جیسکہ اپنے تئین دوست رکہتا ہی اور یہہ کمال دین داری
اور نہایت مسلمانی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانون کا اتفاق مین مانند جسد کے ہی کہ اگر
ایک عضو دردناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا یعنے اسیطرح مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے
مسلمان کی ایذا دیکہہ کر بیقرار ہو جاوے اور تدبیر اسکے دفع کی کرے ؎ بنی آدم اعضای یکدیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور جملہ
حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ کسی مسلمان کو تیرے ہاتہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف
مین آیا ہی کہ بھلائی کر مسلمانون سے اور اگر بھلائی نہ کرے تو بھلا برائی تو نہ پہنچا کہ یہہ بہی

جماعتیکیون سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچہ
تعلیم کیجیے کہ نفع کرے مجکو فرمایا کہ دور کر مسلمانون کی راہ مین سے اوس چیز کو کہ ایذا دے انکو جیسے
جیسے پتہر کنکر یا آدمی موذی یا جانور موذی وغیر ذلک اور ثواب بہت ملیگا جو اہی دور کرنے پتہر اور کانٹی
اور نجاسات کا راہ مین سے اور ایذا مسلمانون کی بے جہت شرعی بدترین اعمال کی ہی اور مراتب ایذا کے
متفاوت ہین اور ادنی مرتبہ اسکا یہہ ہی کہ مسلمان کی طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے
ایذا پاوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ روا نہین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی
مسلمان کے ساتہہ ایسی نظر کے کہ اوسکو ایذا دے حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ ناگوار اور برا معلوم ہو اوسکو
وہ ایذا ہی اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ تواضع کرے ساتہہ ہر مسلمان کے اور تکبر نہ کرے
کہ خدا تعالی شخص متکبر کو دوست نہین رکہتا اور اگر دوسرا اوسپر تکبر کرے تو تحمل کرے اور اگر بدلہ اسکا
لے تو بہی جائز ہی ولیکن سع بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا + اور بہترین
بدلہ اہل تکبر کا یہہ ہی کہ انکی صحبت سے کنارہ کشی کرے نہ یہہ کہ یہہ بہی تکبر کرے اسلیے کہ جس بات پر دوسرے کو
عیب کرے آپ وہ کام کیونکر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکہتے ستہے
آیا ہی کہ ایک روز آپ ساتہہ جماعت صحابہ کے راہ مین چلے جاتے ستہے کہ ناگہان ایک عورت سامنے
آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہے ایک حاجت رکہتی ہون بیٹہے فرمایا کہ جہان چاہے تو بیٹہ جا کہ مین
تابع تیرا ہون پس بیٹہے آپ اور حاجت برآری اوسکی کی ابو ہریرہ رضہ کہتے ہین کہ ہرگز دست مبارک آنحضرت کا
کسی سے نہ پکڑا کہ آپ نے ہاتہہ کہینچا ہو یہان تک کہ وہ کہینچتا اور ہرگز کلام کسی سے نہ کیا مگر یہہ کہ تمام
منہہ اپنا اسکی طرف پہیرتے تہے اور ہر اودہر سے منہہ پہیرتے ستہے مگر کہ تمام کرتے کلام کو صلی اللہ
علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ سخن چینی نکرے اور بات کسیکی کسیکو
نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق مین کچہہ کہے تو نہ سُنے اور جو کوئی کہ خبر اورون کی تیرے
پاس لاوے اسکے آگے کہہ نکہ کہ خبر تیری بہی اورون کے آگے لیجاویگا کہ آزمائی ہوئی
یہہ بات **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد + لاجرم عیب تو پیش دگران خواہد برد +
حدیث شریف مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت مین نہین داخل ہوگا **ف** سخن چین وہ ہی
کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچایا کرتا ہی تا عداوت بڑہے
یا حاکم کے آگے چغلیان کہا یا کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کرے اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانون مین
بسبب سخن چینی کے پیدا ہوتا ہی او رکار منافقون کا عہد ہمایون عہد آنحضرت کے مین یہی تہا اور

ترجمہ بیت [illegible]

ایک غرض اغراض انکی مین سے نفاق مین یہ بہی تہی کہ خبرین مسلمانون کی کافرونکو پہنچایا کرین اور فتنہ انگیزی کرین اور سخن چینی آدمی کو خوار اور بے اعتبار کردیتی ہے اور قبول نکرنے دلون کیسے دور ڈالتی ہی یعنے لوگ اوسسے متنفر رہتے ہین نعوذ باللہ منہا اور جملہ حقوق مسلمان کیسے یہ ہی کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات بہی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان سے زیادہ تین روز سے اور جب ملین تو اچہا اُنمین وہ ہی کہ پہل کرے سلام علیک کرنے مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی جو کوئی کہ عفو کرے مسلمان سے عفو کریگا خدا تعالی اوسسے روز قیامت کے اور اگلے انبیا علیہم الصلوۃ کے احوال مین آیا ہی کہ حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ یہہ تمام مرتبہ تمہارا کہ بلند کیا ہی مینے بسبب عفو کرنے تمہارے کے ہی بہائی مسلمانو کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہرگز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب حق اپنے کے بدلہ نہ لیتے تہے مگر یہہ کہ اسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا نہایت آداب بزرگون کیسے ہی اور نادان و کمینون سے ہرگز عفو نہین ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی اور غایت بردباری کی ہی ولیکن جاننا چاہیے کہ جو کچہ کہ مشہور ہی کہ زیادہ تین روز سے رنج نرکہے یہہ مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین و دنیا کی اسکی آشنائی کے ترک ہی کرنے مین ہو تو اگر زیادہ مدت مذکورہ سے بلکہ تمام عمر اوسکو ندیکہے تو جائز ہی اور اسیطرح منقول ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے اور بعضون نے اونمین سے ترک کیا تہا یارانہ بعضونکا بسبب نیت کے کہ حاصل تہی اونکو اوسمین یعنے سلامتی دین کی ولیکن نہ چاہیے کہ بغض و کینہ بہی اوسکا رکہین کہ یہہ جائز نہین **ف** یعنے جس صورت مین کہ یقین ہو دنیا کی مضرت کا اور اوسکے سبب سے ترک ملاقات کرے تو کینہ نرکہے اور اگر بسبب بددینی اوسکے ترک ملاقات کی ہی تو بغض و کینہ بہی رکہنا چاہیے کہ آنحضرت نے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کو اسلام کی شاخ سے فرمایا ہی اور حقوق مسلمان کیسے یہہ بہی ہی کہ احسان کری تو جسسے کہ ہو سکے اور تمیز نکری تو درمیان اہل و نااہل کے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ کچہ مال رکہتا ہون مین سوا مال زکوۃ کے اور اوسکے اہل یعنی لائق کو نہین جانتا ہون کہ کون ہی پس کس پر تصدق کرون فرمایا کہ تصدق کر جسپر کر سکے تو خواہ اہل ہو یا نااہل تا تجکو بہی حق تعالی دی وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے وہ چیز کہ اہل نہین تو اوسکا اور

ت مین آیاہی کہ احسان کر ساتہہ اہل وناا ہل کے اسلیے کہ اگر وہ اہل اسکا نہین ہی تو تو خود اہل ہی
یترا دینا تو ضائع نہین ہو یگا اور یہہ طریق کمال صدق وایمان کا اور ثمرہ کمال جود وعرفان کا ہی
یان کہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق اور مدد گار گناہ کا ہی تو ندے اوسکو اور اسمین
نہین ہی کہ یہہ جملہ حب للہ اور بغض للہ سے ہو گا اور مدار اسکا نیت پر ہی ف حاصل کلام
ت شیخ رح کا یہہ ہی کہ عدم علمی مین دینا ہر کسی کا روا ہی اور تفتیش وتمیز نکرنا اسکا قبیلہ عالی ہمتی اور
ل ایمان وعرفان سے ہی اور درصورتیکہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق وگناہ کا ہو گا
ہ شرابی بہنگی کو دیگا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اوسکو ندینا چاہیے انتہی کہتا ہی مترجم
ن اس کتاب کا کہ بعضونکو یہہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاج کو دینگے تو اوسکی بہت حاجت
ی ہوگی یا نیک کو دینگے تو قوت عبادت پر حاصل کریگا اس نیت سے تلاش کر کر اہل کو دیتا ہی
بہ ہی کہ یہہ نیت اسکی بہی باعث زیادتی ثواب کی ہوگی پس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہولی
سکو اور باعتبار نیہ بات بہی بعضی روایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرضکہ مدار نیت پر ہی
بلکہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ ہر کسی
ق اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہہ بہی جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی
اس اجمال کا یہہ ہی کہ جاہلون سے اظہار علم نکرنا چاہیے اور کم سخنون نادان سے ساتہہ
ت وبیان کے پیش نہ آوے کہ یہہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنے بسبب کم فہمی کے وہ ایذا اوٹہاوینگے
سمجہنے مین بلکہ اپنے مرتبہ سے تنزل کرے اور موافق انکے ہو کہ اسمین ترحم ومحبت کرنا ہی لیکن
ب کہ نوبت ترک دین اور نامشروع کی پہنچے کہ یہہ حسن خلق سے نہین ہی یعنی مثلا اوسکی بولی
مین ہتک اسلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک اللہ تعالی کے یا آنحضرت کے وغیرہ ذلک
تی ہی تو موافقت اسکی نکرے اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ تمام لوگون سے کشادہ روئی
ی سے پیش آوے اور ترش رو نہو اور سختی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ
السَّہْلَ الطَّلِقَ یعنے خدا تعالی دوست رکہتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو ایکدن
صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسپر حرام ہی آگ دوزخکی عرض
بہ نے کہ خدا تعالے اور رسول اوسکا دانا تر ہی ہمسے فرمایا کہ اوپر آدمی نرم گوی سہل کے
ر حدیث مین آیا ہی کہ جنت مین بالا خانے ہین کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور
کا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیے ہونگے وہ یا رسول اللہ

فرمایا کہ اوسکے سیلیے کہ نرم سکے بات اور کہلاوے لوگون کو کہانا اور نماز پڑہے رات مین اوس حالین
کہ لوگ سوتے ہون یعنے نماز تہجد کی آور مسلمانکے حقوق سے یہہ بہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ قرض ہی آور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین علامت ہین
منافقون کی جہوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت مین خیانت کرنی فرمایا کہ جسمین یہہ تین خصلتین ہون
وہ منافق ہی اگرچہ نماز وروزہ کرے آور وعدہ کو وفا کرنا کیونکی خصلتونمین سے ہی لور کمینہ آدمی مین
پورا کرنا وعدہ کا کم ہوتا ہی آور مسلمان کے حقوق مین سے یہہ بہی ہی کہ نہ داخل ہو کسیکے گہر مین مگر بلااذن
ہو سکی کہ بے اذن داخل ہونے مین ایزار وتکلیف اسکی ہی اور نہایت اذن چاہنے کی تین بار تک ہی
اسمین اگر اذن دے تو جاوے ورنہ پہر آوے آور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اذن چاہنا تین بار ہی
اول بار اسلیے ہی کہ چپ ہون وہ تا آواز اوسکی سنین اور دوسری بار اسلیے کہ صلاح وتامل کرین کہ آنے دین
یا نہ آنے دین اور تیسری بار اسلیے کہ اذن دین آنیکا یا پہیر دین آور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ
بڈہون کا ادب کرے اور چہوٹون پر رحم وشفقت حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بڈہون کا ادب ملحوظ نرکہے
اور چہوٹون پر رحم نکرے تو وہ ہم مین سے نہین ہی یعنے ہمارے طریق پر نہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بچون پر مہربانی وشفقت بہت رکہتے تہے اور کبہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پہر کر آتے
اور لڑکے سامنے آتے اوٹہا لیتے اونکو اور بعضون کو آگے اپنے گہوڑے پر بٹہا لیتے اور بعضون کو
پیچہے اور اصحاب کو فرماتے کہ تم بہی اوٹہا لو یعنے بعضون کو اپنے ساتہ بٹہا لیتے اور بعضون کے لیے
صحابہ کو حکم فرماتے کہ اوٹہا لو یعنی گہوڑون پر بٹہا لو یا گود مین اوٹہا لو اور جب اُترتے تو لڑکے آپسمین فخر کرتے کہ ہمیں
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو آگے اپنے بٹہایا اور مجکو پیچہے آور جبکہ لڑکونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس لاتے تاکہ آپ دعا کرین تو اپنی گود مین بٹہا لیتے اور کبہی کوئی لڑکا جو پیشاب کر دیتا تو آپ اوسکو
اپنے گود مین سے اُتار ندیتے اور کوئی اُٹہانے لگتا تو آپ منع فرماتے پہر دعا وشفقت کرتے تاکہ
لڑکیکے بڑی خوشی ہووین اور نجانین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوئی اور جب وہ چلے جاتے
تو آپ کپڑا دہوتے اور اگر نیا پہل آتا تو اول لڑکون کو دیتے آور یہہ سنت ہی کہ نیا پہل آوے تو اول
چہوٹونکو دیوے بعد ازآن آپ کہاوے یعنے اسلیے کہ وہ خوش ہو جاتے ہین اور بیچ تعظیم
وتوقیر بڈہون کے حدیثین بہت آئی ہین آور تعظیم بڈہون کی سبب برخورداری اور عمر درازی کی
بس یہہ میسر نہین ہوتی مگر اوسکو کہ خدا تعالے نے چاہا ہی کہ عمر اوسکی دراز ہو اور برخوردار رہو
آور حقوق مسلمانسے یہہ بہی ہی کہ جسکی بہت ظاہر اور لباس اسکا دلالت کرے اسکے عالی مرتبہ ہونے پر

تو رعایت اوسکی کرے اور محافظت اوسکے مرتبہ کی کرے کہ رعایت نہ کرنیکا اسمین ہی یعنی توقیر
واحترام اشراف و اکابر کی ایسی ہو کہ جیسے شفقت اطفال و اولاد پر جیسے جیسے یہہ لازم ہی ویسے اوسکا بھی
لازم سمجھے اسلیے کہ رعایت ہر ایک کی لائق مرتبہ اسکیکے ہی اور اسکے خلاف مین ایذا دینی ہی
اسلیے کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم نکرے تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر پر تہوڑا سا التفات کرے
تو وہ اوسمین خوش ہوجاتا ہی آیا ہی کہ آگے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہانا رکہا ہوا تہا
کہ ایک سائل آیا فرمایا کہ دیدو ٹکڑا اس فقیر کو بعد اسکے ایک سوار ہی اوس راہ سے گذرا فرمایا کہ بلاؤ
اس سوار کو کہانے کیلیے لوگون نے کہا کہ یا ام المؤمنین مسکین کو دور سے دیدینی ہو اور غنی کو
اپنے سامنے بلاتی ہو فرمایا کہ حقتعالے نے ہر ایک کو مرتبہ و منزلت دی ہی پس لازم ہی ہمکو کہ حفظ اون منازل کا کرین ہم
مسکین راضی ہی ساتہہ ایک ٹکڑا نکے اور طمع نہین کرتا زیادتی کی اور یہہ غنی ایذا کہینچے اگر اسکو بطرز گدا اوسکے
ٹکڑا دون پس خوب نہین ہی ایذا مسلمان کی اور منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
گہر کے اندر تہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع تہے ناگہان جریر بن عبد اللہ بجلی آئے
چونکہ جگہہ نپائی تو گہر کے دروازے پر بیٹہہ گئے پس آنحضرت نے اپنا کپڑا لیٹا ہوا اونکی طرف پہینکا کہ اسپر
بیٹہہ جاؤ پس جریر نے لے اوس کپڑیکو آنکہون پر رکہہ لیا اور رو دیئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا یہہ کام نہی کہ آپکے
کپڑے پر بیٹہون أكرمك الله كما اكرمتني پس دیکہا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب
آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کرو اوسکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتا اور آنحضرت گدے پر بیٹہے ہوتے اور اوسپر گنجایش ہوتی کہ وہ بہی بیٹہے آپکے ساتہہ تو
آنحضرت گدا اپنے نیچے سے کہینچ کر اوسکے نیچے بچہا دیتے اور اگر وہ نہ بیٹہتا تو آپ مبالغہ کرتے یہانتک
کہ وہ بیٹہتا صلے اللہ علیہ وسلم اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ صلح کرواوے مسلمانون مین
اگر ہو سکے حدیث مین آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کروادینی ہی مسلمانون مین ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دون نہین تمکو اوس عمل کی کہ بہتر ہی درجہ نماز اور
روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا صلح کروانی درمیان مسلمانونکے
اور کئی جگہہ کہ جہوٹ بولنا جائز ہی اونمین سے ایک جگہہ یہہ ہی ہی یعنی دو مسلمانونکے
صلح کروانے مین بہی جہوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علما نے کہ دروغ
مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **ف** کئی جگہہ جہوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہہ
ہین جو اس حدیث مین مذکور ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین درست

جھوٹ بولنا مگر بیچ تین چیزونکے ایک تو جھوٹ بولنا مرد کا اپنی بیوی سے تاکہ راضی کردے
اوسکو یعنے مثلا بیوی سے محبت نہین رکھتا اور اوسکے خوش کرنیکے لیے کہدے کہ مین
تجھے بہت چاہتا ہون اور اسیطرح اور روایت مین بیویکو بہی خاوند سے جھوٹ بولنا جائز
آیا ہی یعنے دونونکو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع ہو تا محبت و الفت پیدا ہو
اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین یعنے جہاد مین مثلا کہے کہ لشکر اور چلا آتا ہی ہماری
مدد کے لیے یا دشمن سے کہے کہ دیکھنا تجکو پیچھے سے کوئی شخص مارنیکو آیا اگرچہ خلاف
واقع ہو یہ کہنا جائز ہی اور تیسرے جھوٹ بولنا آپس کی صلح کروا دینے کے لیے یعنے مثلا
دو شخصونمین عداوت ہی اور ہر ایک سے کہتا ہی دوسریکی طرف سے کہ وہ تو تمہاری تعریف
کیا کرتا ہی اور تجسے بغض نہین رکھتا تاکہ وہ ملجاوین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی اور ان جگہونمین
جھوٹ بولنا جائز اسلیے ہوا کہ اگر بیان واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جھوٹ بولنے مین فتنہ فرو
ہوتا ہی اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ مسلمانونکے عیب کا پردہ پوش ہو کہ کسیکا عیب
ظاہر نکرے اگرچہ یقینا جانتا ہو اوسکے عیب کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی عیب
کسی مسلمانکا ڈہانکے حق تعالی عیب اوسکا دنیا اور آخرت مین ڈہانکتا ہی اور جبکہ خبر دی زنا کی
ماعز نے کہ بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا مین مبتلا ہوا تہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر ڈہانکتا اس عیب کو تو بہتر ہوتا اور اسی پردہ پوشی کے لیے کہا ہی علمار نے کہ توبہ
گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی چاہیے اور توبہ گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہوا ہر کسی پر
ڈہانکنا عیوب اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈہانکنا عیوب مسلمانونکا بہی لازم ہوگا بسبب
حق اسلام انکیکے بلکہ لازم تر ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے مین فاسد کرنا دین کا
اور ہتک حرمت شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہہ بات ٹہری کہ ثبوت زنا مین
اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہونسے ثابت ہوا اور اگر ثابت نہو مدعی کو حد قذف یعنے بہتان زنا کی
ماری جاوے اور صفت غفاری اور ستاری کی خاصہ باری تعالی کا ہی بیت پس پردہ بیند
عملہائی بد ما ✦ ہمان پردہ پوشد بآلائی خود ما ✦ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب فردا قیامت کو
حق تعالی حساب ایک بندیکا کریگا اوسکو نزدیک اپنے کریگا اور دامن ستاری مین ڈہانکیگا
اور خلق کی آنکہو سے پوشیدہ کریگا پس فرماویگا آیا جانتا ہی تو کہ فلانا گناہ کیا تہا تو نے اور فلانا
گناہ کیا تہا تو نے پس بندہ کہیگا ہان ای رب میرے کیے ہین مینے یہہ گناہ جب بندہ اقرار کریگا

تو خوف سے نزدیک ہلاکت کے وہ پہنچ گا کہ دیکھیے کیا کریگا اللہ تعالی پس فرماویگا حق جل وعلا
ای بندے میں جیسے تیرے گناہونکو دنیا میں بہت ڈہکتا تہا آخرت مین بہی غفاری کرونگا
یعنے بہت بخشونگا گناہ تیرے اور یہہ معاملہ مسلمانونکے ساتہہ ہوگا اور کافرونکو رسوا کریگا اور بہ حضور
ملائکہ آواز کرینگے هٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ
یعنے یہہ وہ لوگ ہین کہ جہوٹ بولے اپنے پروردگار پر آگاہ ہو کہ لعنت ہی اللہ کی ظالمون پر
نعوذ باللہ منہا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کان رکہے مسلمانونکی خبرون پر یعنی جیسے جاسوس
تجسس خبرونکے کرتے پہرتے ہین اور اونکو خوش لگے وے یہہ فردا ے قیامت کو اوسکے کان مین
شیشہ ڈالینگے اور ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو لائے پس
حکم فرمایا ساتہہ ہاتہہ کاٹنے اوسکے جیسا کہ حکم شریعت کا ہی چورونکے لیے اور چہرہ مبارک
حضرت کا متغیر ہوا پوچہا لوگون نے کہ کیا مکروہ جانا آپ نے یا رسول اللہ اوسکے ہاتہہ کاٹنے کو
فرمایا کہ مجکو قائم کرنے حدود شرع سے چارہ نہین ہی لیکن تم نہ ہو تم بہائی اپنے کے مددگار
شیطان کے ہو اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے تحقیق اللہ
بہت بخشنے والا مہربان ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ ایمان
لائے ہو تم زبان سے اور نہین داخل ہوا ہی ایمان تمہارے دلونمین غیبت نکیا کرو لوگونکی
اور نہ پڑو درپی گناہون انکیکے تا خدا تعالی درپی تمہارے گناہون کے نپڑے اور جسکے گناہونکے
درپے خدا تعالی پڑیگا فضیحت کریگا اوسکو اگرچہ سو پردونمین ہوگا منقول ہی کہ امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ کے کان مین ایک شب ایک شخص کے گہر مین سے آواز گانیکی آئی آپ دیوار پر سے
کود کر اوس گہر مین گئے ایک شخص کو دیکہا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت اوسکے سامنے
بیٹہی ہی پس فرمایا حضرت عمر نے ای دشمن خدا یہہ کیا گناہ ہی کہا اوسنے ای امیر المومنین مینے
اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپ نے تین چیزین کین ہین ایک تو جاسوسی کی آپ نے حالانکہ قرآن مین ہی
وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دوسرے یہہ کہ آپ گہر کے پچواڑے سے آئے حالانکہ قرآن مین ہی لَیْسَ الْبِرُّ
اَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اور تیسرے یہہ کہ بے اذن و بے سلام گہر بیگانہ مین
آپ چلے آئے حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَهْلِهَا پس حضرت عمر رضہ ساکت ہوئے پہر فرمایا کہ توبہ کریگا تو اگر معاف کروں مین
تجکو کہا اوسنے قسم ہی اللہ کی یا امیر المومنین اگر معاف کروگے تو پہر مین گرد اس گناہ کے نہین

پہر چکا پس آپ نے معاف کیا اور باہر نکل آئے رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہی کہ تہمت کی
جگہون کے جانے سے پرہیز کرے تا لوگ بدگمانی مین نہ پڑین اور غیبت نکرین کہ اسمین ضرر انکی دین کا ہے
او جونکہ یہ سبب اسکا ہوگا یہ بہی گناہ مین شریک ہوگا کیونکہ جو کوئی سبب گناہ کا ہوتا ہی وہ بہی
اوسمین شریک ہوتا ہی چنانچہ اسی سبب سے قرآن مجید مین منع فرمایا اللہ تعالی نے بتون کے برا
کہنے سے سامنے کفار کے تا وہ برا نہ کہنے لگین خدا تعالی جل جلالہ کو اس آیت مین وَلَا تَسُبُّوا
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے اور نہ برا کہو تم انکو
کہ پکارتے ہین اونکو کفار سوائے اللہ کے یعنی بتون کو پس برا کہین گے وہ اللہ کو بڑہ کر از راہ نادانی کے
اور ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ کبائر سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے مان باپ کو عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے مان باپکو فرمایا ہان گالی دیتا ہی یہ کسی اور کے باپ کو
پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی یہ کسیکی مانکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی مان کو یہ حدیث
بخاری مسلم مین ہی پس جونکہ یہ سبب ہوا مان باپ کی گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور
بیچ دفع کرنے تہمت کے بسبب خوف بدگمانی لوگون کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت
ساتہ ایک بیوی کے اپنی بیویونمین سے باتین کر رہے تہے اور ایک آدمی وہانسے گذرا پس آنحضرت
حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای فلانے یہ بیوی میری ہی صفیہ اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپکے حق مین کسکو گمان بد ہی کہ آپ ایسا فرماتے ہین فرمایا کہ وسواس شیطان سے نڈر نہونا چاہیے
کہ وہ بنی آدم کے بدن مین مانند خون کے جاری اور سرایت کیے ہوئے ہی اور حضرت عمر رضہ ایک
شخص پر گذرے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے باتین کر رہا تہا پس اٹہایا حضرت عمر نے اوسپر دُرّہ
اوسنے کہا یا امیر المؤمنین یہ بیوی میری ہی فرمایا کہ کیون نہ ایسی جگہہ باتین کین تونے کہ کوئی
دیکہتا نہین اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق مسلمان سے یہ ہی کہ سفارش کرے محتاجونکی اوس
شخص سے کہ وہ اوسکے نزدیک کچہہ قدر و عزت رکہتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روائی مسلمانونکے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتونکے
طلب کرنے کے لیے آتے ہین اور سوال کرتے ہین اور تم میرے پاس ہوتے ہو پس سفارش کیا کرو تو ثواب
پاؤ اور فرماتے کہ مین تاخیر کرتا ہون کامونمین تا تم سفارش کرو اور ثواب اسکا پاؤ اور بادشاہونکی صحبت مین
جو کچہہ فوائد ہین از انجملہ ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ کسیکی سفارش کر دیا کریگا کہ سہل راہ بتا دینے کا بڑا ثواب
آیا ہی **ف** آیا ہی کہ جو کوئی رہنمائی کرتا ہی کسیکو اچہی بات کی تو اوسکو بہی ثواب

ویساہی ہوتا ہی جیسا کرنیوالیکو ہوتا ہی مثلاً ایک شخص نے کسی سے کسیکو کچھ دلوا دیا یا قصور کسیکا معاف کروا دیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتون سے باز رکھا کسیکو تو اوسکو بہی ویساہی ثواب ہوگا جیسا اسکے کرنیوالیکو ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ اللہ بندیکی مدد کرتا رہتا ہی جبتک یہ اپنے بہائی مسلمانکی مدد کرتا رہتا ہی اسیطرح اور بہت روایتین آئی ہین پس یہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور بلا مشقت حاصل ہوتی ہی ذرا سی زبان ہلا دینے مین افسوس ہی کہ اسے لوگ ایسے غافل ہین کہ خیال ہی نہین کرتے اسکا لیکن چاہیے کہ قصد و نیت بادشاہون کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگون کے کام موئمن سعی کرتا رہونگا نہ یہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگون کے آگے دلیل اسکو لاوے **ف** یعنی انکی صحبت مین آفات ہی بہت ہین پس اگر خالص نیت مذکورہ رکہے تو جائز ہوگا اور اگر فقط بہانہ اسکا کرتا ہی اور لوگون سے یہ اظہار کرتا ہی کہ مین انکی صحبت مین اسلیے آتا ہون اور مقصود قضا خواہش نفسانی ہی تو اچہا نہین اللہ تعالی علام الغیوب ہی ہر ایک کی نیت کو وہ جانتا ہی وہان بہانہ بازی کچہ کام نہین آئیگی اور حقوق مسلمان سے یہ ہی کہ ابتدا کرے ساتہ سلام علیک کے پہلے بات کرنیکے اور داخل ہونیکے مجلس مین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتا ہی مسلمان اپنے بہائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتا ہی اسکو تو صلوات بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے اور یہہ حدیث مین آیا ہی کہ ملائکہ تعجب کرتے ہین اوس مسلمان سے کہ ملاقات کرتا ہی ایک مسلمانسے اور سلام علیک نہین کرتا اوسسے یعنی اسلیے تعجب کرتے ہین کہ بڑا نادان ہی کہ ذرا سی زبان ہلانے مین ثواب بہت سا پاتا اوسسے محروم رہا اور لکہا ہی علمانے کہ بجائی سلام کے اگلی امتون مین سجدہ تہا اور سلام مخصوص ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے لیے ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت کا یہی سلام علیک ہوگی اور جسکو جانے کہ جواب نہین دیگا اوسسے سلام علیک نکرے کہ منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ وہ ایک قوم پر گذرے اور سلام نکیا اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہین ہی مجکو سلام کرنے سے مگر خوف اسکا کہ مبادا یہ جواب ندیوین اور لعنت کرین انپر ملائکہ اور چاہیے کہ جب اپنے گہر مین آوے تو سلام علیک کرے اگرچہ وہ گہر لوگون سے خالی ہو کہ وہان ملائکہ موجود ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اس فعل سے برکت ہوتی ہی گہر مین **ف** اور ایک روایت بیہقی کی مین آیا ہی کہ جب آؤ تم گہر مین تو سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گہر سے تو رخصت کرو انکو ساتہ سلام کے اور بعضون نے لکہا ہی کہ جس گہر مین کوئی ہو وے

نہین تو یون سکے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن ساتہہ نیت ملائکہ کے کذا ذکر علی القاری
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر
شکوہ اپنی محتاجگی اور تنگدستی کا کیا آپ نے فرمایا کہ جب جاوے تو گہر مین سلام علیک کر خواہ
گہر مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اسکے سلام مجہپر بہیج یعنے صلے اللہ علی محمد یا مانند اسکیکے
کہہ اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس اوس شخص نے یہی کیا اسنے بہت دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو رزق
یہان تلک کہ بانٹتا تہا وہ اپنے ہمسایون اور قرابتیون کو یہہ حصن حصین کے مصنف نے
بیچ مفتاح حاشیہ حصن کے نقل کیا ہی اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین کچہ زیادہ کرے یعنی اگر وہ کہین
السلام علیکم تو جواب مین سکے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلیے کہ قرآن مجید مین آیا ہی
وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنے جب تمسے کوئی سلام علیک کرے
ساتہہ سلام علیک کے تو جواب دو بہت اچہا اوسسے یعنے کچہ زیادہ کر یا جو نکا تون جواب دو اوسکا
ف بلکہ سلام علیک کرنے مین بہی جتنی لفظ زیادہ کریگا ثواب زیادہ پاویگا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم حضرت نے اوسکی سلام کا جواب
دیا پہر وہ بیٹہا پس فرمایا آپ نے کہ اسکو دس نیکیان حاصل ہوئین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے اوسکے سلام کا جواب دیا پس بیٹہا وہ پس فرمایا اسکو بیس نیکیان
ملین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت نے اوسکے سلام کا جواب
دیا پس بیٹہا پس فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین یہہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد مین ہی اور ابو داؤد
کی ایک اور روایت مین ایسی حدیث آئی ہی اور اسمین یہہ زیادہ آیا ہی کہ پہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نے اسکو چالیس نیکیان ملین اور فرمایا اسیطرح
ہوتی جاتی ہین زیادتیان یعنی جتنے لفظ بڑہتے جائینگے وتنا ہی ثواب بڑہتا جاویگا اور اگر
ایک شخص جماعت مین سے سلام علیک کرے تو کفایت کریگا سبکی طرفسے یعنے سنت ادا ہو جاتی ہی
سبکی طرفسے اور اسیطرح جواب مین اگر ایک شخص جواب دیگا کافی ہی یعنی واجب ادا ہو جاویگا سبکی
طرفسے اور سوار کو چاہیے کہ پیادہ سے سلام علیک کرے اور پیادہ پا چلنے والا بیٹہے سے اور تہوڑی
لوگ بہت سے اور چہوٹا بڑے سے کہ حدیث مین اسیطرح آیا ہی اور جب مجلس مین آوے چاہیے
کہ سلام کرکر بیٹہے اور جب اوٹہے تو بہی سلام کرے اور ذمیون سے سلام علیک نکرے اور اگر وہ
سلام کرین تو جواب مین ہداک اللہ اور مانند اسکیکے سکہے اور کافر کتابی کے جواب مین علیکم کہے

فقط **ف** کتاب منیۃ الطالب مین لکہا ہی کہ ابتدا کرنی ساتہہ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
اوسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والا اپنے سے کم درجہ والے پر ابتدا ساتہہ سلام کے کرے
جیسے سوار پیادہ اور بیٹہے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹہے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے
تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک کا جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے
کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سے آیا ہی کہ آنے والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے اگر کوئی مسجد
سلام ہو ہمپر ہمارے رب کی طرف سے
مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتے ہون تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہون
سلام ہمپر اور اوپر نیک بندون اللہ کے
تو السلام علیکم کہے اور قبرونمین جاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ یعنی سلام ہو
تمپر ای قبر والون کہ مومنین اور مسلمین ہو اور انشاء اللہ ہم بہی تمہارے ساتہہ ملنے والے ہین مانگتے ہین
ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیئے عافیت اور سلام حقوق اسلام سے ہی آشنائی اور معرفت پر
موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سے ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد تہوڑی دیر ہوئے کے دیوار
یا درخت یا مانند انکیکے ہو منقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئی
اور کہا السام علیک اور سام بغیر لام کے معنے مین موت کے پس معنے السام علیک کے ہوئے موت تجہ
پر پس فرمایا حضرت نے علیکم یعنی اوپر تمہارے پس ام المومنین عائشہ رض نے کہا علیکم السام ولعنۃ اللہ آنحضرت نے
فرمایا کہ ای عائشہ خدا دوست رکہتا ہی نرمی کو ہر چیز مین عائشہ نے کہا کہ آپ نے سنا کہ کیا کہا انہون نے
یا رسول اللہ یعنے آپکو سنا فرمایا کہ مینے بہی تو کہا علیکم یعنی انکا کو سنا اونہین پر رد کردیا اور انکا ادب یہ ہے
سلام نکرے کہ یہہ سلام نصاری اور یہود کا ہی اور وقت سلام کرنیکے جہکے نہین کہ حدیث مین اس سے منع
آیا ہی **ف** طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹہہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے
بیچ منع ہونیکے اس سے اگرچہ بہت وہ لوگ کہ منسوب ساتہہ علم و صلاح کے ہین اسکو کرتے ہین لیکن اعتبار
واعتماد اسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے
کوئی آگے کسیکے زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کرے یا سر جہکا دے کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم
ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع کرنیکے اس سے تشدید و تغلیظ مبالغہ کی ہی کہ کہا ہی کَادَ
الْاِنْحِنَاءُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا یعنے جہکنا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم یہہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ
نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی اور جو کوئی پیشاب کرتا ہو اوسے سلام علیک نکرے اور اگر کوئی کرے بہی
تو اوسکو چاہیے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک کی اس حال مین

کہ آپ پیشاب کرتے تہے آپ نے جواب اوسکو ندیا اور مکروہ ہی پہلے کہنا علیک کا یعنی یون نہ کہے علیک السلام ایک شخص نے اسطرح حضرت سے سلام علیک کی فرمایا کہ یہہ سلام میت کا ہی یعنی قبر پر جاکر یون سلام کیا کرتے ہین تین بار یہہ بات فرمائی بعد ازان فرمایا کہ اگر ملے کوئی تم مین سے اپنے بہائی مسلمان سے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ف اور جواب دینا سلام کا اور چہینک کا فی الفور واجب ہی تاخیر نہین جائز اور جس خط مین سلام ہو تو واجب ہی جواب لکہنا اوسکا مانند جواب دینے سلام کے اور اگر کہے کہ میری طرف سے فلانیکو سلام کہہ دینا تو واجب ہی سلام کہہ دینا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق اعلان کرتا ہو یہہ مسائل در المختار سے لکہے گئے ہین اور کتاب معدن الجواہر مین مسائل سلام کے خوب مفصل لکہے ہین جسکو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہے اور سلام کے ساتہ مصافحہ کرنا ہی سنت ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب ملاقات کرین دو مسلمان اور مصافحہ کرین آپسمین تقسیم کیجاتی ہین درمیان اونکے ستر مغفرتین اونہتر تو اوسکے لیے کہ تازگی اور کشادہ روئی اوسکی زیادہ ہو یعنی جو کوئی بہت کشادہ پیشانی اور خوشی سے کریگا اوسکو اسقدر ثواب حاصل ہوگا اور ایک باقی کی دوسرے کے لیے ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اسلیے ملا کہ اوسنے اپنی خوشی سے مؤمن کا دل خوش کیا اور مؤمن کے دل خوش کرنیکا بڑا درجہ ہی آور اور حدیث مین آیا ہی کہ نازل ہوتی ہی مغفرت سو درجہ نوے تو اوسکے لیے کہ ابتدا کی ہی اور دس دوسرے کے لیے اور منقول ہی کہ ایک صحابی حضرت کے پاس آئے اور سلام کیا آنحضرت وضو کرنے مین مشغول تہے پس جواب انکو نہ دیا جب فارغ ہوئے تو جواب دیا اور مصافحہ کیا اون صحابی نے کہا یا رسول اللہ مین اس مصافحہ کرنیکو اخلاق عجم سے جانتا تہا فرمایا جبکہ دو مسلمان ملاقات کرین اور مصافحہ کرین جہڑتے ہین گناہ اونکے جیسے کہ جہڑتے ہین پتے درختونکے اور مضایقہ نہین ہی اوس شخص کے ہاتہ چومنے کا کہ بزرگ ہی دین یا سبب توقیر و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر رضہ سے کہ ہم بوسہ دیتے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اور یہہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن دیجیے مجکو کہ بوسہ دون آپکے سر اور دست مبارک کو پس اذن دیا اوسکو اور یہہ ہی منقول ہی کہ جب ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہا کو دیکہا مصافحہ کیا اور بوسہ دیا اونکے ہاتہ کو اور دونو نکو رقت ہوئی آور بعض حدیثونمین بوسہ دینے ممانعت بہی آئی ہی منقول ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا جہکا کرین ہم وقت سلام کے فرمایا کہ نہین پہر کہا مینے یا رسول اللہ کیا بوسہ دیا کرین ہم آپسمین فرمایا نہ کہا مینے کیا مصافحہ کیا کرین ہم فرمایا ہان اور ہو سکتا ہی کہ مراد اس بوسہ سے غیر ہاتہ پر ہو واللہ اعلم ف کتابون مین ہی کہ مضایقہ نہین

مرد عالم اور پرہیزگار کے ہاتہ چومنے کا بطریق تبرک کے اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کے سر کا اچہا ہی
اسنتے اور نہین رخصت بیچ چومنے ہاتہ غیر عالم و عادل کے بیوا لمختار اور محیط مین ہی کہ واسطی تعظیم
اسلام اور اکرام اوسکیکے جائز ہی اور واسطی حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی اور یہہ جو کرتے ہین جاہل
کہ چومتے ہین ہاتہ اپنا جسوقت کہ ملتے ہین کسی سے پس یہہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور اسطرح
جو جاہل زمین بوسی کرتے ہین آگے امرا و علما کے پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا ساتہ اوسکے
دونون گنہگار ہوتے ہین اسلیے کہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کے اور کافر ہوتا ہی زمین بوسی سے اگر ہو بطور
عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور تحیت کے یعنے بجائے سلام کے ہو تو کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار مرتکب
کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطے غیر خدا کے حرام ہی جیسے تواضع غنی کی واسطے
غنا اوسکیکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے تواضع کی غنی کی اسکی غنا کے سلیے جاتا رہا دو تہائی
دین اوسکا انتہے اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطے اللہ کے اور واسطے رضا
اسکیکے ہی نہ واسطی غیر اللہ تعالی کے یہہ مسائل در المختار اور قرۃ الانظار مین سے لکہی ہین اور زمین بوس کرنیکو
جو منع کیا اِسنے معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا قبرونکے آگے یا مزار ونکی چوکہٹون پر بوسہ دیتے ہین بہت برا ہی
اسلیے کہ علت جو بیان کی اسمین مشابہت بت پرستی کی وہ یہان بہی پائی جاتی ہی بلکہ زیادہ ہی اور
اوِلایسا ہی بوسہ دینا قبر پر منع ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ بوسہ دینا
قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور سر رکہنا اوسپر حرام و ممنوع ہی اور بیچ بوسہ دینے قبر والدین کے روایتین فقہا
نقل کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہی کہ نہین جائز ہی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنیکو جو حرام و ممنوع کہا
اسکی مائۃ المسائل مین خوب لکہی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر واسطے عبادت
غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر سجدہ کرے بدون حضور [illegible]
وہ بہی موجب کفر ہی چنانچہ یہہ بات فقہ کی کتابونسے معلوم ہوتی ہی انتہے اور اکرام یعنی خاطرداری کرنی اور گلے لگا
لینا وقت آنیکے سفر سے وارد ہوا ہی اور گلے لگنا مکروہ ہی وقت خوف فتنہ کے اور اوٹہنا تعظیم کے سلیے بہی مکروہ
اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے نہ بطریق عظمت دین کے یعنے بلحاظ امارت اور ثروت کے نہین درست ہی اور بلحاظ بزرگی علم و
درست ہی اور مسجد مین اوٹہنا تعظیم کے سلیے بہت مکروہ ہی کہ مسجد جگہہ عبادت حق کی ہی پس شریک نکرے دوسرے
یعنے وہان اللہ ہی کی عبادت و تعظیم ہوتی ہی اور کسی کی وہان تعظیم کرنی نچاہیے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے سلیے نہ اٹہا
کرتے تہے اسلیے کہ حضرت کو خوش نآیا تہا اوٹہنا اور فرماتے تہے کہ یہہ عجمیونکی تکلفات مین سے ہی اور جو کچہ کہ مسنون
یہہ ہی فراخی کردینی جگہہ مین اور ظاہر کرنا خلق کا اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ مین مفاد

لوگونمین زیادہ ہوگئے ہین اور نفسانیت انکی طبیعتونمین جیلی ہوئی ہی اونسا بقصد اکرام اسلام کے واسطے
دفع ایذا کے مضایقہ نہین اور اگر یار ونمین یہہ رسم نہو تو بہتر ہی کہ وہان تکلف نہین ہوتا **ف** کتاب
منحی الطالب مین لکہا ہی کہ قیام یعنے اوٹہنا واسطے تعظیم بادشاہ عادل اور والدین اور دین دار اور پرہیزگار
اور بزرگونکے مستحب ہی اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ وممنوع ہی اور علما کی رکاب پکڑنی بہی داخل توقیر
وتعظیم کے ہی اور اقوال صحابہ کے اسکے حق مین وارد ہوئے ہین آیا ہی کہ ابن عباس اور زیدؓ بن ثابت رض
ایک مجلس مین بیٹھے تہے جب زید بن ثابت سوار ہوئے تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے
کہا چہوڑ دو رکاب کو ای چچا کے بیٹے رسول خدا کے ابن عباس نے کہا اسیطرح حکم کیے گئے ہین ہم
یہہ کہ کرین ہم ساتہہ علما اپنے کے پس زید نے ہاتہہ ابن عباس کا پکڑا اور چوما اور کہا اسیطرح حکم کیے
گئے ہین ہم کہ کرین ساتہہ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ جان اور مال اور آبرو مسلمانونکا
حتے الوسع ظالمونکے ہاتہہ سے نگاہ رکہے اور مظلومون کی فریاد کو پہنچے اور مددگار اونکا رہے کہ حدیث مین آیا ہی
کہ جسکے آگے فریاد کرے بہائی مسلمان اوس کا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پہر مدد نکرے
تو رسوا کریگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مدد کریگا بہائی مسلمان کی مدد کریگا اوسکی
حقتعالی دنیا اور آخرت مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نگاہ رکہے آبرو مسلمانونکی دنیا مین تو
حق تعالی روز قیامت کے فرشتہ کو اوٹہاویگا کہ اوسکو آگ دوزخ سے نگاہ رکہے گا اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ جب وہ چہینک کر الحمد للہ کہے تو جواب دے ساتہہ یرحمک اللہ کے اور حدیث مین ہی کہ جب
چہینکے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جب وہ یہہ کہے تو کہے وہ شخص
کہ اوسکے پاس ہو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور جب وہ یہہ کہے تو چہینکنے والا پہر کہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ **ف**
کتاب منحی الطالب مین لکہا ہی کہ چہینکنے والیکو مستحب ہی کہ چہینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چہینکنے کے
الحمد للہ آواز بلند سے کہے اور سننے والیکو واجب ہی کہ اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے اور چہینکنے والا
پہر جواب دینے والیکو کہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ یا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب
دینا تین چہینکون تک ہی اور بعد اسکے چہینکنے والا ہربار حمد کہے اور سننے والا چاہے جواب دے چاہے
نہ دے اور یہہ جواب دینا اوس جگہہ ہی کہ چہینکنے والا الحمد للہ آواز بلند سے کہے والا جواب نہین واجب
اور اگر وقت قضاء حاجت کے یعنے پاخانہ مین یا جماع کے وقت چہینکے تو دلمین حمد کہے آیا ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے سوال کیا یا رب العزۃ ہم کبہی ایسے حالمین ہوتے ہین کہ تیرا ذکر اوس حالمین بے ادبی
جانتے ہین مانند جنابت اور پاخانہ کے حکم ہوا اُذْكُرُوْنِیْ عَلٰی كُلِّ حَالٍ یعنے یاد کرو مجکو ہر حال اور

ایسے وقت دل ہی مین یاد کیا کرو اور حدیث مین آیا ہی کہ جواب دیا تین چھینکون تک ہی اور زیادہ واسطے زکام
اور یہہ ہی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک چھینکنے والیکا پھر اوسنے ایک چھینک
اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور منقول ہی کہ جب آنحضرت چھینکتے تو آواز کو پست کرتے تہے اور موںہہ کو ہاتہہ
یا کپڑے سے ڈہانک لیتے آیا ہی کہ یہود حضرت کے سامنے قصداً چھینکتے تہے با مید اسکے کہ یرحکم اللہ کہین
لیکن آنحضرت یہدیکم اللہ کہتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ چھینک رحمٰن سے ہی اور جمائی شیطان سے یعنے
چھینک سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت بہ نشاط ادا ہوتی ہی اسلیے اسکو رحمٰن کی طرف نسبت کیا
اور جمائی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوسسے شیطان خوش ہوتا ہی کہ مین اب خوب اسپر قادر رہونگا اسلیے
اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع مین پیدا کرنیوالا دونونکا اللہ تعالیٰ ہی ہی اور فرمایا جب کہے
آہ آہ جمائی لینے مین جیسیکہ جمائی سے لینے مین عادت ہی اسطرح آواز کریگی تو ہنستا ہی شیطان اوسکے
پیٹ مین سے صَدَقْتَ یارسول اللہ **ف** تحفۃ الطالب مین لکہا ہی کہ جمائی شیطان سے ہی جبکہ جمائی
آوے تو ہاتہہ اپنا موںہہ پر رکہہ لے اور آواز بلند نکرے بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکرے اور حقوق مسلمانی
یہہ ہی کہ شریر و بدسے پرہیز کرے اور ساتہہ خلق اور مدارات کے اپنے تئین انکے شر سے نگاہ رکہے اور اونکی برائی موںہہ
نہ لاوے کہ یہہ موجب فتنہ اور فساد کا ہی اور یہہ نفاق نہین ہی بلکہ یہہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ اہل خیر کی
طرف سے دلمین برائی رکہے اور زبان سے نرمی کرے ابو درداء نے کہا کہ ہم انکسار کرتے ہین ایک قوم سے
موںہہ پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہین اونپر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیچ تفسیر اس آیت کے لائے
ہین وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ یعنے مسلمان دور کرتے ہین فحش اور ایذا کو ساتہہ سلام و مدارات
(یعنے دفع کرتے ہین ساتہہ بہلائی کے برائی کو)
کے ام المومنین حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ ایک شخص نے اذن چاہا آنے کا آنحضرت کے پاس پس فرمایا
آپ نے آنے دو کہ وہ مرد بد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اسسے اتنا نرم کلام کیا کہ جانا مینے کہ اسکو
دوست رکہتے ہین پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضہ نے پوچہا کہ یارسول اللہ یہہ کیا حال تہا کہ اول
آپ نے اوسکو مکروہ رکہا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئے فرمایا ای عائشہ بدترین لوگونکا خدا تعالیٰ
کے نزدیک وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ بسبب فحش گوئی اوسکی کے نعوذ باللہ منہا اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ فقیرون اور مسکینون سے اختلاط کرے اور یتیمون پر شفقت و احسان اور ہمنشینی اور مصاحبت
خاص اغنیاء ہی کی اختیار نکرے کہ دعا آنحضرت کی یہہ تہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا
وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اور حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جب مسجد مین آتے اور کسی
مسکین کو بیٹہا دیکہتے تو اوسکے ساتہہ بیٹہتے اور کہتے ایک مسکین ہمراہ مسکین کے بیٹہا اور کہتے ہین

کہ حضرت حبیب علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہ کہا جاتا یا مسکین یعنی اس مسکین کہنے کو دوست
رکہتے تہے کعب احبار نقل کرتے ہین کہ جہان قرآن مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واقع ہی بجائی اسکے توریت میں
یایها المساکین واقع ہی اور حضرت موسی علیہ السلام نے سوال کیا کہ ای رب العزت تجکو کہان طلب کرون تو
فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور رہو تم موتے سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ موتے کون ہین فرمایا کہ اغنیا اور بیچ خبرگیری یتیم کے اور شفقت کرنیکے اسپر ثواب بیشمار
آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور غمخوار یتیم کا بہشت مین بہم ہونگے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی رکہے ہاتہ اپنا یتیم کے سر پر از راہ رحم کرنیکے ہوگی اوسکی سبب لیے بقدر شمار ہر بال کے نیکی اور
فرمایا کہ بہترین گہرون کا وہ گہر ہی کہ اسمین احسان کرین ساتہ یتیم کے اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ ہمیشہ خیرخواہ مسلمانونکا ہو اور انکی حاجت روائیو نمین سعی کرے اور ہمیشہ دربی اسکے رہے
کہ کسی مسلمان کا دل شاد کرے حدیث مین آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانونکو مانند اپنے چاہے اور
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یا دن سے کسی مسلمان کی حاجت مین
صرف کرے خواہ وہ حاجت برآوے یا نہ برآوے بہتر ہی اسکے لیے دو مہینے کے اعتکاف سے
اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم کی تہتر مغفرت
دیگا اسکے لیے حقتعالی اور حدیث مین آیا ہی کہ دو خصلتین ہین کہ انسے بالاتر کوئی نیکی نہین ہی ایمان
لانا ساتہ اللہ کے اور نفع پہنچانا اللہ کے بندونکو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہترین اعمال سے ہی
شاد کرنا کسی مسلمان کی خاطر کا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مدد کرو اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو
یا مظلوم عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتہ منع کرنیکے ظلم سے
یعنے اوسکی مدد یہی ہی کہ اوسکو ظلم سے باز رکہے اور منقول ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے
کہ جو کوئی ہر روز یہہ دعا تین بار پڑہے اوسکو ابدالون مین لکہتے ہین اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ف
امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
اوسکو ابدال کے درجہ مین لکہتے مین یہہ حضرت شیخ عبد الحق نے مشکوۃ کے ترجمہ مین لکہا ہی اور حقوق
مسلمان سے یہہ ہی کہ عیادت کو جاوے بیمار کی کہ بیچ عیادت مریض کے ثواب بیشمار ہی حدیث
مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی اول روز مین تو دعا ساتہ رحمت و مغفرت کے کرتے ہین اوسکے لیے

ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اوسکی آخر روز مین یا اول شب مین تو دعای مغفرت
و رحمت کی کرتے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوتا ہی اوسکے لیے باغ جنت مین اور یہہ بھی حدیث
مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی ہمیشہ بیٹھتا جاتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھتا ہی
پس جب بیٹھتا ہی غوطہ مارتا ہی دریای رحمت مین **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور عیادت کرے اپنے
بھائی مسلمان کی واسطے طلب ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے بقدر مسیرت ساٹھہ برس کے
اور آداب عیادت سے یہہ ہی کہ بہت نہ بیٹھے بیمار کے پاس مگر یہہ کہ راضی ہو بیمار بہت بیٹھنے سے
اور اوسکا حال بہت نہ پوچھے اور اظہار رقت کا کرے اور دعا کرے اوسکے لیے اور اوسکے چہرہ کے
طرف نظر نکرے یعنی جیسے آنکھہ سوجی ہو یا مُنہ اور مانند اوسکے تو اوسکو دیکھے نہین اسلیے کہ اوسکو تردد ہوگی
اور ملال ہم پہنچے گا اور حدیث مین ہی کہ پورنی عیادت مریض کی یہہ ہی کہ اپنا ہاتھہ بیمار کی پیشانی
یا ہاتھہ پر رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عیادت ایکبار سنت ہی اور زیادہ اسکے نفل ہی اور
بعضون نے کہا کہ عیادت بعد تین دن کے کرے **ف** لیکن یہہ قول قابل اعتماد کے نہین
اور سست نزدیک محدثین کے عیادت اول مرض مین ہی نہ بعد گذرنے تین دن کے اور اکثر علما
اسپر ہین کہ عیادت مقید کسی وقت پر نہین ہی جب چاہے کرے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے عیادت امیر المؤمنین عمر رض کے آئے اور کئی بار فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ **ف** ابن عباس سے ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ عیادت
کرے مسلمان کی اور کہے سات بار اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ شفا دیگا وہ
بیمار مگر یہہ کہ آئی ہو موت اوسکی کہ یہہ مرض لا علاج ہی یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور آداب مریض کا یہہ ہی
کہ ساتھہ ادب نیک کے رہے کہ مرض سے شکایت نکرے اور جزع فزع نکرے اور صبر کرے اور دوا کرے
اور بعد دوا کے توکل خدائی تعالے پر رکھے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین ہی اسلیے
کہ دوا بھی پیدا کی ہوئی خدا ے تعالے کی ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
واسطے عیادت امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ کے آئے اور فرمایا کہ کہہ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ اَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ اَوْ
خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاِنَّكَ سَتُعْطِيْ اِحْدٰهُنَّ

اور مستحب ہی بیمار کے لیے کہ کہے أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ف عثمان بن
ابی العاص سے روایت ہی کہ وہ شکوہ لاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درد کا کہ تہا اونکے بدن میں پس
فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہہ تو ہاتہہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکہتی ہی تیرے بدن سے اور کہہ
بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ کہتے ہین
عثمان کہ پس کیا مین نے اسیطرح پس دفع کیا اللہ نے اوس درد کو کہ تہا میرے بدن مین اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ کہا انہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے بدن پر
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ملتے اوس پہونک سے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے یعنے پہونکتے بعض جسم پر
پہر پہیرتے ہاتہہ اپنے اوس دم کی جگہہ سے لیکر تمام اعضا پر جہانتک کہ پہنچ سکتے پس جبکہ وہ بیماری ہوئی اکو کہ
جسمین وفات پائی تہی مین کہ دم کرتی اوپر ہی دونو سورتین کہ حضرت دم کیا کرتے تہے اسطرح کہ پڑہتی مین
اور لیتی آنحضرت کے دست مبارک اور اونمین پہونکتی اور دونو ہاتہہ بدن مبارک پر پہیرتی اور حضرت کے
اہلبیت مین سے کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر بہی حضرت دم کرتے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہہ
روایتین مشکوۃ مین ہین اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تعزیت کرے بہائی مسلمان کی اور اوسکے جنازہ پر
حاضر ہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی حاضر ہو مسلمان کے جنازہ پر اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی
حدیث مین آیا ہی کہ قیراط مانند کوہ احد کے ہی اور چاہیے کہ مقصود جنازہ پر حاضر ہونے سے ادا کرنا حق میت کا
اور عبرت پکڑنی ساتہہ موت کے ہو منقول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کے پیچہے جاتے تہے اور
روتے تہے اور کہتے تہے قسم خدا کی نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس چیز کے چلونگا یہانسے اور کب تک ہونگا یہان
اور حدیث مین ہی کہ میت کی تین چیزین رہتی ہین دو تو انمین سے پہر آتی ہین اور ایک ہمراہ جاتی ہی دو چیزین
کہ پہر آتی ہین وہ اہل و مال ہین اور وہ جو ساتہہ جاتی ہی عمل ہی اور آداب تعزیت کے یہہ ہین کہ غمگین ہووے
اور بات کم کرے اور تبسم نکرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر وہ جاہل ہو یا نہایت بے صبری مین ہو
صبر دینے مین مبالغہ نکرے کہ بعضے جاہل اسکے مقابلہ مین کفر بکنے لگتے ہین نعوذ باللہ من ذلک اور حقوق مسلمانونسے
یہہ ہی کہ زیارت اونکی قبرونکی کرے اور چاہیے کہ مقصود زیارت سے دعا اور نرمی دل کی ہو منقول ہی
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جب زیارت کرتے قبرونکی تو اسقدر روتے کہ محاسن (داڑہی) شریف اونکی تر
ہو جاتی اور کہتے کہ مینے سنا ہی پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قبر اول منزل ہی منزلون آخرت کی سے
اگر اوس سے نجات ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوسمین نجات نہوئی تو دشواری ہی ابو درداء رضی اللہ عنہ
قبرونمین بیٹہتے تہے پس اونسے پوچہا لوگون نے سبب اسکا کہا کہ کیونکر نہ بیٹہون ساتہہ ایسی قوم کے کہ یاد

دلاتی ہین بہمہ آخرت کو اور جب و شنتا ہون بہانسے تو امن مین رکہتے ہین مجکو غیبت سے یعنے جب
مرنا اپنا یاد آیا تو فرصت غیبت کی کہان آور حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہ گذرے
قبرون پر اور اپنے حال مین تفکر نکرے تو خیانت کی اوسنے اپنے حق مین بہی اور اونکے حق مین بہی
یعنے اونکی زیارت سے جو سوچ ہوتا اپنے حال مین اور موت یاد آتی جب وہ نہوئی تو گویا خیانت کی
اونکے حق مین بہی اور اپنے حق مین بہی آور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوار
گذرے ایک جگہہ پر پس کودا مرکب اونکا پوچہا کہ یہان مقبرہ کفار کا ہی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یارسول
اللہ ہی فرمایا کہ جو کچہہ کہ مین سنتا ہون کہ کیا عذاب ہوتا ہی اہل قبور کو اگر تم سنو تو ترک کردو کہانے پینے کو
آور منقول ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کی طرف
باہر نکلے پس بیٹہے آپ ایک قبر پر اور روئے اور ہم بہی روئے پس فرمایا کہ کس چیز نے رولایا تمکو کہا ہمنے
کہ آپکے رونے نے رولایا ہمکو یارسول اللہ فرمایا کہ یہہ قبر ہی آمنہ وہب کی بیٹی کی کہ یہہ نام آنحضرت کی
والدہ کا ہی اذن چاہا مینے خدا تعالی سے کہ زیارت کرون مین اسکی پس اذن دیا مجکو اور بعد اسکے اوسکی
مغفرت مانگنے کا اذن چاہا مینے پس اذن ندیا مجکو پس رولایا مجکو شفقت مادری نے اور یہی کلام ہی متقدمین کا
کہ آپکے والدین کی مغفرت نہین ہوئی بسبب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظ کیا ہی آنحضرت کے
والدین کے کافر کہنے سے اور کہتے ہین کہ تمام باپ دادا آنسرور کے باایمان گئے ہین اور بعضون نے
توقف کیا ہی اس مسئلہ مین آور آداب زیارت قبور کے یہہ ہین کہ اول کہر مین دو رکعت نماز کی ادا کرنے
اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور ثواب اسکا میت کو بخشے
بعد اسکے راہ مین لایعنی بات مین مشغول نہووے اور جب مقبرہ مین پہنچے تو جوتہ آتارے کہ حدیث مین
اسیطرح ہی اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے میت کے مونہہ کے کہڑا ہووے اور سلام کرے جیسکو زندگی مین
کرتا ہی بعد اسکے قبلہ کی طرف مونہہ کرکر کہڑا رہے اور کہڑا ہونا پست جگہہ مین اولی ہی کہڑے ہونے سے
بلند جگہہ پر اور قرآن پڑہے اور دعا کرے اللہ تعالی سے اور تضرع کرے اور قبر کو بوسہ نہ دے اور نہ ہاتہہ
اوسپر رکہے کہ یہہ نصاری کی عادات سے ہی اور یہہ دعا پڑہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَلِلْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ اور اگر مقبرہ شہدا کا ہو تو یہہ کلمات بہی کہے سَلَامٌ
عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بعد اسکے بیٹہے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بعد اسکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ

لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑہے بعد
اسکے قل ہو اللہ احد سات بار پڑہے یا دس بار کہ حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالیٰ اسکے ایک نور پیدا کرتا ہی
میت کی قبر مین اور بخشتا زیارت کرنیوالیکے بخشتا ہی اور مردونکے لیے دعا کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ
اٰنِسْ وَحْشَتَهُمْ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهُمْ وَلَقِّنْ حُجَّتَهُمْ وَبَيِّضْ غُرَّتَهُمْ وَنَوِّرْ قُبُوْرَهُمْ
وَارْحَمْ غُرْبَتَهُمْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِهِمْ وَكَفِّرْ سَيِّئَاتِهِمْ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور بہترین اوقات زیارت کا دن پیر کا اور جمعرات کا اور جمعہ اور ہفتہ ہین اور روز زیارت کرنی دن
جمعہ کے بعد نماز جمعہ کے اولیٰ ہی اور راتین متبرک ہی اولیٰ ہین زیارت کے لیے خصوصاً شبرات
اور سب وقت مین زیارت کے لیے جب چاہے کرے یہہ ہی بیان آداب خوش گذرانیکا ساتھہ تمام
خلائق کے اور مرجع تمام اخلاق کا یہہ ہی کہ جیسیکہ اپنے تئین دوست رکہے سب مسلمانونکو دوست رکہے
کہ کمال ایمان کا یہہ ہی ہی اور چاہیے کہ کسیکو زندہ اور مردہ سے بنظر حقارت نہ دیکہے اگرچہ فاسق ہو شاید
کہ ختم کار اوسکا بہلائی پر ہو اور ختم کار تیرا فسق پر کہ اعتبار خاتمہ پر ہی بیت حکم مستوری و مستی
ہمہ بر خاتمہ است + کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد + اور دین کو بدلے دنیا کے ہاتہہ سے کبہی
نہ بیچ ہو اور نہ دنیا اور دنیا دار کو معظم مکرم مت رکہہ کہ دنیا خدا تعالیٰ کے آگے کچہہ قدر نہین کہتی
حدیث مین آیا ہی کہ اگر دنیا کو خدا تعالیٰ کے آگے بقدر پر پشہ کے کچہہ قدر ہوتی ہو تو کسی کافر کو اوسمین سے ایک
چلو پانی کا پینے نہ دیتا اور دنیا دار کے ساتہہ دشمنی بہی مت کر کہ ظاہر ہو نا اسکا شر مین ڈالیگا اور دفع اسکا دشوار ہوگا اور اگر انسان
نظر رحمت سے دیکہے تو بہتر ہی کہ خدا تعالیٰ کا غضب اوپر کافی ہی اور اوپر محبت زمانہ کے لوگونکے
اعتماد نکر اور ساتہہ بات خوشامد کے کہ تیرے منہہ پر کہین مغرور مت ہو کہ وجود ایسے شخص کا کہ حاضر و غائب
یکسان ہو حکم عنقا کا رکہتا ہی اور جہانتک ہو سکے آپ نیک رہ اور مت کہہ کہ دوسرا برائی کرتا ہی مین کیا
بہلائی کرون کہ ہر کوئی بسبب عمل اپنے کے گرو ہوگا اور بسبب احتیاج کے کہ رکہتا ہو طمع مت کر کہ بغیر سمجہے
غرض کو خوار ہوگا اور بسبب بے احتیاجی کے بہی تکبر مت کر کہ شاید محتاج ہو جائے تو اور اگر کسی سے کچہہ
چاہے تو اور پہر نہ پاوے تو دشمن اوسکا مت رہ کہ رنج دشمنی کا بدتر ہی رنج نہ پانے سے اور جسکو
جانے کہ نصیحت نہین مانیگا اوسکو نصیحت مت کر کہ دشمن ہو دیگا اور بہتر یہہ ہی کہ نصیحت کرنا تیرا علی العموم
ہو نہ شخص معین کو تاکہ جو استعداد قبول کرنے نصیحت کا رکہتا ہو گا وہ آپ مان لیگا اور غرض اوس سے حاصل
ہو جائیگی اور کوشش اسمین کر کہ غرض تیری زمانہ کے لوگون سے کم پڑے کہ عزت اسمین ہی اور یہہ ملت سوائے

قناعت کے میسر نہین ہوتی اور اگر وہ تیری غیبت کرین یا کچھ برائی پہنچاوین تو صبر کر اور کام اپنا خدا جل علٰی
سونپ کہ صبر کو بڑی ہی تاثیر ہی قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا اور برائی کے بدلہ لینے مین مشغول نہو کہ عمر ضائع ہوگی اور خیر زیادہ ہوگی اور
اور چھوڑ انکو چھوڑنا اچھا
اپنی زبان سے اپنی تعریف نکر اسلیے کہ اگر وہ بات لائق تعریف کے واقع مین ہی تو آپ ظاہر ہوجائیگی
اور اگر ظاہر نہو تو بہی غم نہین ہی کہ اچھی بات اچھی ہی ہی ظاہر ہو یا نہ ظاہر ہو اور جبکہ لوگ تجکو دوست نرکہین
تو جان کہ تجھہ مین کچھہ نقصان ہی اسلیے کہ حب و بغض لوگونکا خدا کے ہاتہہ ہی ف یعنی اللہ کے نزدیک
اگر تو اچھا ہوتا تو وہ لوگونکے دلونکو آپ ہی مائل کرتا تیری طرف اور مراد لوگونسے نیک لوگ ہین بُرون کا
اسمین کچھہ اعتبار نہین کہ وہ اچھونکو برا جانتے ہین اور بُرون کو اچھا یہہ بات حدیثونسے سمجھی جاتی ہی اور
اکثر لوگونکی صحبت سے بہاگتا رہ کہ جو کہ قابل صحبت کے ہین بہت ہی کم ہین قول ہی حضرت امیرالمومنین
شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا کہ اِخْوَانُ الزَّمَانِ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ اور جسکا تو امتحان نکرے
بہائی زمانے کے جاسوس ہین عیبون کے
اسپر اعتماد نکر اور تھوڑی سی ملاقات و ہمنشینی پر مغرور نہو جبتک کہ معاملہ مکرر نہ پڑے اور جو امتحان کا یہہ ہی
کہ سب حالتونمین اوسکو آزماوے تو حالت سعدلی مین ہی اور حکومت مین ہی اور محتاجگی مین ہی اور غنا مین ہی
اور غضب مین ہی اور رضا مین ہی اور حاضر مین ہی اور غائب مین ہی اور عیش مین ہی اور سختی مین ہی جب سب
حالتونمین یکسان ہو تو وہ قابل مصاحبت کے ہی پس اگر ایسا آدمی پاوے تو اگر بڑا ہی تو اسکو بجای باپ کے
جان اور اگر چھوٹا ہی تو بجای بیٹے کے جان اور اگر برابر ہی تو بہائی ٹھہرا اوسکو دگر نہ کنارہ کر اوسے
نہ بہائی کسیکا ہو نہ باپ اور نہ بیٹا **فصل دوسری** بیچ حقوق ہمسایہ کے اور ماں باپ کے اور اولاد کے
اور بردے کے پس حقوق ہمسایہ کے اول جاننا چاہیے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگرچہ مشرک ہو اور بیچ تاکید رعایت
کرنے حقوق ہمسایہ کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی حدیث مین کہ اَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ
تَكُنْ مُسْلِمًا یعنے نیکی کر ہمسایہ سے تا مسلمان ہووے تو ہمسایہ کی ساتہہ نیکی کرنیکو سبب اسلام کا کیا تا جانے تو
کہ مسلمانی بیچ رعایت حق ہمسایہ کے ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتے تو ادا کرنے حق ہمسایگی سے وصیت کرتے اور حدیث مین آیا ہی کہ تہمارا ہمسایہ کے کتے
ایذا اوسکی ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا صحابہ نے کہ فلانا شخص ہمیشہ روزے
رکھتا ہی اور شب بیدار رہتا ہی لیکن ہمسایہ کو ایذا دیتا ہی فرمایا کہ وہ آگ دوزخ مین ہی اور آیا ہی
کہ ایک بزرگ سے لوگونکے آگے بہنایت چوہون کی شکایت کی لوگون نے کہا کہ بلی کیون
نہین رکہتے تم کہ چوہے جاتے رہین کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ بلی کی آواز سنکر ہمسایہ کے گہر مین چلے

جاوین پس جو کچھ کہ مین اپنے لیے نہ پسند کرون دوسرے کے لیے کیونکر پسند کرون اور حق ہمسایہ کا یہ دفع کرنا ایذا
ہی کا نہین ہی اوس سے بلکہ باوجود اسکے چاہیے کہ رحمت و شفقت بہی کرے اور اوسکی ایذا پر تحمل کرے کہ آیا ہی
کہ فردا لے قیامت کو ہمسایہ فقیر ساتھہ غنی کے جھگڑیگا کہ کیون نہ اسکے ساتہ احسان کیا اور جملہ حقوق ہمسایہ سے
یہہ ہی کہ ابتدا کرے اوسے ساتہہ سلام کے اور لڑے نہین اوس سے اور تہوڑ یسی چیز پر مناقشہ نکرے اوسے
اور اوسکا حال بہت نہ پوچھے خصوصا اوسوقت کہ مدد نکر سکے اوسکی اور اگر وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور
مصیبت مین تسلی دے اور غم و شادی مین شریک ہو اور اوسکی خطا سے درگذر کرے اور اوسکے قصور معاف
کرے اور کوٹھی پر سے اوسکے گہر مین نظر نکرے اور اگر اسکی دیوار پر کڑی رکھے تو مانع نہو اور اگر اوسکے پرنالے
پانی آوے تو لڑے نہین اوس سے اور اوسکی راہ تنگ نکرے اور جو کچھ کہ اوسکے گہر مین آوے اوسکو دیکھے
نہین یعنی اسلیے کہ شاید اوسکو ناگوار ہو اور عیب اوسکا ڈہانکے اور اوسکے گہر کے لوگونکو نہ دیکھے اور اوسکی لونڈی پر
نظر بد نکرے اور اگر ہمسایہ کہین جاوے تو اوسکے گہر کی محافظت سے غافل نرہے اور اوسکی اولاد پر مہربانی
کرے اور جو کچھ کہ دین و دنیا مین اوسکے کام آوے بتاوے اور اگر محتاج ہووے تو قرض دیوے اور
مکان اپنا اتنا بلند نکرے کہ اوسکے گہر کی ہوا رکے مگر اوسکے اذن سے مضایقہ نہین اور اگر میوہ کہاوے
تو چاہیے کہ اوسکے گہر بہی بہیجے اور اگر نہ بہیجنا منظور ہو تو پوشیدہ کہاوے اور اپنے بیٹے کو میوہ لیکر باہر
نہ نکلنے دے تا بیٹا ہمسایہ کا نہ دیکھے اور اپنے باپ سے ہٹ نکرے اوسکے لیے کہ مجکو بہی دے حاصل یہہ
کہ تمام حقوق اسلام کے مع حقوق ہمسایگی کے بجالاوے مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمر کے
پاس تہا اور اونکا غلام ایک بکری ذبح کر رہا تہا عبد اللہ نے کہا ای غلام اول اس بکری مین سے یہودی کے
گہر بہی بہیج کہ ہمسایہ ہمارا ہی اور یہہ بات مکرر کہی عبد اللہ نے اور منقول ہی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے
آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین دو ہمسائے رکہتی ہون کہ ایک میرے دروازے کے
سامنے رہتا ہی اور ایک دوسے پرے رہتا ہی اور کبہی میری پاس ایک چیز ہوتی ہی کہ دونونکو نہین پہنچ
سکتی پس اون دونون مین سے کونسا مقدم ہی فرمایا وہ کہ گہر اوسکا سامنے دروازہ کے ہی اور منقول ہی
کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول کیونکر معلوم ہووے کہ مین نیک ہون
یا بد فرمایا کہ اگر تیرے ہمسائے تجکو نیک کہین تو نیک ہی تو اور اگر بد کہین تو بد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو
خدا تعالی بہلائی پہنچایا چاہتا ہی تو شہید کرتا ہی اوسکو عرض کیا صحابہ نے کہ شہید کرنا کیونکر ہوتا ہی یا رسول اللہ
فرمایا اسطرح کہ دوست رکہین اسکو ہمسائے اور حقوق مان باپ اور اولاد کے پس جان کہ صلہ رحم ایک واجب ہی
واجبات دین سے یعنے اگر اقربا اوسکے محتاج ہون اور اوسکو دسترس ہو تو واجب ہی کہ خبرگیری اونکی قسم نان

بیان حقوق [illegible]

ونفقہ سے گرتا رہے اور رحم اوس قرابت کو کہتے ہین کہ بواسطہ پیٹ کے ہو اگرچہ دور ہو اور اگر باوجود اسکے
قرابت اسطرحکی ہو کہ حرام ہو اوسے نکاح تو اوسکو ذی رحم محرم کہتے ہین پس ہو سکتا ہی کہ ایک شخص ذی رحم بہی ہو
اور محرم بہی مانند باپ اور ماں اور بہائی اور بہن اور مانند انکے اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ ایک شخص محرم ہو لیکن
ذی رحم نہو مانند دو دہ شریک بہن بہائی کے اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ ذی رحم ہو اور محرم نہو مانند بیٹے چچا او رخالہ کے
مثلا اور بیچ رعایت حقوق اقربا اور رحم کے حدیثین بہت وارد ہوئی ہین حدیث قدسی مین آیا ہی کہ حقتعالے
فرماتا ہی کہ رحم مشتق ہی میرے نام سے کہ رحمٰن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنے سلوک کرے ناتے دار سے
ملاؤن مین ساتہہ اوسکے یعنے رحمت کرون اوسپر اور جو کوئی کاٹے ناتا کاٹون مین اوسے یعنے اپنی رحمت سے
محروم کرون اوسکو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ عمر میری دراز ہو اور رزق وسیع
تو چاہیے کہ ڈرے خدا سے اور ملاوے ناتا یعنے سلوک کرے ناتے داروں سے اور ابو ذر کہتے ہین
کہ وصیت کی مجہکو خلیل میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ سلوک کرنیکے اقربا سے اگرچہ متغیر ہو جاوین اور
وصیت کی یہہ کہ حق کہے تو اگرچہ تلخ ہو اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ صدقہ دینا مسکینون کو ایک صدقہ ہی اور
ذی رحم کو دینا دو صدقے مین یعنے دگنا ثواب ہوتا ہی اور یہہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بہترین خیرات خیرات کرنی ہی اون اقربا پر کہ دشمنی رکہتے ہون اسّے اور یہہ دو اخل حسن خلق کے ہی اور مرتبہ
صدیقون کا ہی اور چونکہ ماں باپ اور اولاد قریب تر اقربا کے ہین ضرور ہوا کہ حق قرابت اور رحم انکے سب مین
زیادہ سے زیادہ ہو اور حدیث مین ہی کہ نیکی کرنی والدین سے افضل ہی نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ
اور جہاد سے اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ بو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور نہین پاویگا اوسے
جو کوئی نافرمان ماں باپ کا اور کاٹنے والا ناتے کا اور ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتہہ
بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک شخص پہونچا اور کہا یا رسول اللہ آیا کچہ حق ہی ماں باپ کا کہ باقی رہتا ہی بعد مرنے
انکے فرمایا کہ ہان دعا اور بخشش مانگنی ہی انکے لیے اور بجا لانا انکے عہد کا اور اکرام کرنا انکے دوستون کا
اور حدیث مین ہی کہ نیکترین نیکوئی کا وہ ہی کہ باپ کے دوستون سے نیک ہو اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ جب
ملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ زمین پر آتے ہین تو اول مکہ مین اوترتے ہین بعد از آن ہر جانب مین
متفرق ہوتے ہین پہر مکہ ہی مین جمع ہوتے ہین پس پوچہتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم
کہ کیا معاملہ کیا حق سبحانہ وتعالی نے امت محمد علیہ السلام کے ساتہہ اس شب مین ملائکہ کہتے ہین کہ سبکو
بخشا مگر تین جماعت کو ماں باپ کے ایذا دینے والونکو اور شراب خوارونکو اور اونکو کہ کینہ رکہتے ہین مسلمانونسے
اور حقوق ماں کے زیادہ ہین باپ کے حقوق سے بیچ مہربانی اور خبرگیری کرنیکے حدیث مین آیا ہی کہ یہہ

ہی سبب سے ہی کہ والدہ زیادہ مہربان ہی باپ سے اور دعای مہربان کی رد نہین ہوتی یعنی پس اس سبب سے ... حق زیادہ ہی اور ایکروز اسمار بیٹی امیر المؤمنین حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... پاس آئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری مان آئی ہی لیکن ہی وہ مشرکہ آیا احسان کرون میں اوسے اور ... صلہ رحم کا بجالاون فرمایا کہ ہان اور جیسیکہ بیچ رعایت کرنے حقوق والدین کے حدیثین آئی ہین بیچ حقوق اولاد کے بہی آئی ہین ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسی نیکی بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا نیکی کرنی مان باپ سے کہا اوسنے کہ مان باپ نہین رکہتا مین فرمایا نیکی کرنی ساتہ اولاد کے اسلیے کہ جیسیکہ تیری مان باپ کا حق ہی تجہپر اسیطرح تیری اولاد کا بہی تجہپر حق ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ رحمت کرے حق تعالی اوس باپ پر کہ مدد کرے اپنے بیٹے کی نیکی پر یعنے باعث نہو اسکو نافرمانی پر اگر بد ہو اور حدیث مین ہی کہ جب بیٹا چہہ برس کا ہو تو ادب دے اوسکو اور جب نو برس کا ہو تو بچہونا اوسکا جدا کرا اور جب تیراں برس کا ہو تو نماز نہ پڑہنے پر مار اوسکو اور جب سولان برس کا ہو تو نکاح کر دے اوسکا بعد ازان اوسکو سپرد خدا کے کر کہ جو کچہ حق تہا ادا ہوا آیندہ جو کچہ اوسکے نصیب مین ہو اور بعضی حدیثو مین آیا ہی کہ جب سات برس کو پہنچے فرزند تو حکم کر اوسکو نماز کا اور جب دس برس کو پہنچے تو مار اوسکو اگر نماز نہ پڑہے اور ایکروز اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ بوسہ لیتے تہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مینے ہرگز نہین بوسہ لیا کسیکا فرمایا مَن لَا یَرحَم لَا یُرحَم یعنی جو کوئی رحم نکرے رحم نکیا جاوے اوسپر یعنے اللہ تعالی اوسپر رحم نہین کرتا اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ رِیحُ الوَلَدِ مِن رِیحِ الجَنَّۃِ یعنی بو فرزند کی بو جنت کی ہی اور ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹہے تہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روتے تہے پس اوترا آپنے حضرت منبر سے اور اوٹہا لیا اونکو اور یہہ آیت پڑہی اِنَّمَا اَموَالُکُم وَاَولَادُکُم فِتنَۃٌ اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو نماز پڑہا رہے تہے اور سجدے مین تہے کہ حسن رض آئے اور اوپر گردن مبارک آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دراز کیا سجدہ کو یہان تک کہ لوگون نے بسبب درازگی سجدہ کے خیال کیا کہ کوئی امر حادث ہوا ہی جب تمام کیا نماز کو تو صحابہ نے عرض کیا کہ کیون دراز کیا آپ نے سجدہ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ میرے بیٹے نے مجکو سواری اپنی کیا تہا مکروہ جانا مینے کہ شتابی کرون مین تا وہ حاجت اپنی ادا کرلے صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور مجمل حقوق والدین سے کہ وہ ہین کہ بیچ حقوق یارانہ اور بہائی چارہ کے

مذکور ہوسے بلکہ یہہ رابطہ موکد تر اور قوی تر ہی رابطہ بہائی چارہ سے اور یہان دو امر زیادہ ہین کہ بیچ
رابطہ بہائی چارہ کے رعایت اونکی واجب نہین ہی ایک تو یہہ کہ اکثر علما اسپر ہین کہ فرمان برداری
مان باپ کی واجب ہی شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہین پس اگر طعام شبہہ کا ہو اور مان
باپ تیرے نہ کہانے سے اوسکو ایذا پاتے ہون تو واجب ہی کہ اطاعت کرے تو اسلیے کہ ترک کرنا
شبہہ کا ورع کے قبیلہ سے ہی اور رضا مان باپ کی اصل واجب ہی پس ترجیح رکہتی ہی رعایت انکی رضا کی
رعایت ورع پر اور دوسرے یہہ کہ جائز نہین ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور
بموجب قول بعض کے واجب نہین ہی جلدی کرنی حج فرض مین یعنی سال اول مین کرنا واجب نہین ہی
بدون انکے اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے بہی جائز نہین ہی مگر یہہ کہ علم فرض ہی
قسم علم نماز و روزہ کے سے اور شہر مین کوئی ہو وے نہین کہ تعلیم کرے تو جائز ہی منقول ہی کہ ایک
شخص یمن سے ہجرت کر کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپ نے اوسکو فرمایا
کہ آیا زندہ ہین مان باپ تیرے یمن مین اوسنے کہا کہ ہان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی انہون نے تجکو
جہاد کرنیکا اوسنی کہا کہ نہین فرمایا کہ پہر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو جہاد کر و گر نہ جا اور جہانتک
ہو سکے نیکی کر اونسے کہ یہہ بہتر ہی اون چیز ونسے کہ حکم کیا گیا ہی ہمکو انکا بعد توحید کے اور ایک شخص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد مین جانیکی فرمایا کہ آیا ہی تیری مان اوسنی کہا ہان
فرمایا جا اور اوسکے پاس رہ کہ بہشت اوسکے پاؤن مین ہی اور حدیث مین ہی کہ حق بڑے بہائیکا مانند حق باپ
کے ہی **ف** کتاب شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ نہین اوترتے ملائکہ یعنی رحمت کے اوس
قوم پر کہ اونمین کاٹنے والا ناتے کا ہی اور لکہا ہی علمانے کہ سلوک کرنے والا ناتے دارونسے وہ ہی کہ ناتے دار اوسے
انقطاع کرتے جاوین اور یہہ سلوک کرتا رہے اونسے پس صلہ رحم یعنے سلوک کرنا
ناتے دارون سے واجب ہی اگرچہ ساتہہ سلام اور دعا اور ہدیہ کے ہو اور مکروہ
رکہی ہے بعضے بزرگون نے ہمسایگی اقربا کی اسلیے کہ اسمین حرمت اور ہیبت مین رہتی
پس باعث ہوتا ہی یہہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قرابتیون سے کبہی کبہی اسلیے
کہ یہہ زیادہ کرتا ہی الفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے اونسے ہر ہفتہ یا ہر
مہینہ مین اور ہوویں ہر قبیلہ کے لوگ اور ہم جدی یکتن مددگاری مین غیر و بہر
اور نہ رد کرے بعضے انکا حاجت سے بعضے کی اسلیے کہ یہہ قبیلہ کاٹے
ناتے کے سے ہی اور سمجہین چچا اور بڑے بہائی کو اور ماموں کو

بمنزلہ باپ کے اور سمجھین خالہ اور پہوپی کو بمنزلہ مان کے توقیر اور خدمت اور اطاعت مین اونکی جاننا چاہیے اونکی
کرنی مان باپ سے افضل چیز ہی اون چیزونمین سے کہ نزدیک کرتی ہین اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی نے
اونکے احسان کرنیکو اپنی عبادت کے ساتھ ذکر کیا ہی بسبب بڑی ہونے شان ماں کے یعنے اس آیۃ مین وَقَضٰی
رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور حدیث مین آیا ہی کہ نیکی کرو اپنی باپون سے نیکی کرینگے
تمسے تمہارے بیٹے اور حق مان کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے پس نیکی کرنا مان سے بہت واجب ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ
الْاُمَّهَاتِ پس مان باپ کے حقوق مین سے یہہ ہی کہ تملق کرے اونسے اور خدمت کرے اونکی جبتک
کہ زندہ ہین وہ یہان تک کہ راضی ہون تجھسے اور نہ ڈالے اونکو رنج مین اگرچہ تھوڑا سا ہو اور نہ بلند کرے آواز
اپنی اونکی آواز پر کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ اور اونسے پکار کر کلام نکرا اور اطاعت کر
اونکی مباح چیزونمین اسلیے کہ رضا رب جل جلالہ کی اونکی رضا مین ہی اور غضب اللہ تعالی کا اونکی غصہ مین ہی اور
نہ نسبت کرا اپنے کو طرف غیر مان باپ کے اونکو حقیر جانکر یعنے جیسے بعضے اراذل اپنے کو سید یا بزرگزادہ
بنا دیتے ہین یعنی کسیکی اولاد مین مشہور کر دیا اپنے کو کسیکی اولاد مین پس یہہ بات باعث لعنت کی ہی
اور خرچ کر انپر اپنے مال مین سے کہ بندہ حساب نہین پوچھا جاویگا خرچ کرنے سے مان باپ پر یعنے اگرچہ
کتنا ہی دیوے اور بعضی بزرگ مان باپ کے ساتھ کہلتے نہ تہی بخوف واقع ہو جانے بے ادبی کے اور مان
باپ پر یہہ حق ہی اولاد کا کہ نہ باعث ہون اولاد کی نافرمانی کے بسبب بدمعاملگی اور ظلم کرنیکے انپر اور مدد کرین
اولاد کی بھلائی پر اور فرزند کو چاہیے کہ دیکھے طرف مان باپکے ساتھ محبت اور مہربانی و شفقت کے تاحاصل
ہو اسکو عوض ہر نظر کے ثواب حج مقبول کا یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اپنے مان باپ کی طرف
دیکھتا ہی نظر شفقت و محبت سے تو اوسکو ثواب حج مقبول کا بدلے ہر نظر کے ملتا ہی اور نہ چھوڑے مان باپکو
بسبب جہاد یا حج یا طلب علم یا طلب مال کے اسلیے کہ خدمت اونکی افضل ہی ان سب چیزونسے یہان تک کہ روایت
کیا گیا ہی کہ ابو ہریرہ رضہ نے نہین حج کیا یہان تک کہ مری مان اونکی اور تہے ابو ہریرہ کہ صبح کو جاتے مانکے
دروازے پر اور کہتے سلام ہو تجھپر اے مان میری اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی جزا دے تجھکو اللہ مجھسی
نیک جیسیکہ پرورش کیا تو نے مجھکو چھوٹی عمر مین پس جواب دیتین اونکو مان اونکی کہ تجھکو بہی جزا دے اللہ مجھسی
نیک جیسیکہ سلوک کیا تو نے مجھسے بڑے ہوکر پہر نکلتے ابو ہریرہ اور پہر آتے اور کہتے مانند اسکے اور حقوق مان
باپ کے یہہ ہین کہ بڑا جانے انکے حکم کو اور تواضع کرے انکے لیے اور آپ خدمت کیا کرے انکی اور پرہیز کرے
اور عار نکرے انکی خدمت سے اگرچہ وہ مشرک ہون اور مصاحب ہو انکا دنیا مین اچھی طرح جیسیکہ حکم کیا
اللہ تعالی نے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور رعایت کرے مان باپ کے حقوق کی بعد مرنے انکیکے

اور مصاحب ہو انکا دنیا مین اچھی طرح ۱۲

پس کفناوے اور دفناوے اونکو اور نہ بد دعا کرے اونپر جبکہ ہون کافر بلکہ دعا کرے اونکی ہدایت کی جبتک
کہ وہ زندہ ہین پہر سونپے امر اونکا طرف اللہ تعالی کے جیسکہ آیا ہی بیچ قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ
کے اور نہ چلے آگے مان باپ کے اور نہ بالانشینی کرے اونپر مجلس مین اور نہ پکارے انکو نام لیکر بلکہ کہے
ای مان میری اور ای باپ میری جیسکہ قرآن مین آیا ہی یَا اَبَتِ افعَل مَا تُؤمَرُ اور مانند اسکے
(ای باپ میرے کر وہ چیز کہ حکم کیا جاتا ہی تو)
اور نہ برا کہے کسیکی مان باپ کو اسلیے کہ وہ برا کہیگا اسکے مان باپ کو اور نہ سبقت کرے اونپر
کسی چیز مین اور نہ دیکہے تیز نظر سے اونکو اور اونکے حقوق مین سے بعد اونکے مرنیکے یہہ ہین کہ نماز
پڑہے اونپر جبکہ ہون وہ مومن اور استغفار کرے اونکے لیے اور پورا کرے اونکے عہد کو اور
وصیتونکو اور اکرام کرے اونکے دوستونکا اور سلوک کرے اونکے ناتے دارونسے اور دوستونسے
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ سلوک کرے اپنے باپ سے اوسکی قبر مین پس چاہیے
کہ سلوک کرے اپنے مان باپ کے بہائیونسے بعد اسکے اور جسکے مرین مان باپ اور وہ زندہ ہو تو چاہیے
کہ بخشش مانگے اونکے لیے اور تصدق کرے اونکے لیے یہانتک کہ لکہا جاوے بار یعنی نیکی کرنے والا
مان باپ سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کی قبر کی ہر ہفتہ مین لکہا جاویگا (نیکوکار)
بار اور نیت کرے ساتہہ تصدق کرنے مال اپنے کے مان باپ کی طرف سے پس نہین ناقص ہوگا اسکے اجر
مین سے کچہہ اور ہوگا انکے لیے مانند ثواب اسکے اور تہے بعضے بزرگ کہ پہینکتے تہے پتہر راہ مین سے داہنی
طرف تو نیت کرتے اپنے باپ کی طرفسے اور دوسرا پتہر بائین طرف پہینکتے تو اپنی مانکی طرفسے نیت کرتے
یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ دور کرنا ایذا کا راہ مین سے ایک شاخ ہی ایمان کی پس یہہ فعل اپنے مان باپکی
طرفسے کرتے تاکہ ثواب پاوین اور بعضے بزرگ غصہ کو روکتے تہے اور ارادہ کرتے مان باپکی بر یعنے احسان کا
یعنے یہہ نیت کرتے کہ اسکا ثواب انکو پہنچے اور ہم اونکے احسان کرنے والونمین لکہے جاوین پس اسمین
دلیل ہی اسپر کہ تمام نیکیان بندیکی مان باپ کے سلوک سے ہین یعنے جو نیکی انکی نیت سے کریگا وہ داخل ہی
انکے ساتہہ احسان کرنے مین بسبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیے اور دو رکعت نماز پڑہے مان باپکے
ثواب پہنچانیکے لیے اول روز مین پہلے غذا کہانیکے کہ پہنچیگا انکو ثواب اوسکا اور رفاہ جانے اپنے کو
بیچ ایفاء حق انکے کے اسلیے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین بدلا اوتار سکتا مان باپکا مگر یہہ کہ آزاد
کر دیوے اونکو کسیکی بندی مین سے تمام ہوا مضمون شرعۃ الاسلام کا پس چاہیے ہر مسلمان کو کہ غور کرے
ان مضامین مین اور مان باپ کی اطاعت کرے اور اونکے حقوق ادا کرے اور اونکی نافرمانی سے
بچے کہ مان باپ کی ایذا بہت بری چیز ہی کتاب زہرۃ المجالس مین چند حکایت مان باپ کے ایذا دینے کے وبال مین

نقل کین ہین وہ بیان لکھی جاتی ہین **حکایت** ایک جوان تہاکہ اوسکو شوق حج کا ہوا اوسکی مان
اوسکو اجازت نہ دیتی تہی وہ بغیر کہی مان کے چلا حج کے لیے ایکروز چورون نے اوسپر حملہ کیا اونکو پکڑا اور مال
اور زاد راحلہ اوسکا سب لیلیا اور دونون ہاتہہ اور پاؤن اوسکے کاٹ کر چہوڑ گئے مؤذن بیت اللہ کو
خواب مین حکم ہوا کہ اوٹہہ اور فلا نے جنگل مین جا اور فلانے جوان کی خبر لے کہ ہمکو اوسپر رحم آتا ہی وہ
مؤذن بیدار ہوا اور اودہر روانہ ہوا جب وہان پہنچا تو کہا کہ اے جوان تیرا کیا حال ہی اوسنے کہا
کہ مینے بغیر اجازت مان باپ کے قدم راہ کعبہ مین رکہا تہا حال میرا یہہ ہوا کہ جو دیکہا تمنے تاکہ بندگان
خدا عبرت پکڑین کہ حج کے جانے مین بغیر اجازت مان باپ کے ایسا معاملہ پیش آتا ہی پہ جائیکہ مان
باپکو ناحق رنج دے اور برا کہے اسکا انجام کار کیسا ہوگا اوس مؤذن نے جوان کو کہا کہ توبہ کر
اوس جوان نے توبہ کی اور مؤذن سے درخواست کی کہ مجکو میری مان کے گہر پہنچا دے تا اوسکا
دل مین ہاتہہ مین لاؤن اور جیسا کہ ہاتہہ پاؤن سے جدا ہوا ہون دم آخر ایمان سے ایسا جدا ہون نیز
مؤذن نے اوسکو اوٹہایا اور اوسکے مان کے دروازہ کے آگے لیجا کر بٹہا دیا اور آپ پہر آیا اوسکی
مان اندر بیٹہی تہی جوان نے مان کی آواز سُنی کہ کہتی ہی الٰہی مین نہین جانتی کہ سفر مین میرے فرزند کے
ساتہہ کیا معاملہ درپیش آیا کہ بغیر میری اجازت کے باہر نکلا تہا اب اوسکو محبت تک پہنچا کہ میرا دل اوسکے لیے
بیقرار ہی جوان نے ہاتہہ کٹے ہوئے سے دروازہ کہٹکہٹایا اوسکی مان نے کہا کہ کون بیوہ اور غمزدہ کے
دروازہ کو کہٹکہٹاتا ہی پہر خیال کیا کہ مبادا کوئی خبر میرے مسافر کی لایا ہو اوٹہہ کر باہر آئی اور دیکہا کہ ایک غریب
بیٹہا ہی اوسکی مان نے کہا اے غریب آؤ اگر تجکو حاجت ہو تو روٹی دون غریب نے کہا کہ روٹی کیونکر لاؤن
مین کہ ہاتہہ نہین رکہتا عورت نے کہا ای غریب آ غریب نے کہا کیونکر آؤن نہین پاؤن تو رکہتا ہی نہین
اوسکے اس کہنے سے اوسکو مہر آئی اور کہا ای جوان غریب تیری آواز تو میرے بیٹے کی سی ہی وہ عورت
دوڑ کر چراغ لے آئی اور اوسکا مُنہہ دیکہنے لگی آگے پیچہے سے اوسکی آنکہہ ٹہنڈی ہوتی تہی اور
کہتی تہی کہ مین بہی تیرے مانند ایک بیٹا رکہتی تہی لیکن نہین جانتی مین کہ سفر مین کیا حال ہوا اوسکا بیٹا
صبر نکر سکا اور رونا اور فریاد و زاری شروع کی کہ اے مان وہ بیٹا تیرا مین ہی ہون جب عورت نے یہہ بات
سُنی تو نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑی بعد ایکساعت کے پہر ہوش مین آئی اور مُنہہ اپنا آسمان کی طرف کر کر کہا الٰہی
تو نے اسکو ادب تو دیا ہی لیکن اسکو ہلاک نکر اور سعادت ایمان سے محروم نکر غرضکہ خوشی مان باپ کی عجب
چیز ہی اور نافرمانی اونکی بہت بُری چیز **حکایت** : دوسری ایکروز سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
گورستان جنت البقیعہ کی طرف تشریف لائے ایک گور مین سے نالہ و زاری بیچ سمع مبارک

مہتر عالم کے پہنچی کہ کوئی کہتا ہی اَلنّارُ فَوْقِیْ وَالنّارُ مِنْ تَحْتِیْ وَالنّارُ عَنْ یَمِیْنِیْ
وَالنّارُ عَنْ شِمَالِیْ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کو کہ منادی کرین کہ جس جسکے مردے
اس گورستان مین ہون باہر نکلین یعنی گہرونسے پس خلائق نکلی اور اپنے اپنے عزیزونکی گورون پر
کہڑے ہوئے بعد ازان سبکے پیچہے ایک عورت بڑہیا عصا ہاتہہ مین پکڑے ہوئے آئی اور گور پر کہڑی ہوئی
مہتر عالم نے پوچہا کہ اس خاک مین تیرا کون ہی اوسنے کہا کہ میرا بیٹا ہی ولیکن اوسّے مین بیزار ہون
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کیون نہ خوش ہوگی تو اوسنے کہا کہ ہرگز مین خوش نہین ہونگی کہ مجکو رنج دیا ہی اسنے
رسول علیہ السلام نے ہاتہہ دعا کے لیے اوٹہایا اور کہا الٰہی حجاب درمیان مین سے اوٹہالے تا یہہ عذاب
دیکہے فی الحال حجاب دور ہوا اور اوسکی مان نے گور فرزند کو بہرا ہوا آگ دہکتی ہوئی سے دیکہا اور اوسکا
بیٹا آگ مین جل رہا ہی احوال بیٹے کا ایسا دیکہکر اپنے کو در پے اوسکے ڈالا اور کہتی تہی بار خدایا مین خوش
ہوئی تو بہی خوش ہو اور میرے فرزند سے عذاب اوٹہالے بمجرد خوش ہونیکے عذاب اوسپر نہ تہا یہہ معاملہ
اسلیے ہوا کہ تا لوگ جانین کہ ایذا دینی مان کی نہایت بُری ہی اور دعا مان باپ کی فرزند کے حق مین مقبول ہی

حکایت تیسری آیا ہی کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ خواب مین دکہائے گئے کہ جا تو اوس جوان کو
کہ حجرۂ حرم مین ہی اور کہہ کہ خدا تعالی کی رحمت مین سے تیرے لیے حصہ نہین ہی مالک بن دینار
خواب سے بیدار ہوئے اور حرم کیطرف چلے جب وہان پہنچے تو دیکہا کہ ایک جوان ایک حجرۂ تاریک
مین زار زار رو رہا ہی نظر جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ ای مالک بن دینار تو کیا پیغام لایا ہی
مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ مین پیغام لایا ہون جوان نے کہا ای مالک کتنی ہی برس ہین کہ یہہ بات
مجکو کہتی ہین کہ تجکو رحمت خدا تعالی سے حصہ نہین ہی مالک نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہی تو نے جوان نے کہا
کہ مین مست تہا حالت مستی مین باپکو مکا مارا تہا مینے ایک دانت اوسکا ٹوٹ گیا پانچ برس گذرے ہین
کہ مین روتا ہون ماتم اوس گناہ مین کہ دیکہا چاہیے فردائے قیامت کو مجہپر کیا عذاب کرتے ہین مالک نے
کہا ای جوان تیرا باپ کہان ہی کہا فلانے قبیلہ مین ہی اور کہتے ہین کہ اس سال حج کو آیا ہی مالک اوسکے
نشان پر گیا دیکہا کہ اوسکا باپ کعبہ کے پیچہے ہی اور دانت اپنی ہتہیلی پر لیے ہوئی سر برہنہ کہہ رہا ہی
الٰہی میرے دانت پر دیکہہ مالک کہتے ہین کہ مجکو رونا آگیا کہا مینے ای پیر مرد اگر فرزند نے تجکو مکا مارا
عجب نہین کہ اوسکے ہاتہہ سے رویا تو لیکن کچہہ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ نہین ہی تو کہ پانچ برس سے
اس شرمندگی سے گریہ وزاری کر رہا ہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا شفقت پدری جوش مین
آئی اور رحم اوسپر کیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوان کے پاس آکر اوسکے باپ نے دعا

کرنیکی خبر دی وہ جوان زیادہ رونے لگا اور کہا ای مالک تجسی ایک التماس کرتا ہون کہا کہو کیا کہتا ہی کہا اگر آج
تجسی میرا باپ خوش نہو تو فردای قیامت کو فرشتی طوق و زنجیر میری گردنمین ڈال کر دوزخ کی طرف لیجاوینگے
تم آج مجہپر وہی کرو کہ ایک رسّی لاؤ اور میری گردنمین ڈالو اور کینچتے ہوئے میرے باپ کے پاس لیجاؤ اور کہو کہ
گنہگار کو لائے ہین ہم جوان کو اسیطرح کیا اور اوسکے باپ کے پاس لیگئے باپ اپنے بیٹے کا ایسا حال
دیکھکر دوڑکر آیا اور رسّی دور کی اور گلے سے لگالیا اور کہا ای جان پدر مین تجسی خوش ہون اللہ تعالے
تجسی خوش ہووے وای اوپر کہ مان باپ اوسنے ناراض ہون اور رہے وہ فرزند کہ مان باپ اوس سے
راضی ہون یا الٰہی ہمکو توفیق دے مان باپونکے راضی کرنیکی تا تو ہمسی راضی ہو بمنّہ وکمال کرمہ تمام ہوئین
حکایتین درالمجالس کی اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب کتاب کا اور حق مملوک کا بیان یہہ ہی جانو کہ ملک دو
قسم پر ہی ایک ملک نکاح ہی کہ اوسکو ملک متعہ کہتے ہین اور دوسرے ملک رقبہ کہ اوسکو ملک یمین
کہتے ہین اور بیان حقوق ملک نکاح کا اور بیان مہر کا اوپر ہوچکا اور ملک یمین یعنی بردہ کے یہی
حقوق ہین کہ واجب ہی رعایت انکی تا سبب فراغ معیشت اور صلاح آخرت کے ہوون یعنی انکو راضی کریگا
تو دنیا کے امور وہ خوب سرانجام کرینگے اور آخرت کے امور بسبب فراغ خاطر کے خوب کریگا اور
وصیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ ڈرو اللہ سے بیچ حق مملوکون اپنے کے کہلاؤ انکو اوس
کہانے مین سے کہ آپ کہاؤ اور پہناؤ انکو اوس لباس مین سے کہ آپ پہنو اور تکلیف نہ دو انکو اوس چیز کی
کہ کر نسکین اور جو بردہ خوش آوے رہنے دو اور جو کہ خوش نہ آوے بیچ ڈالو اور شکر کرو خدا تعالی کا
کہ انکو مملوک تمہارا کیا اگر چاہتا تو تمکو مملوک انکا کرتا منقول ہی کہ عبد اللہ بن عمر آنحضرت کے پاس حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ ہر روز کتنی بار عفو کیا کرون اپنے مملوکون کے قصور پر یا رسول اللہ پس خاموش رہے
آنحضرت بعد اسکے فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کیا کر اور آیا ہی کہ ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء کو
کہا کہ مین تجکو مدت ایک برس تک زہر دیتی رہی لیکن تجمین تاثیر نکی زہر نے پوچھا ابو درداء نے کہ کیون زہر
دیتی تہی تو کہا چاہتی تہی مین کہ تجسی خلاصی پاؤن کہا جا کہ تجکو آزاد کیا مینے اللہ کے لیے اور منقول ہی کہ قیس
بن عاصم کی لونڈی کے ہاتہ سے اونکے بیٹے کے سر پر کچہہ گر پڑا اور وہ مرگیا پس ڈری وہ لونڈی پس کہا
قیس نے کہ نہین جانیکا ڈر اس لونڈی کا مگر آزادی سے پس آزاد کیا اوسکو اور یہہ بات نہایت حلم و رضا بالقضا سے ہی
اور یہہ بہی آیا ہی کہ میمون بن مہران کے پاس ایک مہمان آیا وہ حاضر کرنے طعام کے لیے لونڈی کو جلدی کرنے لگے
پس جلدی کی لونڈی نے اور اوسکے ہاتہ مین طباق تہا اوسکا پانو جو پہسلا تمام شوربا میمون کے سر پر گرا میمون نے
لونڈی کی طرف دیکہا لونڈی نے کہا ای تعلیم کرنے والے خیر کے اور ادب دینے والے لوگون کے عمل کرا سپر

کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی کہا وہ کیا ہی کہا لونڈی نے کہ فرمایا ہی وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ کہا مینے
کہ روکا مینے غصہ کو کہا لونڈی نے وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ بہی فرمایا ہی کہا معاف کیا مینے قصور
تیرا لونڈی نے کہا کہ زیادہ کر اسپر کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ بس آزاد کیا اوسکو میمون نے
اور اس حکایت کو اخلاق المحسنین مین حضرت امام حسین رض سے نقل کیا ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص اصحاب
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کو مار رہے تہے اور غلام کہتا تہا کہ واسطے خدا کے بخش جب
آنحضرت صلعم نے آواز اوسکی سنی تو اوسکے پاس گئے جب اون صحابی نے حضرت کو دیکہا تو ہاتہہ اوسکے مارنے سے
کہینچا بس فرمایا آپنے کہ وہ تجہی خدا کیواسطے بخشواتا تہا تو نے عفو نکیا جبکہ مجکو دیکہا تو ہاتہہ کہینچا کہا اوسنے
کہ آزاد کیا مینے اسکو یا رسول اللہ فرمایا اگر یہہ تو نکرتا تو جلاتی موہنہ تیرا آگ دوزخکی نعوذ باللہ منہا و حدیث مین
آیا ہی کہ تین شخص اول بہشت مین داخل ہونگے شہید اور مملوک کہ خدا تعالی کی عبادت مین مشغول ہوا اور خیرخواہ
اپنے مالک کا ہو اور عیالدار کہ پارسا ہو اور تین شخص اول دوزخ مین جاوینگے امیر کہ ظلم کرے لوگون پر
اور مالدار کہ ندیوے حق خدا کا یعنے زکوۃ وغیرہ اور فقیر کہ تکبر کرے ساتہہ فقر کے اور مجمل حقوق مملوک کے
یہہ ہین کہ اسکے کہلانے پہنانے مین قصور نکرے اور ایذا ندے اوسکو اور زیادہ اوسکی طاقت سے
اوسکو تکلیف ندے اور نظر تکبر اور حقارت سے اوسکو ندیکہے اور اوسکی خطائین معاف کرے اور حالت
غضب مین تحمل کرے اور اگر اوسنے بیچ حق مالک کے یا حق خدا کے کچہہ قصور ہو تو نظر کرے اپنی تقصیر مین
بیچ حقوق خدا کے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
حق تعالے سبہونکو توفیق نیکی کی دے بحرمت محمد اور آل اور اصحاب اونکے **ف** مناسب اس مقام کے ایک
دو حکایتین کتاب نافع المسلمین کی لکہی جاتی ہین واسطے نفع بہائی مسلمانون کے **حکایت** ایک
زمانہ مین ایک خواجہ نے لونڈی کو کہا کہ بچہونا درست کر لونڈی نے کہا اے خواجہ تیرا بہی کوئی خواجہ ہی
یہ نہین کہا خواجہ نے ہان ہی کہا لونڈی نے وہ بہی سوتا ہی یا نہین کہا خواجہ نے نہین لونڈی نے اوسکو کہا
کہ ای خواجہ تجکو شرم نہین آتی ہی کہ خواجہ تیرا جاگے اور تو سووے خواجہ نے یہہ سنکا ایک نعرہ مارا
اور بیہوش ہو کر گر پڑا جب اس حالت سے ہوش مین آیا تو کہا ای لونڈی اس بات پر تجکو مینے اپنے مال مین سے
آزاد کیا اور کہتے ہین کہ بعد وہ بزرگ کبہی نہ سوئے اور اولیاء اللہ سے ہوئی **حکایت** حضرت رابعہ
بصری سے کہ اولیاء کاملین سے تہین کسی شخص نے پوچہا کہ سرشتہ اس طلب مولی کا کہانسے تجہے ہاتہہ لگا
کہا کہ مین سات برس کی تہی کہ اس ہنگام مین قحط بصرہ مین پڑا اور میرے ماں باپ کی وفات ہوگئی اور
میری بہنین متفرق ہوگئین اور مجکو رابعہ اسی سبب سے کہتے ہین کہ تین بہنین میری اور تہین اور چوتہا

اوسکی مین نہی پس مین ایک ظالم کے ہاتہہ مین پڑی اوسنے مجکو چہہ درہم کو بیچا اور خواجہ مجکو کار محنت
فرمایا کرتا تہا ایک روز مین کوٹہے سے گر پڑی اور ہاتہہ میرا ٹوٹ گیا مینے منہہ خاک پر رکہا اور کہا
بارخدایا مین یتیم غریب قیدی ہوئی ایک شخص کی رحمت فرما اور رضا تیری چاہتی ہون
اگر تو راضی ہی تو کیا ڈر ایک آواز مینے سنی کہ ای ضعیف غم مت کہا کہ کل کو تجہے ایک جاہ ہوگا
کہ مقربان آسمان تجکو اچہا جانین کے جبکہ مین اپنے مالک کے گہر مین آئی تو مینے روزہ شروع کیا اور راتکو
گوشہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوتی آدہی راتکو مین حق سے مناجات کرتی تہی اور کہہ رہی تہی کہ الٰہی تو
جانتا ہی کہ خواہش میرے دل کی بیچ موافقت اور فرمان تیرے کے ہی اور روشنی آنکہہ میری کی تیری خدمت مین اور میری نیت پر
مطلع ہی تو اگر کام میرے ہاتہہ ہوتا تو ایک ساعت تیری عبادت سے نہ آسودہ ہوتی ولیکن تو نے
مجکو ایک مخلوق کے ہاتہہ مین اسیر کر دیا ہی اس مین یہہ دعا کر رہی تہی کہ خواجہ نے میرے سر پر ایک
قندیل نور کی بغیر زنجیر کے لٹکی ہوئی دیکہی کہ تمام گہر اوسسے روشن تہا روز دوسرے مجکو خواجہ نے
بلایا اور نوازا اور آزاد کیا پس رخصت چاہی سے مینے اور وہانسے باہر آئی مین اور ویرانہ مین گئی
کہ کوئی وہان نہ تہا اور عبادت مین مشغول ہوئی چنانچہ رات کو ہزار رکعت نماز کی پڑہتی تہی ہو

باب پانچوان

بیچ بیان عزلت کے جان کہ مشائخ سلف کو اختلاف ہی بیچ فضیلت عزلت اور صحبت باہم دگر کے بعضے
بعضون نے کہا ہی کہ گوشہ نشینی بہتر ہی اور بعضون نے کہا کہ خلق مین ملے جلے رہنا بہتر ہی اور ہر جماعت
انکے لیے دلیلین ہین اور احادیث اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین واقع بعضے اگلے بزرگون نے
کہا ہی کہ حکمت سب دس جزو ہی نو جزو خاموشی مین ہین اور دسوان جزو عزلت مین سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ هٰذَا وَقْتُ السُّكُوْتِ وَمُلَازَمَةُ الْبُيُوْتِ ایک بزرگ گہر مین سے
یہہ وقت خاموشی کا ہی اور لازم کرنا گہرون کا ہی
نکل کر دروازہ پر آئے اور بیٹہے ناگہان ایک پتہر کہین سے آکر اونکے منہہ پر لگا وہ خون رخسارہ سے
پاک کرتے تہے اور اپنے نفس سے کہتے تہے کہ مین تجکو نصیحت کرتا تہا ای نفس کہ گہر سے نہ نکل بعد اسکے
خلوت مین گئے اور جبتک زندہ تہے ہرگز گہر سے باہر نہ نکلے اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید نے
کہ بڑے صحابہ مین سے ہین گوشہ پکڑا عقیق مین کہ ایک جگہہ ہی نزدیک مدینہ کے اور ہرگز مدینہ مین نہ آئے
واسطے جمعہ کے اور نہ اور کام کے لیے یہانتک کہ مرے ایک بادشاہ حاتم اصم پاس آیا اور کہا یا شیخ
کچہہ حاجت رکہتا ہی تو کہا ہان یہہ کہ نہ مین تجکو دیکہون اور نہ تو مجکو ایک شخص نے سہل رح کو کہا کہ مین
چاہتا ہون کہ مصاحب تمہارا رہون کہا بعد مرنے میرے کے مصاحب کسکا ہوگا تو جسکا جب مصاحب
ہوگا اوسکا ابہی کیون نہیں ہوتا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ مجلس ہی کہ گہر کے

گوشہ مین ہو نہ کوئی مجکو دیکہے اور نہ تو کسیکو اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے سوال کیا
کہ کون شخص لوگونمین سے بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اوسنے راہ خدا مین کہا
صحابہ نے بعد اسکے کون افضل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہو اوسنے دامن کوہ مین اور عبادت
کرے خدا کی اور نگاہ رکہے لوگونکو اپنے شر سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست رکہتا ہی
اوس شخص کو کہ متقی ہو اور لوگونکی آنکہہ سے مخفی ہو اور دلیلین فضیلت صحبت یعنے باہم کرملے رہنی کی یہہ ہیز
کہ مخالطت اور مصاحبت سبب ہین الفت دلون اور سلام علیک کرنے کے مسلمانونسے اور مدد کرنیکے
امور دین مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یعنے جب لوگونمین ہیگا
تو اوسپر عمل نصیب ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ اٰلِفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ
لَا يَأْلَفُ یعنی مومن وہ ہی کہ الفت کرے مسلمانونسے اور نیکی نہین ہی اوس شخص مین کہ الفت نکرے
پس جب لوگونمین ہیگا تو اس حدیث پر بہی عمل میسر ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص نے ایک
پہاڑ مین سکونت اختیار کی تا عبادت کرے پہر شیدا کے پاس وسکو لائے پس منع کیا اوسکو اور فرمایا
کہ صبر کرنا لوگونکی ایذا پر بہتر ہی چالیس برس کی عبادت سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ شیطان مانند
بہیڑیے کے ہی آدمی کا اور لوگ مانند بکریونکے اگر کوئی بکری ریوڑ سے جدی ہو بہٹ جاتی او سکو لیجائیگا دور رہو
اپنے تئین گوشہ پکڑنے سے اور ہر ایک عزلت اور صحبت کے لیے فوائد ہین اور آفات جیسیکہ نکاح اور
تجرید کے لیے ہین پس نظر اوپر ہونے فوائد اور آفات کے کرنی چاہیے اگر فوائد عزلت کے حاصل ہون
تو عزلت افضل ہی والا صحبت بہتر ہی اور فوائد مختلف ہوتے ہین ساتھہ اختلاف احوال اشخاص کے اور جب
ایسا ہوا تو ضرور ہی بیان کرنا فوائد اور آفات عزلت اور صحبت کا اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل
پہلی بیچ فوائد عزلت کے فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ وہ سبب فارغ کرنے دل کی ہی واسطے عبادت کے اور
حضور فکر کے اور حاصل کرنے انس کے ساتھہ مناجات حق جل و علا کے حضور عبادت بے فراغ کے متصور
نہین ہی اور صحبت اور مخالطت اکثر سبب تفرقہ دل اور تشویش خاطر کی ہی اور اسی سبب سے حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کار مین کوہ حرا مین عزلت اختیار کی یہان تک کہ نور نبوت قوت کو پہنچا
کہ نہ کثرت مانع انوار وحدت کی تہی اور نہ وحدت محو کرنے والی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے نور نبوت کے میسر
نہین ہی اور حصول اسکا ہر کسی سے طمع محال ہی اور شاید بشرف متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین بعضی اولیا
امت اونکیکو بہی حاصل ہو سید الطائفہ جنید بغدادی کہتے ہین کہ تیس برس ہوئی کہ بات میری ساتھہ خدا کے ہی اور لوگ خیال
کرتے ہین کہ مین ساتھہ اونکے بات کرتا ہون اور یہہ مرتبہ نتیجہ استغراق اور افراط محبت کا ہی اور محال نہین ہی مثلے کہ بیچ عشق مجازی کے

واقع ہی کہ عاشق اگرچہ ظاہر مین لوگونسے بات کرتا ہی لیکن جان اوسکی ہمیشہ آگے جانان کے ہی **بیت**
دل پیش تو ام دیدہ بجاے دگرستم + تا خلق ندانند کہ ترا می نگرستم + اور جب عشق مجازی مین یہہ بات
حاصل ہوئی تو عشق حقیقی مین آپہی معلوم ہی کہ کیا حال ہوگا اور حکایات سلف کی بیچ اختیار کرنے
عزلت کے بہت ہین اور جملہ فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی لوگون کی غیبت سے اسلیے کہ سالم
رہنا اوس سے باوجود مخالطت کے مرتبہ صدیقون کا ہی اور حاصل ہونا اس مقام کا ہر کسیکو میسر نہین ہی اور
عادت لوگونکی ہمیشہ نقل کرنے خبرون اور عیوب خلق کے ہی پس اگر کوئی موافقت کرے انکی تو مستوجب غضب
حق کا ہوا اور اگر ساکت رہے تو گناہ مین شریک ہوا اور اگر انکار کرے تو اوسکی بہی غیبت کرینگی بلکہ گالیان
دینگی پس زیادہ ہوگی شر اور آفت اور عزلت مین سلامتی ہی ان باتونسے اور فوائد عزلت مین سے یہہ بہی ہی
کہ صحبت اور مخالطت مین خوف فوت ہونے امر معروف اور نہی منکر کا ہی اور یہہ واجبات دین سے ہی
اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امر بالمعروف سے شر و فتنہ پیدا ہوتا ہی کہ دفع اسکا پہنچانیوالا منہیات کا ہوتا ہی
خصوصًا اس زمانہ مین کہ مددگار دین کے اور تابعدار شرع کے کم ہین اور فوائد عزلت کے یہہ بہی ہین کہ اسمین
سلامتی ہی ریا سے اور ریا در دل دوا ہی اور اسکے دفع کرنے مین ابدال و اوتاد عاجز ہین اور دفع کرنا اسکا خاص
صدیقونکا ہی اور عزلت سبب اسکی کمی کی ہی بلکہ قریب ہی کہ بالکل جاتا رہے لیکن صحبت اور مخالطت مین دفع
اسکا مشکل ہی اور فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ اسمین سلامتی ہی کذب و نفاق سے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ لوگونمین آپسمین عداوت و خصومت ہوتی ہی پس اگر ساتھہ ہر ایک کے دو شخصونمین سے کہ انکی درمیان مین عداوت
ہی موافقت پیش نہ آوے تو دشمن دونونکا ہوا اور اگر ایک کے ساتھہ موافق ہو تو دوسرا دشمن ہوتا ہی اور حدیث
مین آیا ہی کہ بدترین لوگونکا وہ ہی کہ دورویہ ہو یعنی اگر دونون سے موافق ہو تو مستحق اس وعید کا ہوتا ہی اور
یہہ بہی ہی کہ غالب لوگون بروقت ملاقات کے ظاہر کرنا شوق کا اور مبالغہ کرنا یاد مین اور پوچھنا احوال کا
اور ظاہر کرنا مہربانی کا ہی اور حال انکے دلمین کسی چیز کا بہی اسمین سے اثر نہین ہی اور یہہ نفاق بعض ہی
سری سقطی رح نے کہا ہی کہ اگر آوے میری پاس ایک بہائی مسلمان اور مین ہاتھہ ڈاڑہی پر لیجاؤن اوسکی
سنوارنے کے لیے بسبب آنے اوسکے تو ڈرتا ہون کہ مجکو بیچ دفتر منافقون اور ریاکارونکے نہ لکہین اور
طاوس رح ہشام خلیفہ کے پاس آئے اور کہا کہ کیسا ہی تو ای ہشام ہشام کو غصہ آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین
کیون نہ کہا تو نے فرمایا طاوس نے کہ مجکو معلوم نہین ہی کہ سب تیری خلافت پر متفق ہین یا نہین اور جب یہہ
معلوم نہو تو امیر المؤمنین کہنے مین احتمال جہوٹ کا ہی اگر کسیکو یہہ قدرت ہو کہ ایسا جہوٹ اور ریا سے احتراز
کر سکے تو اوسکو مصاحبت اور مخالطت لوگونکی جائز ہی اور ایسا کون ہی کہ اسطرح کر سکے اور اگلے بزرگ بیچ پرسش

معروف ۱۲ منہ
منکر
ممنوعات شرع ۱۲
ریا عبادت کرنی دکہلانیکو ۱۲
سبب کمی کا یہہ کہ تنہائی مین عزلت کبہی ہوتی ۱۲ منہ

احوال کے ملاحظہ بہت کرتے تہے کہ نابیفائدہ پوچہا نہ جاوے ابن سیرین نے ایک شخص کو کہا کہ کیسا ہی
حال تیرا اوسنے کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ اوسپر پانسو درم قرض ہون اور ہو وہ عیال دار ابن سیرین گہر مین
گئے ہزار درم باہر لائے اُس شخص کے آگے ہیجدین اور کہا کہ پانسو درم قرض مین دے اور پانسو اپنی عیال
مین خرچ کر بعد اسکے ابن سیرین نے قسم کہائی کہ حال کسیکا نہ پوچہیگے اسلیے کہ حال پوچہنا بدون قصد اُسکی
درستی کے ریا و نفاق ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی فاسقونکی مصاحبت سے اور
غافلونکی ہمنشینی سے اور صحبت کو تاثیر بڑی ہی اور طبیعت چراتی ہی اخلاق کو مصاحبت سے باین حیثیت
کہ اس شخص کو اوسکی خبر ہی نہین ہوتی اور دیکہنا فسق و فجور کا سبب قساوت قلبی اور جاتے رہنے حمیت
دین کا ہی یہان تک کہ اگر کوئی شخص سنکر ایک فعل کا ہو بعد ازان کہ مدت اسکو دیکہے انکار ساتہہ اصرار کے
مبتدل ہوجائیگا اور اسی سبب سے مصاحبت اغنیا کی سبب حقیر جانے نعمتون خداوندی کے اور عیب
کرنے اون لباسون اور کہانون کی ہی کہ اگر انکو فقیر پاوے تو ہزار شکر کرے بلکہ نرا اُسنا فاسقونکی خبرونکا
تاثیر کرتا ہی کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اگر خبرین اگلے بزرگون کی در مقدمہ عبادات اور بہلائیون کے سنتا ہی
تو کسقدر نظر کرنے تقصیرات پر اور شوق طاعات پر باعث ہوتی ہین اور دل مین باعث صلاح اور راہ
خیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سُننے خبرون اہل اسراف اور گناہ کارون اور صاحبان حظ دنیا کے کیسا باعث
شہوت اور معصیت کا حرکت مین آتا ہی اور جب نرا اُسنا مؤثر ہو ہیچ متصف ہونی دل کے ساتہہ خیر و شر کے
تو حال دیکہنے کا کیا کچہ ہوگا اور عادت بگڑنے اور اصرار کو بڑی تاثیر ہی بیچ ہلکا جانے گناہ کے اگر ایک
عالم کو دیکہین کہ حریر پہنتا ہی تو اتنا عیب کرینگے کہ حد سے گذر جاوے اور اگر غیبت کرے تو کوئی اسکو
عیب نکریگا باوجودیکہ غیبت اشد ہی زنا سے اور اسی جگہہ سے ہی کہ بسبب شائع ہونے رسمون اور عادتون
بد کے بیچ طوائف خلائق کے عیب اور برا جاننا منعدم ہوجاتا ہی اور حیا اور حجاب برطرف اور اسی
سبب سے کہا ہی علمانے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکہین تو مصلحت اسمین ہی کہ عوام سے نکہین
کہ عقیدہ انکا سست ہوجائیگا اور اسکو حجت معصیت اور بہانہ ترک طاعت کا کرینگے اور بہت لوگ
ہوتے ہین کہ وقت سُننے حکایتون لڑائی اور جہگڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہین کہ اونمین
طلب ریاست اور حُبّ دنیا کی تہی اور اسکو حجت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسیطرح ہوتا آیا ہی کوئی نہین ہی
کہ قید دنیا سے خلاصی پاوے معاذ اللہ اور یہہ فریبون اور وسوسون شیطان کیسی ہی اور طبیعت
ہمیشہ میل بدی کی طرف رکہتی ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی فتنون اور جہگڑون سے
اور بچانا نفس کا ہی خوض کرنے سے بیچ وقائع اور بلاؤن کے اور غالب یہہ ہی کہ شہر اور لوگ اوسکے

لیسے چیزونسے خالی نہین ہین خصوصًا یہہ وقت بڑے حادثون اور وقائع شدیدہ کے اور آدمی کو گوشہ نشین ہونا
سب چیزون سے فراغت ہی ابن مسعود رض کہتے ہین کہ ایکروز آنحضرت نے ایام فتنہ اور فساد کے یاد دیئے کہا
یا رسول اللہ وہ زمانہ کیسا ہوگا فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ اسمین نہین ہوگا مرد ہمنشین اپنے سے عرض کیا
مجھے کیا فرماتے ہو مجکو یا رسول اللہ اگر پاؤنمین اوس زمانہ کو فرمایا کہ اپنے مکان مین رہنا کہا مجھے اگر کوئی میرے
مکانمین چلا آوے تو کیا کرون فرمایا اندر گہر کے بہاگ کہا مجھے اگر گہر مین ہی چلا آوے فرمایا مسجد مین
جانا اور مشغول بخدا رہنا یہان تک کہ مرجاوی تو اور منقول ہی کہ جب سعد بن وقاص کو ایام معاویہ مین
خروج کے لیے بلایا کہا کہ مین تلوار نہین پکڑنے کا مگر یہہ کہ دو مجکو ایسی تلوار کہ آنکہہ و زبان رکہتی ہو
تا دیکھے اور کہے کہ کون مسلمان ہی کہ چہوڑدون اوسکو اور کون کافر ہی تا مارون اوسکو اور کہا سعد نے
کہ مثل ہماری اور تمہاری ایسی ہی کہ ایک جماعت جاتے ہین بیچ میدان روشن کے سیر کرین اونا کہان
غبار آجاوے کہ عالم کو تاریک کردے اور وہ گم کرین راہ کو پس ہر ایک ایک جانب کو جاوے اور حیران
و سرگردان ہو اور راہ نپاوے مگر وہ شخص کہ توقف کیا اوسنے اور کسی جانب کو نہ گیا یہان تک
کہ غبار جاتا رہا اور راہ روشن ہوئی اور یہہ وہ جماعت ہی کہ فتنہ اور فساد سے یکسو ہوئی اور گوشہ نشینی
اختیار کی اور آیا ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کی طرف متوجہ ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے سنا اور انکے پیچھے دوڑے اور بعد تین دن کے اونسے ملے کہا کہان جاتے ہو ای بیٹے
رسول اللہ کے فرمایا کہ عراق کی طرف جاتا ہون کہ وہان کے سب لوگون نے عہد و پیمان کیے ہین
اور خط بہیجے ہین ابن عمر نے کہا یا حسین رض زنہار اونکے عہد و پیمان پر اعتماد نکرنا اور اونکے خطون پر
خیال نکرنا مین تمہارے آگے ایک حدیث بیان کرتا ہون جانو تم کہ جبرئیل ع تمہارے نانا علیہ السلام
پاس آئے اور انکو درمیان دنیا اور آخرت کے اختیار دیا اور انہون نے اختیار کی آخرت دنیا پر اور
تم جگر گوشہ پیغمبر کے ہو وہ کرو کہ انہون نے کیا یعنے آخرت اختیار کی آپ بہی وہی کیجیے انکو متوقع فتح یابی کا
ہونا چاہیے قضای خداوندی نے یہہ تقاضا کیا کہ حضرت امام حسین رض کو بات ابن عمر کی باور نہ آئی ابن عمر نے
انکو گلے سے لگایا اور روئے اور کہا کہ خدا کی پناہ مین دیتا ہون تمکو قتل سے اور پہرے ابن عمر رض اور
سفیان ثوری نے کہا کہ یہہ وہ زمانہ ہی کہ ترک نکاح اسمین حلال ہوا ہی اور جب حال اوس زمانہ کا یہہ تہا
تو احوال اپنے زمانہ کا جاننا چاہیے کہ کیا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ بہترین قرنونکا قرن میرا ہی بعد
ازان وہ لوگ کہ متصل ہین ساتہہ اونکے بعد ازان وہ کہ متصل ہین ساتہہ اونکے بعد ازان پہیلے گا
جہوٹ اور اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ شیاطین صحابہ کے زمانہ کے لوگون مین آتے تہے

اور ساتھ صحبت کے اونکے آگے سے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عجب لوگ ہین کہ دست قدرت ہمارا داماں عصمت انکے سے کوتاہ ہی اور قدم صدق انکا مانند پہاڑ کے استوار شیطان یعنی ابلیس نے انکا ہی تماشا دیکھ کر کہا بعد انکے کیسا حال ہوگا جب زمانہ تابعین مین آئے تو بہی ناامید پہرتے تھے کہ یہ بہی عجب ہشیار ہین پہسلتے ہین اور پہر اسیوقت تدارک اسکا کر لیتے ہین شیطان کہتا تہا تہوڑے صبر جاؤ بعد انکے ایک قوم آویگی کہ مراد تمہاری اوسنے بر آویگی جب زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا گذر گیا تو شیطانونکو دست قدرت بنی آدم پر دراز ہوا جسطرف کو لیگئے گئے اور اسیطرح جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہی حال بدتر ہوتا جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ انتشار شیاطین کا اور پہرنا انکا طرف شیطان کے اور جواب دینا اسکا انکو کیونکر معلوم ہوا آیا مشاہدہ سے معلوم ہوا یا دلیل سے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کاملونکے مکاشفات مین سے ہی اسلیے کہ وہ بعض اوقات کچہ احوال دیکہ لیا کرتے ہین کہ تمام خلق اوسمے مسحور و مجبور ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ قبیلہ دلیل پکڑنے اور قیاس کے سے ہو جیسیکہ سمجہنا مقاصد کا اشیا مین ساتھ زبان حال کے ہوتا ہی اسلیے کہ نص سے معلوم ہی کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے انسان کا شیطان ہی ابلیس جس زمانہ مین کہ گمراہی زیادہ ہو قیاس کرنا چاہیے کہ قدرت شیاطین کی اور تسلط انکا لوگون پر غالب ہی اور یہہ احتمال ضعیف ترین ایمان کا ہی اگرچہ ہی ترب الغنم اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ اسمین خلاصی ہی لوگون کے شر سے اور اونکی ایذا سے اسلیے کہ اکثر لوگون کا کام یہی ہوتا ہی کہ ایذا دیتے ہین ساتھ کرنے غیبت کے اور لگانے تہمت کے اور بدگمانی اور سخن چینی اور دروغ گوئی اور سوالون بیفائدہ اور طعنون کا ذکر اور تکلیفون شاقہ کے کہ بجالانا اونکا نہایت مشکل اور دشوار ہی اور اکثر اوقات ایک بات یا ایک عمل کو دیکہتے ہین اور بغیر سمجہے گنہ اوسکے اور بغیر سمجہے مضمون اوسکے اپنے پاس ذخیرہ کرتے ہین اور وقت فرصت کے اسکو ظاہر کرتے ہین اور پہر بہت سے ضرر دینی اور دنیوی مترتب ہوتے ہین جب تو نے صحبت انکی ترک کی تو محافظت ان سب چیزون کی چہوٹا تو اور جو کوئی کہ شریک ہی لوگون مین اور ملا ہوا ہی انہین دشمنون اور حاسدون اور بدگمانو سے خالی نہین ہی بلکہ اکثر ساتہ احوال اور اعتقادات اپنے کے اوروں پر حکم کرتے ہین جیسیکہ کہا گیا ہی مصرع کافر ہمہ را بکیش خود پندارد + اور بیچ اختیار عزلت کے اس جہت سے دو لحاظ ہین ایک تو نگاہ رکہنا اپنا لوگون کی شر سے اور نگاہ سے محفوظ رکہنا لوگون کا اپنے شر سے اور ملاحظہ دوسرا بہتر ہی اول سے اور اکثر بلا کہ کسیکو پہنچتی ہی شریرونکی صحبت سے پہنچتی ہی عبداللہ بن زبیر کو کہا لوگون نے کہ کیون مدینہ مین نہین آتے ہو تم کہا کہ اسمین کوئی رہا نہین

ین تو ایسی لوگ ہین کہ اگر کوئی نعمت دیکھین تو حسد کرین اور بلا دیکھین تو خوش ہون اور کسینی انکا تذکرہ مین
کیا ہی کہ لوگ پہلے ایک سبب بتلا دوا کے تھے اور اب از درد ہین اور ایک شخص نے اعراب مین سے ایک درخت
کے پاس رہنا اختیار کیا تہا اوس سے پوچہا کسینی کہ درخت کیا قابلیت مصاحبت کی رکہتا ہی کہا کہ یہہ ایسا
ہمنشین ہی کہ اسمین تین خصلتین ہین اگر مجہسی کچہ سنے تو چغل خوری نہین کرتا اگر اسپر تہوک دون تو تحمل
کرتا ہی اور اگر اوسکو ہی اذاتیان اسنے کرون تو غصہ نہین ہوتا ہارون رشید نے یہہ بات سنی اور کہا کہ یہہ
نصیحت ہی میرے لیے واسطے ترک کرنے صحبت ہمنشینونکے اور بعضے اگلے بزرگون نے صحبت قبرون کی
اختیار کی تہی اور اس زمانہ مین کتاب سے بہتر کوئی ہمنشین نہین جیسیکہ کہا ہی علما نے بیت ہمنشینی از کتاب مخواہ
کہ مصاحب بود نگاہ بیگاہ + اینچنین ہمدمی لطیف کہ دید + کہ نرنجید وہم نرنجانید + شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ
ارادہ حج کا رکہتے تہے ثابت بنانی نے کہ وہ بہی اولیاء اللہ سے ہین یہہ سنا اور کہا کہ چاہتا ہون کہ مصاحب
تمہارا ہون کہا حسن رضہ نے کہ چہوڑ دے تا بردہ دستر مین زندگانی کرین ہم کہ سلامتی اسین ہی اور
مطلع ہونیمین ہم آپسمین ایک دوسرکی بدی پر کہ موجب ہجاتے رہنے محبت کا اور سبب انقطاع دوستی کا
ہوا ابو درداء رضہ نے کہا کہ پہلے اسلام ایک درخت تہا کہ تمام پتے ہی پتے رکہتا تہا اور کانٹا
نہ رکہتا تہا اور اب تمام کانٹے ہی کانٹے رکہتا ہی اور پتے تمام برباد ہوگئے اور سفیان بن عیینہ نے کہا
کہ سفیان ثوری جب زندہ تہے تو جاگتے مین کہا تہا اور جب مرے تو خواب مین کہا کہ لوگون سے آشنائی
کم کر کہ خلاصی انکے شر سے دشوار ہی اور مالک بن دینار کو دیکہا کہ تنہا بیٹہے ہین اور ایک کتا انکے زانو پر
سر رکہے ہوئی ہی ایک شخص کتے کو ہٹانے لگا مالک نے کہا کہ چہوڑ دے ای فلانے کہ اسنے کچہ ضرر و ایذا
نہین اور یہہ بہتر ہی ہمنشین برے سے ابو درداء رضہ نے فرمایا کہ با خدا رہو اور لوگونکی صحبت سے پرہیز کر کہ یہہ
جس اونٹ کی پیٹہ پر بیٹہے زخمی کیا اوسکو اور جس گہوڑے پر کہ سوار ہوئے آخرکو بچہین کاٹین اوسکی اور
ساتہ جس دل کے کہ صحبت رکہی خراب کیا اوسکو اور بعضون نے کہا ہی کہ سلامتی دین و دنیا کی کم آشنائی
مین ہی اسلیے کہ جتنی آشنا زیادہ ہونگے ثابت ہونا حقوق کا ذمہ پر زیادہ ہوگا اور ادا کرنا تمام حقوق کا
مشکل ہی اگر کسیکو حقتعالی توفیق رفیق کرے اور تمام حقوق اوسکے ادا ہون تو صحبت اوسکے حق مین بہتر
ہوگی اور یہہ بہت ہی کم ہی اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ اسمین قطع کرنا طمع لوگونکا ہی اپنے سے اور قطع کرنا
طمع اپنی کا اون سے اور بیچ قطع کرنے طمع لوگون کے اپنے سے فوائد بہت ہین اسلیے کہ راضی کرنا تمام خلق کا
محالات سے ہی پس مشغول ہونا آدمی کا اپنے نفس کی اصلاح مین بہتر ہی پڑنے سے ان تشویشات مین
اور آسان ترین حقوق لوگون کے یہہ ہین حاضر ہونا جنازہ پر اور عیادت کرنی مریض کی اور حاضر ہونا

ضیافتین اور مانند انکے اور انکے سبب چیزوں میں ضائع کرنا اوقات کا ہی اور پڑنا اکثر تہمتوں میں اور کبھی کوئی مانع
پیش آوے کہ باوجود دعوت کے ادا کرنا ان حقوق کا دشوار ہو اور اگر کچھ عذر کرے تو قبول نہو اور کہیں کہ فلانے
کہہ میں گیا تو اور فلانی چیز کی تو لی ہمارے ہی حق میں تقصیر کیون ہی اور یہہ اکثر اوقات باعث نفاق و عداوت
کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسنے کسی بیمار کی عیادت نہ کی تو پسند کرے اوسکی موت کی طرف تا وقت
صحت کے اوسنے منفعل نہو اور حاصل یہہ کہ اگر تمام اوقات صرف کرے بیچ رعایت حقوق لوگونکے تو تمام عمر
اسمین صرف ہو جائیگی اور اصلا اپنے حال مین نہین مشغول ہونیکا اور اگر بعضون کی تخصیص کرے یعنی خاص
رعایت بعضون ہی سے کے حقوق کی کرے تو موجب دوری اونکی وحشت کا ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ ہمنشینی
اور ہمکلامی لوگونکے تقصیر واقع ہوتی ہی اور وہ سبب رنجش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی کم ہین کہ مجلس مین
جاوین اور کوئی ہی اونسے ناراض نہو خصوصا بد ذات و حاسد کہ نظر اونکی ہمیشہ عیب و تقصیرات پر ہی ہر چند کہ انکے
ساتھہ کوئی بہتیری نیکی کرے بوہ زیادہ تر دشمن ہوتے مین امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اصل ہر عداوت
کی نیکی کرنی ہی ساتھہ بد ذاتون کے اور بیچ قطع کرنے طمع اپنی کے ہی لوگونسے فوائد ہین اسلیے کہ جو کوئی نظر کرے
متاع دنیا اور زینت اوسکی پر نشاء حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتھہ قوت حرص کے طمع پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ طمع ایک جگہ کو نہین پہنچتی کہ ناامیدی پیش آجاتی ہی اور بسبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور
جب عزلت اختیار کی تو کوئی چیز اسمین سے نہین دیکھنے کا اور جال طمع مین نہین پڑیگا اور اسیلیے قرآن
مجید مین نظر کرنے سے متاع دنیا کو اور اوسکی زینت کی چیزون کو منع فرمایا ہی اس آیت مین
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ
اور نہ پہیلا آنکھین اپنی طرف اوس چیز کی کہ ہمنے دیا ہی ساتھہ اوسکے جماعتونکو کفار سے [illegible] تاکہ آزماوین ہم انکو اوسکی اور روزی رب تیرے کی بہتر ہی اور باقی رہنے والی
اور حدیث مین آیا ہی کہ نظر کرو اوپر کمتر ہی تسے اور نظر نکرو اوسپر کہ بالا ہی تسے اسلیے کہ یہہ سبب زیادتی شکر نعمتون کا ہی اور
یہہ حکم امور دنیوی مین ہی کہ مثلا اپنے تئین دو وقت روٹی ملتی ہی تو دیکھے اوسکو کہ جسکو ایک وقت
ہی میسر ہوتی ہی اسلیے کہ اسسے صبر آجاتا ہی اور شکر نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھے
کہ اسمین حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی مین اپنے سے اعلی کو دیکھے
مثلا یہہ دو سیپارہ کلام اللہ کے پڑہتا ہی تو اوسکو دیکھے کہ جو زیادہ اسسے پڑہتا ہی اسلیے کہ اسکو عجب
نہین پیدا ہوگا اور اپنے سے کم کو دیکھیگا تو عجب پیدا ہوگا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہی چنانچہ مشکوۃ میں
موجود ہی عون بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمنشینی کی سبنے اغنیا کی اور ہمیشہ غمگین رہتا تہا مین بسبب اسکے کہ پیالے
اونکے دیکھتا مین بہتر اپنے پیالون سے اور گہوڑے انکے بہتر اپنے گہوڑون سے اور اسیطرح اور چیزین اور جب

فقرا کے ساتھ بیٹھا تو سب سے راحت پائی ہے پس جو کوئی اسباب دنیا اور دنیا داروں کو دیکھے
تو خالی دو حالت سے نہیں یا تو صبر و تحمل کریگا حالانکہ یہ امر ہی نہایت مشکل اسی لیے کہ تلخی صبر کی سب سے
زیادہ تلخ ہی اور یا طمع اور رغبت کریگا اور سعی اور حیلہ کریگا اسکے حاصل کرنے میں اور سبب
ہلاکت کا ہوگا دنیا اور آخرت میں دنیا میں بسبب طمع اور مذلت کے اور اکثر اوقات حال اسکا
ناامیدی ہوگی اور رسوا ہوگا اور خلق کی نظر میں حقیر معلوم ہوگا اور مرض لا دوا میں مبتلا ہوگا اور
آخرت میں بسبب اسکے کہ سعی کرنی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اختیار کریگا اور ترجیح دیگا
اسکو طلب حق پر اور اسکے تقرب پر اور یہ سبب نقصان ابدی اور بدبختی ہمیشہ کا ہوگا نعوذ باللہ منہ
الٰہی ہمکو ان کاموں سے کہ باعث پشیمانی ہوں نگاہ رکھ اور ہمکو ہمپر نچھوڑ یعنے بلکہ تو مددگار رہ بحرمت
محمد و آلہ الاخیار انک ارحم الراحمین اور فوائد عزلت سے یہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی دیکھنے
ثقیلوں اور احمقوں کے سے اور خلاصی ہی سہنے ضررون اور آفتونکے سے انکی طرف سے کہ بہ
بزرگون سے کہ دیکھنا ثقیل کا چھوٹی نابینائی ہی بعضے بزرگو سے منقول ہی کہ دیکھا ایک ثقیل کو اور بیہوش
ہوکر گر پڑا جالینوس نے کہا کہ ہر چیز کے لیے ایک تپ ہی اور تپ روح کا دیکھنا ثقیل کا ہی شافعی رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ نہ بیٹھا میں کسے ثقیل کے پاس پر ثقیل پایا میں ایک جگہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب نیچی اور
اور یہ فوائد متعلق ہیں ساتھ مقاصد دنیوی کے ثمرہ انکا بالفعل ہی ولیکن وہ بھی متعلق اور عائد ہیں ساتھ
دین کے اسلیے کہ جب آدمی نے ایذا پائی ساتھ دیکھنے کسی ثقیل کے دور نہیں کہ عیب اسکو کرے اور برا جانے
صنعت خدا کو اور اسیطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جسطرح کہ ہو خواہ قبیلہ بدگمانی یا حسد یا غیر اسکی سے البتہ
ضعف بشریت مقتضی اسکا ہی کہ اسکے بدلہ لینے میں کوشش کرتا ہی اور یہ باعث ہوتا ہی فساد دین کا
اور عزلت میں سلامتی ہی ان سب امور سے **فصل دوسری** بیچ بیان آفتوں عزلت کے جاننا چاہیے
کہ بعضے فوائد دینیہ اور مصالح دنیویہ ایسے ہیں کہ موقوف ہی حاصل کرنا اونکا اوپر مخالطت اور ملنے جلنے کے
ساتھ غیر کے اور فوت ہوتے ہیں وہ عزلت میں پس فوت ہونا اونکا آفات عزلت سے ہوگا پس جو چیزیں
کہ فوائد مخالطت سے ہیں وہ آفات عزلت سے ہیں اور جب فوائد مخالطت کے معلوم ہوں تو آفات
عزلت کے بھی معلوم ہوں اور فوائد مخالطت کے بہت ہیں بعضی مخالطت کے فوائد میں سے یہ ہی کہ وہ سبب
سکھانے اور سیکھنے علم کی ہی اور سیکھنا علم دین کا اور سکھانا اسکا افضل عبادات اور بہت بڑے
فائدوں میں سے ہی غایت یہ کہ علوم بہت ہیں بعضے اس قبیل کے ہیں کہ انکے سیکھنے سے چارہ
نہیں اور فرض عین ہیں اور تارک انکا بسبب عزلت کے گنہگار رہتا ہی اور بعضی اس قبیلہ کے ہیں

کرانسے چارہ ہی اور سیکہنا انکا فرض کفایہ ہی مانند خوض کرنیکے اقسام علوم مین یعنی تامل کرکر استنباط
مسائل کا کرنا اور اگر بعد سیکہنے فرائض کے عزلت اختیار کرے اور مشغول عبادت مین ہو تو روا ہی اگر
قدرت اور استعداد خوض کرنیکا علوم مین نہ رکہتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اوپر تبحر اور نکالنے مسائل کے
علوم شرعی اور عقلی سے عزلت اوسکے حق مین پہلے سیکہنے کے نہایت نقصان و ٹوٹا ہی اور جو کوئی پہلے
علم کے سیکہنے کے عزلت اختیار کرے تو اکثر کام اسکا ضایع کرنا اوقات کا ہوگا ساتہہ سونے یا فکر کرنیکے خیالات
باطلہ مین جیسیکہ کہا ہی بزرگون نے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین ؛
اور نہایت شغل عزلت کا یہہ ہی کہ مستغرق رکہے اوقات کو اوراد و عبادات بدنیہ مین اور اسکا حال یہ
ہی کہ چونکہ آگاہ نہین ہی علم خطرات نفس اور وسوسون شیطانی کے سے باعث غرور اور سبب
فتور کی ہوتی ہی اور ایکدن مین ایسا کام کر بیٹہتا ہی کہ سبب فساد اور ضایع کرنے ساری عمر کی عبادتونکا
ہوتا ہی اور امن مین نہین ہوتا برے اعتقادون سے ذات و صفات حق مین پس علم اصل دین کا
اور مدار کار کا اوپر عزلت عوام جہال کے کچہہ نفع نہین بلکہ سراسر ضرر ہی مانند مریض کے کہ جاہل ہو علم
طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ پکڑے ضرور ہی کہ گوشہ پکڑنا اسکا سبب زیادتی مرض کا ہوگا اور
علم کے سکہانے مین سب سے بڑا ثواب ہی جبکہ نیت سیکہنے والے اور سکہانے والیکی درست ہو اور
اگر قصد اوسکے جاہ و افتخار کا ہو اور ہونے بہت سے تابعدارون اور مصاحبون کا ہو تو [illegible]
اور اولی عالم کو اس زمانہ مین عزلت ہی اسلیے کہ صدق [illegible] طالبین مین بہت ہی کم ہی پس تعلیم کرنا عالم کا
انکو مانند بیچنے ہتہیار کے ہوگا ہاتہہ دشمنون دین کے اور اگر کوئی طالب صادق پیدا ہو عزلت اختیار کرنا اور
بخل کرنا اسکے تعلیم مین بڑا گناہ ہوگا لیکن [illegible] کے سیکہنے والے کا نہایت نادر ہی اور
بعضے اگلے بزرگون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کہینچ لیتا ہی اگرچہ قصد اوسکے سیکہنے کا
دنیا کا ہو لیکن اس بات پر مغرور نہو شاید کہ [illegible] تحصیل مین مدت [illegible] اور مراد
ان بزرگون کی اس علم سے علم دین اور علم تفسیر اور علم حدیث اور [illegible]
انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بہری ہوئے ہین یہہ وعدہ و وعید سے اسلیے کہ امید رجوع اور
تاثیر کی ہی اور علم جدل و منطق اور غور کرنا بیچ تفصیلات علم و [illegible] اور جہگڑون کے
اور مانند انکیکے ہرگز ایسے نہین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت برائی کو پہنچ گئے
ہین باوجود حرص دنیا اور طلب جاہ ہنوز باقی ہی بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اصلاح اخلاق
بد سے خلاصی نہین پائی لیکن علم دین اور علم [illegible] کہ علم [illegible] ہی

ہر چند کہ عمل مین کچھہ تقصیر ہو الیتہ باعث اقرار کرنے تقصیرات کے اور ملامت کرنے نفس کے اور محاسبہ اور عتاب
کرنے کے نفس پر ہین اور عالم با تقصیر ستوی جاہل مغرور سے اگی توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی بزرگون نے
کہا ہی کہ جس عالم کو حرص تعلیم و تدریس کی زیادہ ہو تو خالی منظنہ آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ سے اور ارادہ
مقبول ہونیسے لوگونکے نزدیک نہین ہی اور خلاصی اس آفت سے نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے
ف یہہ جو کہا کہ جس عالم کو الخ یعنے گمان اسمین ان باتونکا ہوسکتا ہی نہ یہہ کہ یقین ہو انکا بلکہ ہر شخص کو نیت
علحدہ ہوتی ہی پس کوئی یہہ نسمجھے کہ جسکو حرص زیادہ درس و تدریس کی ہو تو خواہ مخواہ انہین باتونکے لیے
کرتا ہو بلکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہی اور اکثر بزرگ اسمین بہت حریص رہے ہین اور حدیث شریف مین
اسکی حرص کی تعریف آئی ہی رَزَقَنَا اللہُ وَاِیَّاکُمْ اور غرض حضرت شیخ کی یہہ ہی کہ نیت کو خالص کرے
ان اغراض سے اور یہہ مراد نہین ہی کہ حرص زیادہ اسکی نکرے واللہ اعلم بالصواب اور مطالعہ کرنا مشائخ کی
کتابونکا اور سلف کی تواریخ کا اور مصاحبت فقرا کی مفید ہی اسمین یعنے نیت کے خالص کرنے مین اور
جبتک ہوسکے سعی کرے بیچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خوا کرنیکا یہی ہی اور مدار
کار عنایت اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو
یہہ ہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہنچاوے اور اونکی حاجتین روا کرے کہ اسمین ایسا ثواب ملتا ہی
کہ شمار مین نہین آسکتا اور جسکو میسر ہو کہ باوجود صحبت کے قائم رہے حدود شرع پر اور رعایت حقوق
اسلام کی کرسکے تو صحبت اسکے حق مین بہتر عزلت سے ہی اگر مشغولی اوسکے عزلت مین منحصر ہو بیچ عبادات
نافلہ اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کی طرف اوسنے راہ پائی ہو اور طریق فکر و ذکر کا
اور سیر کا ذات حق اور صفات اسکی مین اسکے ہاتہہ لگا تو اسکے حق مین عزلت افضل ہی اور انتفاع یعنے
نفع لینا ساتہہ کسب اور معاملہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل کرنے قوت کا
تو اوسکو ضرور پڑتا ہی ترک کرنا عزلت کا پس اگر ممکن ہو اسکو کسب کرنا ساتہہ رعایت حدود شرع کے
حلت و حرمت مین اور ساتہہ رعایت حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر ہی اور
اگر ممکن نہو کسب کرنا بغیر ارتکاب ممنوعات کے تو عزلت اسکے لیے واجب ہی اگر قناعت و توکل
ہوسکے والا بحکم ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو
کہ اپنے کسب سے فقرا پر تصدق کرتا ہی تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر عزلت سے ہوگا اگر شغل اسکا
منحصر ہو اعمال ظاہرہ مین اسلیے کہ عبادت متعدی افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب دلون اور صاحب
علوم دین و معرفت سے ہو تو عزلت افضل ہی اسلیے کہ مشغول ہونا ساتہہ علم آخرت کے اور متوجہ

ہونا معرفت حق کی طرف اور چلنا اس راہ پر افضل عبادات ہین پس ترک کرنا بسبب اختلاط وصحبت کے
ہر بند کا متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہین اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تادیب
اور تادب کے ہی اور مراد تادب سے مجاہدہ نفس کا ہی ساتھہ صبر کرنیکے ایذای خلق پر اور ساتھہ تحمل کرنیکے
اونکے اخلاق بد پر اسلیے کہ اسمین کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جہت سے
افضل ہی عزلت سے اس شخص کے حق مین کہ آراستہ نہین ہین اخلاق اسکے اور مطیع نہین ہین ساتھہ
حدود شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوسکے حق مین اور یہہ فائدہ مطلوب ہی بیچ اوائل ارادت کے
اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اولے عزلت اور مشغول ہونا ساتھہ حق کے ہی اسلیے کہ مقصود ریاضت
سے عین ریاضت نہین ہی بلکہ مقصود حاصل کرنا قابلیت نفس کا ہی واسطے چلنی راہ آخرت کے جیسی کہ مقصود
گہوڑیکی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوسکے پاؤنمین سوار ہونا اوسپر ہی اور قابل ہونا اوسکا
چلنے منزلون کے لیے اور اگر کسیکو بے تکلف بسبب اصل فطرت کے حسن اخلاق اور صفائی خصلت کے حاصل
تو اوسکو احتیاج صحبت کی نہین ہی واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے اور تادیب سے مراد ڈانٹنا اور
منع کرنا خلق کا ہی گناہونکے کرنے سے اور ارشاد وہدایت کرنا اونکا ساتھہ حسن اخلاق اور حدود شرع کے
اور یہہ صفت بیچ حق معلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی اہی برحال علم علم ظاہر کا اول معلوم ہو چکا
اور جیسیکہ خیالات دنیا کے اور حب جاہ معلم کے حق مین محتمل ہین ایسی ہی خرابیان وسواس کی اور آفتین
ریا کی مرشد کے حق مین بہی ممکن ہین اسلیے کہ بہت خلائق ایسے ہین کہ اختراع خانقاہ کا اور اجتماع مریدونکا
واسطے مقبول ہونیکے نزدیک خلق کے کرتے ہین اور یہہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالبونمین
صدق طلب اور اپنے مین صدق نیت پاوے تو مشغول ہونا ارشاد وہدایت مین بہتر ہی ورنہ عزلت ہی خوب ہی
تلک ضلال و مضل ہو حاصل یہہ کہ صدق نیت ہر چیز مین معتبر ہی واللہ الموفق اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ
سبب انست دینے غیر کے اور انست حاصل کرنیکی اپنے لیے ہی دیکھنا چاہیے کہ اسمین مقصود حظ نفس
اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین وآخرت کے نہون اور کبہی ہوتا ہی کہ موانست اور
مخالطت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے یون کہ غرض اصلی انس سے راحت پہنچانا دل کا
اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت مین کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتھہ ریاضت ہر وقت کے
موجب وحشت ونفرت کا ہی اور عادت ڈالنی اسکی بطریق نرمی ومدارات کے بہت دخل کرتی ہی بیچ
نشاط اور شوق طاعت کے جیسیکہ بیچ فوائد نکاح کے مذکور ہوا پس صاحب عزلت کو ضرور ہی ایک بار
مقرر کرنا کہ تمام روز مین ایکدو ساعت اسنے باتین ذاتین کیا کرے لیکن ایسی بات نکالنی چاہیے کہ طاعت

تمام نمازونکی جماعت مین برابر حاضر ہووے اور چاہیے کہ اکثر باتین اسکی بیچ امور دین کے اور
بیان کرنے احوال دل کے اور شکایت کرنی تقصیرات دلکی بیچ ثابت رہنے اور استقامت کے
ہون اور اگر مشغول ہو بعضی ایسی مباح چیزونمین کہ وہ سبب نشاط خاطر کے ہون تو بہی روا ہی
اور اسی نکتہ کو ارباب سلوک کہ طبیب دل کے ہین خوب جانتے ہین اور سبب مدد کرنیوالا اس طریق کا
یہہ ہی کہ اوقات کو تقسیم کرے عبادتون مختلفہ پر جیسے مثلا ایک وقت قرآن شریف پڑہنے کے
لیے مقرر کرے اور ایک وقت نوافل کے لیے اور ایک وقت پڑہانے کے لیے اور ایک وقت
واسطے مطالعہ کرنے علوم دینیہ کے وغیرہ ذلک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف نہ دے کہ ملول ہوئیگا
اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کو وہ سبب پہنچنے اور پہنچانے ثواب کے ہی پہنچنا ثواب کو
ہوتا ہی بسبب حاضر ہونیکے جنازون پر اور بسبب جانیکے عیادت مریض کے لیے اور جانے کے
دعوتونمین اور مانند انکے اور عمدہ چیزین ثواب کی یہہ ہین حاضر ہونا عیدین مین اور جمعہ مین اور
تمام نمازونکی جماعتونمین کہ یہہ چیزین لازم ہین اور انکا ترک کرنا جائز نہین مگر بسبب بعضے عذرونکے کہ فقہ مین
لکہے ہین اور پہنچانا ثواب کا یہہ ہی کہ لوگ اسکی ملاقات کے لیے آوینگے اور مصیبت و تعزیت مین معذرت
کرینگے اور نعمت و خوشی مین مبارکبادی دینے کے اور اسکے سبب سے ثواب حاصل ہوگا انکو اور اسیطرح اگر یہہ
شخص علما و مشائخ مین سے ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرتے مین تو بہی وہ ثواب پاوینگے
اسکے سبب سے لیکن چاہیے کہ اوس ثواب کو کہ حاصل ہو اسے مخالطت مین تولے ساتہہ اوس ثواب کے کہ حاصل ہو
عزلت مین جس جانب مین کہ ثواب غالب ہو اسکو اختیار کرے خواہ عزلت ہو یا مخالطت منقول ہی کہ بعضے
اگلے بزرگونسے مانند مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول دعوت کا اور عیادت بیمارون کا اور
حاضر ہونا جنازونکا بلکہ لازم پکڑا تہا اونہون نے گوشہ گہر کا کہ باہر نہ نکلتے تہے مگر واسطے جمعہ کے اور زیارت
کرنے قبرونکے اور بعضے بزرگون نے چہوڑ دیا تہا شہر اور جا رہے تہے جنگل اور پہاڑونمین تا ساتہہ
ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور مانند اسکے مکلف ہون اور یہہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ
فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات اور احسن صفات سے ہی
اور یہہ لوگون تنہا نشینونکو کم حاصل ہی بنی اسرائیل کے قصونمین آیا ہی کہ ایک حکیم نے تین سو ساٹہہ
کتابین حکمت مین تصنیف کی تہین اور ایسا گمان کرتا تہا کہ مجکو بسبب اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ رب کریم مین
حاصل ہوا ہوگا سو وقت کے پیغمبر کو وحی آئی کہ اسے کہو کہ یہہ تمام بق بق و شور و غل تیرا درگاہ خداوندی مین
کچہ حقیقت نہین رکہتا پس عزلت اختیار کی اوس حکیم نے اور زمین کے نیچے ایک حجرہ بنایا

اور کہا کہ مین حق کی صحبت مین پہنچا پہر پیغمبر پر وحی آئی کہ کہہ اگر رضا ہماری چاہتا ہی تو بازار و نین جا اور
عوام الناس سے صحبت رکہہ اور تواضع اختیار کر اور اونکے ساتہہ ہمنشینی اور مخالطت کر کہ اس عزلت
مین آفتین بہت ہین جب ایک مدت اوس حکیم نے اوسپر عمل کیا تو وحی آئی کہ اب میری رضا کو پہنچا
تو اور بہت سے لوگ عزلت کرتے ہین کہ باعث عزلت پر اونکو تکبر اور ترفع ہی اور مانع اختلاط سے یہہ ہوتا ہی
کہ محفلون اور مجلسون مین انکی تعظیم و تکریم کا حق لوگ بجا نہین لاتے یا دیکہتے ہین کہ احتراز مخالطت سے سبب ترفع اور
معزز رہنیکی ہی خلائق مین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ تواضع اور مخالطت اوس کسی سے کہ واقع میز
بزرگ ہی بسبب علم و دین سے کچہہ موجب نقصان کی نہین اسکے منصب مین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ طعام واسطے اہل و عیال اپنے کے بازار سے لاتے تہے اور کہتے شعر لا ینقص
الکامل من کماله + ما جر من نفع الی عیاله + اور بعضے صحابی مانند ابو ہریرہ اور ابن مسعود
وغیرہما کے پشتارہ لکڑیون کا اور گٹہری گیہون کی اپنی پیٹہون پر لے آتے تہے اور منقول ہی کہ
ابو ہریرہ امیر ایک شہر کے تہے اور لکڑیان اپنے سر پر رکہہ کر لاتے اور کہتے طرقوا للامیر کم اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار سے غلہ اپنی گہر مین لاتے اور اگر کوئی اوٹہا نا مانگتا تو نہ دیتے بیت
تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا اگر تواضع کند خوئی اوست + اور کبہی ہوتا ہی کہ اختلاط ترک کرتا ہی
اسلیے کہ تا لوگ اسکی برائیون اور عیبون پر اطلاع نہ پاوین اور ساتہہ اعتقاد زہد و عبادت کے
لوگون کو فریب دے اور لوگون مین شور و غوغا ہو اسکا حال انکہ تمام روز و شب مین ایک ساعت
ساتہہ خدا کے مشغول نہین ہوتا نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ
سبب تجربہ کی ہی اسلیے کہ عقل غریزی کہ ثابت ہی اصل طبیعت مین کافی نہین بیچ سمجہنے مصالح
دین و دنیا کے اور زیادتی اسکے کمال کی تجربہ اور معاملہ سے ہوتی ہی اور عزلت بغیر تجربون کے
ضائع ہی جیسیکہ اگر ایک لڑکا اول ہی سے عزلت اختیار کرے تو ضروری کہ تمام عمر مین جاہل رہے گا
پس واجب یہہ ہی کہ ایک مدت لوگون مین اوٹہے بیٹہے اور علم ضروری اور احوال گذران کے اور
قسمین نفعون اور ضررون کی معلوم کرے بعد اسکے عزلت اختیار کرے اور باقی
تجربہ بسبب سنے احوال کے حاصل ہوینگے اور تجربون مین بہت ضروری تجربہ یہہ ہی
کہ تجربہ کرے نفس اور صفات باطن اپنی کا کہ یہہ خلوت مین میسر نہین ہی مگر بعد
حاصل ہونے علم کے ساتہہ انکے اور جو کوئی ساتہہ صفتون بری کے مانند غضب اور
حسد اور مانند انکیکے عزلت اختیار کرے ہر چند کہ خلوت مین رہے ہمیشہ محنت و

تشویش مین ہی حال انکا اختیار کرنا عزلت کا واسطے فراغ خاطر اور صفائی دل کے ہی اور سلف اکثر زمانے
اپنے نفس کو ساتھ اوس چیز کے کہ برائیون کو دفع کرے پس جسمین کچھ آمیزش تکبر کی ہوتی تو بوجھ سر پر اوٹھاکر
گلیون پر رکھتا اور بازار سے گذرتا اور اپنے تئین اکثر دکھاتا اون لوگونکو کہ جنسے حیا و حجاب بہت رکھتا تھا
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کہا تیس برس کی نماز پھیری مینی بعلت اسکے کہ ہمیشہ پہلی صف مین نماز
ادا کرتا تھا مین ایکروز کسی سبب سے تاخیر ہوئی میرے آنے مین اور قوم نے صفین مرتب کرلین تھین
پہلی صف پر نہ پہنچ سکا مین اخیر کی صف مین کھڑا ہوا مین پس دیکھا مینے کہ نفس میرا بسبب اس تاخیر کے لوگونکی
نظر سے شرماتا ہی پہلی صف مین نہ آیا مین معلوم کیا مینے کہ نفس بسبب پڑہنے کے محظوظ ہوا اس سبب سے
کہ نظر لوگون کی پڑتی ہی اور جملہ سابقین فی الخیرات سے گنتی ہین جانا مینے کہ یہ تمام نمازین کہ مدت
(سبقت کرنیوالے بھلائیون مین ۱۲)
تیس برس کی پڑہی ہین آمیزش ریا و عجب کی رکھتی تھین پس قضا انکی کی مینی پس مخالطت کو بڑی تاثیر ہی
بیچ دفع کرنے ان امور کے بیچ حق اس شخص کے کہ خبردار ہی احوال نفس اور مفسدون اوسکی سے اور
جہل یعنے نہ جاننا اعمال کے مفسدونکا بدترین اشیا کا ہی جیسیکہ جاننا انکا شریف ترین علوم کا ہی
بعد ایمان لانیکے ضروریات دین پر اور بہت عمل بغیر حاصل ہونے اہل علم کے تمام آفت و ہلاکت ہین
اور صحیح ہونا عمل کا اور صفائی اوسکی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سبب سے فضیلت دی ہی علم کو عمل پر
باوجودیکہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کمتر ہوتا ہی مقصود سے رتبہ مین حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میرے کے ہی ایک ادنی شخص پر اصحاب
میرے سے اور آیتین اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم کے بیشمار ہین اور مراد اون سب سے
علوم دین کے ہین اور جو کہ وسیلے انکے ہین اور باقی علوم بحسب تفاوت کے بعضے مباح ہین اور بعضے
حرام اور تفصیل اوسکی اسکی جگہ پر بیان کی ہی پس فضیلت علم کی رجوع کرتی ہی طرف ایک امر کے تین امور مین سے
ایک تو یہہ کہ صحت عمل کی موقوف ہی اوسپر اور دوسرے یہہ کہ فائدہ اسکا عام و متعدی ہی ساتھ تمام
خلائق کے اور فائدہ عمل کا مخصوص و لازمی ہی ساتھ کرنیوالے اسکے اور تیسری یہہ کہ مقصود علم سے بیدار کرنا ہی خلق
طرف خالق کے اور مستغرق ہونا اوسکی معرفت و محبت مین اور یہہ علم مقصود اصلی ہی اور وہ علم کہ وسیلہ عمل کا ہی علم معاملہ ہی
پس جو کوئی علم وسیلہ کو بجانے بمنزلہ اندھے کے ہی کہ کنوئین کے راہ کو بجانے اور جسنے سیکھا اور
عمل کیا مانند اوس شخص کے ہی کہ شمع ہاتھ مین رکھتا ہی لیکن راہ نہین چلتا اور جو کوئی ہمیشہ مشقت عمل
مین رہے مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ راہ چلے اور مقصد کو نہ پہنچے مرتبہ اول علمائے دنیا کے لیے ہی
کہ جنکو علمائے سو یعنے بد کہتے ہین نعوذ باللہ منہ اور مرتبہ دوسرا انکا عابدون اور زاہدون کے لیے ہی اور

اس مرتبہ مین اگرچہ کمال معرفت حق تو اسپر نہ کہولین لیکن بسبب نجات آخرت اور نعیم جنت کا ہوئیگا اگر ساتہہ کسی غرض سے کے اغراض دنیاوی سے ملوث نہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی ساتہہ عمل آخرت کے دنیا طلب کرے نہ دنیا پاوے نہ دین آور مرتبہ تیسرا عارفون اور واصلون کا ہی اور تحقق اس مرتبہ کا بغیر حصول دو مرتبہ پہلے کے دشوار ہی اور دعوی اسکا الحاد ہی یہہ ہی بیان فوائد عزلت اور آفات اسکیکا اور جب یہہ معلوم ہوا تو ثابت ہوا کہ ترجیح ایک کی دونومین سے یعنی ترجیح عزلت کی صحبت پر یا صحبت کی عزلت پر خطا ہی بلکہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف اشخاص واحوال کے اور مدار اوپر حاصل ہونے فوائد و آفات کے ہی اگر فوائد عزلت مین دیکہی تو اسکو اختیار کرے اور اگر صحبت مین پاوے تو اوسکو عمل مین لاوے پس حق یہہ ہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ رہکہے اور اپنی تئین ایک جانب مین تنہا نہ چہوڑے کہ اعتدال سب چیزونمین مستحسن ہی اور دونون طرفین افراط و تفریط کی مذموم

فصل تیسری بیچ آداب عزلت کے

چاہیے کہ نیت عزلت سے اول دفع کرنا اخلاق بد اپنے کا ہو بعد اوسکے طلب سلامتی کی شر شریرون سے بعد ازان خلاصی آفات تقصیر سے کہ قصور ہو ادا کرنے حقوق مسلمانونمین بعد ازان تنہائی واسطے عبادت مولی کے اور مقصود اصلی یہی ہی اور چاہیے کہ عزلت مین مواظبت کرے علم و عمل پر اور مشغول رہے ذکر و فکر مین تا ثمرۂ عزلت سے بہرہ ور ہو اسلیے کہ عزلت فی نفسہ تعطیل و بیکاری ہی اور یہہ مردے اور سوتے مین حاصل ہی اور مقصود اوسے عبادت ہی اور چاہیے کہ لوگون کو ملاقات کر نیسے اور حاضر ہونے سے سامنے اپنے منع کرے کہ یہہ بات فوت کرنیوالی غرض عزلت کی ہی اور چاہیے کہ لوگون کی خبرین نہ پوچہے اور واہیات شہر کی اور خبرین عوام کی نہ سنے کہ یہہ تمام تخم خطرات اور وسوسونکی ہین اور جیسیکہ تخم زمین سے درخت اگاتا ہی اور شاخین نکالتا ہی اسیطرح سنا خبرون کا اور جگہہ دنیا انکا دلمین تخم وسوسون اور خطرون کا ہی اور تہوڑیسے روزی پر قناعت کرے کہ حریص آدمی کو عزلت میسر نہین ہوتی اور طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرتا ہی طرف مخالطت خلق کے اور ہمسایون کے ایذا پر صبر کرے اور انکی آواز پر کان نہ رکہے یعنے سنے نہین کہ شاید گلہ شکوہ اسکا کرتے ہون یا برا کہتے ہون اور یہہ باعث عداوت ہو اور عزلت کی تعریف پر خوش نہو اور اگر برا کہین عزلت کو تو ترک مخالطت پر غمگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتہہ اقسام نیکیون کے تقسیم کرے اور چاہیے کہ اہل موافق یا ہمنشین صالح پیدا کرے کہ ایک ساعت اسکے ساتہہ بیٹہکر استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار عزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور چیزون دنیا کے ہی اور فنا دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکہے اور آرزو سے درازنکری آخرات کرے تو امید کل کی نرکہے اور دفع کرے تو انتظار رات کا نکرے کہ صبر کرنا ایک دو روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر بیس یا تیس برس عمر تو

دیو سے تو صبر مشکل ہوگا اور ہمیشہ منتظر موت کا رہے جیسکہ مسافر راہ مین ہر چند کہ قیام کرے لیکن ہمیشہ نظر اُسکی سفر ہی پر رہتی ہی اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکھے اور یقین جانے کہ جو کوئی بیچ راہ طلب خدا کے مریگا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہ آیت قران سے ثابت ہی اور اگر توفیق حق رفیق ہو تو سب آسان ہی ورنہ سب مشکل ہی وما توفیقی الا باللہ

باب چھٹا بیچ آداب سفر کے اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اوسکے اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو سفر ظاہر کہ عبارت ہی چھوڑنے وطن کے سے اور پھرنے سے پہاڑ و جنگل مین اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کے سے پستی زمین طبع سے طرف ملکوت آسمانون قلب کے بسبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنے والون عالم دل سے پوچھنا چاہیے اور سفر ظاہر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو محمود ہی والا بیچ ہی مَنْ حُرِمَ عَنِ السَّفَرِ الْبَاطِنِ اُبْتُلِيَ بِالسَّفَرِ الظَّاهِرِ (جو کوئی محروم ہوا سفر باطن سے مبتلا ہوا گیا سفر ظاہر مین) اور مقصود یہان بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہی ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر ہوتا ہی باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے نہین ہوتا اور باعث سفر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا بھاگنا کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز یا دنیوی ہی مانند مال و جاہ کے اور یا دینی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور علم یا تو کوئی علم ہی علوم دینی مین سے یا علم ہی اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ کے اور یا علم ہی نشانیون قدرت الٰہی کا اور عجائب اسکے کا زمین مین مانند سفر ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت عبادت مانند حج اور عمرہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود اوسے کوئی مکان ہی مانند مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مانند انکے کے اور یا زیارت مقصود اولیا اور علما کی ہی خواہ زندہ ہون یا مردہ اور جس سے کہ بھاگتا ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا متعلق ساتھ بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کے لیذا حاسدون اور دشمنون کے سے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا دین مین ہی مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اعراض کی مولی سے ہی اور باز رکھنے والی تنہائی سے واسطے عبادت اوسکی کے اور مانند دعوت کے کہ وہان بدعت ہو پس حاصل اقسام سفر کے چار ہوئے اول تو سفر واسطے طلب علم کے اور یہہ سفر یا تو واجب ہی یا نفل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو سفر بھی واجب ہی اور اگر علم نفل ہی تو سفر بھی نفل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات بُرے یا اچھے کا یا علم نشانیون قدرت الٰہی کا کہ زمین مین ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے باہر آوے طلب علم کے لیے تو وہ راہ

حذا مین ہی ۱۲ بتک کہ پہرے اور یہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے آسان کریگا حقتعالے اوسکے لیے راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ (طلب کرو علم اگرچہ ہو چین میں) اور اگلے علما رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطے سُننے ایک حدیث کے قطع کرتے تہے جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس صحابیون اور کے مدینہ سے مصر کو گئی واسطے سُننے ایک حدیث کے عبد اللہ بن اُنیس کی زبان سے ہر چند کہ انکو اپنسے وہ حدیث بواسطہ کسیکے پہنچی تہی اور اسیطرح اکثر علما نے واسطے علم کے سفر اختیار کیے ہین اور محنتین اوٹہائی ہین رحمت کرے اللہ اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات دین سے ہی اسلیے کہ چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنے اخلاق کے مشکل ہی کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہین اور تجربہ اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی اسلیے کہ نفس وطن ہین اُنست پکڑے ہوتا ہی ساتہہ اون چیزون کے کہ موافق طبیعت اسکے ہین قسم الفت و عادت کی چیزون سے پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اسکی اور سفر جو جگہہ محنت اور شدت اور نہ ہونے الفت و عادت کی چیزون کی ہی ظاہر ہونا خباثتون اور عیبون اسکی کا اکثر ہوتا ہی سبب تدبیر و علاج انکا ممکن ہی اسلیے کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہین ہوتی تو دفع کرنا اسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکے بیچ فوائد مخالطت کے مذکور ہوئی اور سفر بہی مخالطت ہی ساتہہ زیادتی مشقتون اور ضررون کے اور علم نشانیون قدرت آلہی کا زمین مین ہی سبب حاصل ہونے بصیرت و یقین کا ہی اسلیے کہ کوئی چیز موجودات سے نہین ہی کہ دلالت نکرے اوپر کمال صنعت اور قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کہلے ہین اور اسنے سمجہنا زبان حال کا کرسکتے ہین خوب جانتے ہین اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی مین ہین اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہین اور دوسرا سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی قبرون کی بہی اسی قبیلہ سے ہی اور جیسے کہ حالت حیات مین ساتہہ دیکہنے کے برکت حاصل کرین بعد انکے مرنیکے اسکی زیارت سے برکت ڈہونڈین بسبب تفاوت درجات انکے کے اور زیارت زندون کی بہتر ہی زیارت مردونکی سے کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا کے منہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیون کی ملاقات کرنے کی فضیلت ۱۲

بیچ آداب یارانہ کے مذکور ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہین اور
ثواب بیشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت رب العزت سے
درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین یعنی بیت المقدس مین آوے تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہون سے
پاک ہو جیسیکہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور حقتعالی اوسکی دعا کو قبول کرے اور **تیسرا** سفر ہی
واسطے بہاگنے کے اوس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین مین اور یہہ پیغمبرونکی سنت سے ہی اور جملہ اُن
چیزونسے کہ واجب ہی بہاگنا اونسے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی
کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنیوالی خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام وکمال دین کا بغیر
فارغ ہونے دل کے علائق سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علائق ضروریہ کا اور حاجات لابدی کا ممکن
نہین ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتہہ دین وطاعت کے بقدر سبکباری کے
ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیزرو زیادہ ہی اور جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے
فراغ دل حاصل اسطرحکا ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظۂ حق اور مشاہدۂ اسکی سے نہو تو ہونا اسباب ومتاع کا
موجب تشویش دل کا نہو گا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتہہ انبیا اور اولیا کے ہی اور انمین
اور عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت دل کی بیچ اٹہانے شواغل کے مانند تفاوت
قوت بدن کے ہی بیچ اٹہانے بوجہون بہاری کے یعنی جیسے ضعیف الجسم کم بوجہہ اوٹہاتا ہی اور
قوی الجسم زیادہ اسیطرح دون ہمت تہوڑے شغلونکے متحمل نہین ہوتے گہبرا جاتے ہین اور عالی ہمت
بہت سے شغلون کے متحمل ہوتے ہین اور گہبراتے نہین اور انکے حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسیکہ
کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے مفید ہی اسیطرح مجاہدہ اور ریاضت
بیچ پیدا کرنے قوت باطنی کے دخل تمام رکہتی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے بہاگنے کے آفات وفتنونسے
عادات سلف سے ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے
دوسرے شہر کو جاوے اور جہانکہ مشہور ہو جاوے چاہیے کہ وہانسے انتقال کرے اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ
علیہ ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سے نرہتے تہے اور **چوتہا** سفر بچنے کے لیے ہی اوس چیز
کہ مضر ہی بدن مین مانند وبا اور اسکی اور یا مضر ہی مال مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے
گرانی غلہ کے جائز ہی واسطے خاطر جمعی اور فارغ ہونیکے عبادت کے لیے سفیان ثوری رح کو کسینے
دیکہا کہ مشک ہاتہہ مین لٹکی ہوئی اور تہیلی اناج کی پیٹہہ پر لیے ہوئے چلے جاتے ہین پوچہا کہ کہان جاتی ہو
اے ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہی مینے کہ فلانے گانو مین غلہ ارزان ہی جاہتا ہون کہ وہان رہون کہا کہ آیا

برکت سے ہی سفیان کی ۱۲

ہم بہی اسیطرح کرین کساان جبکہ سنی توکہ ایک جگہہ علاوہ ازان ہی سکونت اختیار کرو ہان کہ سلامتی اور خاطر
جمعی اسمین اکثر ہی اور تعلق ساتہہ اسباب کے منافی توکل کے نہین آئی پر سفر کرنا واسطے خوف وبا اور مانند
اسکیکے جائز نہین حدیث مین آیا ہی کہ یہہ وبا ایک بیماری ہی کہ بعضی اگلی امتین ساتہہ اسکے عذاب
کی گئین تہین بعد ازان باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہی پس جو کوئی سُنے اسکو کسی شہر مین
چاہیے کہ وہان نہ جاوے اور اگر شہر مین ہووے اور وہان وبا آوے تو وہان سے نکلے نہین اور صبر
کرے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون یعنے وبا ایک بیماری ہی مانند غدّہ اونٹ کے
کہ مونہہ مین نکلتا ہی جو مسلمان کہ اوس سے مرے شہید ہی اور جو کوئی ٹہیرا رہے شہر مین حالت وبا مین
مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کرے اور جو کوئی بہاگے وبا سے مانند اوس کسیکے ہی
کہ جہاد سے بہاگا اور حاصل یہہ کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہی یہہ ہی بیان سفر کے
فائدونکا اور اسی جگہہ سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو ثواب پاویگا
والا ہیچ ہی اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہی یا برا یا مباح سفر اچہا یہہ ہی کہ واسطے اعمال آخرت کے ہو
یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی مین ضروری ہین
اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کی ہین وہ بہی داخل ہی اعمال آخرت مین اور طلب کرنا زیادتی کا از
قبیلۂ دنیا سے ہی اور مدار نیت پر ہی پس حاصل کرنا مال کا واسطے قوت عبادت کے اور خبرگیری فقرا کے
اعمال اخروی سے ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا حج کے لیے واسطے سنانے اور دکہانے
لوگون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہی اور حرام مین نیت اعتبار
نہین رکہتی اور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین یعنے مثلاً حج وغیرہ کے لیے نکلا ہی یا تجارت کے لیے
نکلا ہی اور نیت اسمین اچہی ہی معتبر ہوگی اور اگر قضاقی وغیرہ کے لیے نکلے اور کہے کہ نیت میری یہہ ہی
کہ یہہ مال فقرا کو کہلاونگا یہہ نیت کچہہ کام نہ آویگی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ سیر و سیاحت
مین رہنا تشویش مین ڈالنے والا دل کا ہی مگر بیچ حق قویون کے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ
ہوتے ہین اور اسکے فائدونمین سے نہایت فائدہ یہہ ہی کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیے کہ سفر ارادہ
نیک رکہنے والیکا واسطے طلب علم اور دیکہنے بزرگون کے ہو تاکہ آنکہہ دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر کا
ہاتہہ لگے اور بعد اسکے اقامت یعنے وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار کرنی بہتر ہی **فصل دوسری**

بیچ آداب مسافرون کے وقت نکلنے سے پہرنے تک جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقوق
لوگون کے اور قرض قرضخواہونکے ادا کرے اور اگر امانتین لوگونکی رکہتا ہو تو اونکے سپرد کرے

اور نفقہ اہل حقوق کا یعنے بیوی بچون وغیرہ کا بہر دا دے اور خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچا وے اور خرچ
راہ اسقدر ساتھہ لے کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیے کہ سفر مین خوش خلق رہے اور اخلاق نیک
ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی اور جو کہ سفر مین ثابت قدم محبت مین اور
قابل صحبت کے ہی وطن مین بہی ہو سکے گا بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وطن مین راضی و خوش ہوتی ہین
ولیکن سفر مین سخت ترش و کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثون کی ہی اور تحمل اسمین نہایت دشوار ہوتا ہی اور
اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ تین آدمیونسے سخت کلام کرنا نہ چاہیے روزہ دار سے اور
بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ ساتھہ کرایہ کرنے والے کے احسان کرے
اور رفیقونکا مددگار رہے جس چیز سے کہ ممکن ہو خواہ سواریسے ہو خواہ کہانے سے خواہ اور چیز سے
اور کبہی ساتھہ خوش طبعی کے بہی خاطر انکی خوش کرتا رہے لیکن بے مداخلت فحش و گناہ کے کہ خوش طبعی
بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کرے
تنہا نہ نکلے سفر کے سبب کہ سفر تنہا مشکل ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے اَلرَّفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ
لکن چاہیے کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکے دین مین اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے تو
تو یاد دلا دے اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنے کے ہی یعنی اگر
رفیق دین دار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین دین دار ہوگا اور پہچان دوست کی یہی ہی کہ مدد کرے دین کی
اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر کرنے سے اور کمتر جماعت سفر کی تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہی
حدیث مین آیا ہی کہ خَيْرُ الْأَصْحَابِ أَرْبَعَةٌ اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی اگر
کسی کام کو جاوینگے یعنے کہانا وانا لینے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جگہہ وحشت و
محنت کی ہی اور اگر ایک جاویگا کام کو تو وہ دلگیر ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو
مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہی کہ دو کام کو جاوینگے تو دو آپسمین باتین واتین کرتے رہینگے
اور زیادہ چار سے نہین چاہیے کہ زیادہ مین حاجت سے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت
ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اسکے حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیے کہ جماعت مین ایک شخص کو امیر کرین
کہ یہہ رفع کرتا ہی معنے اثنینیۃ یعنی دو ہونے کو کہ آیا ہی اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْآفَاتُ فِي
الْاِثْنَيْنِ یعنے جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہی کہ کوئی اسکے راے مین برابر شریک نہین اور
یہہ بہی ہی کہ عقلمند لوگون کی بیچ اختیار کرنے منزلون کے اور معین کرنے راہون کے اور امور سفر کے
مختلف ہوتی ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین فساد اور خلل پڑیگا

اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہی نزاع و فساد کو اور چاہیے کہ امیر ایسے کو کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت
مہربان ہو اور عاقل و پختہ کار ہو اور شیوۂ احسان و ایثار کا رکھتا ہو اور نظر اسکی منحصر اور متعصب رفقا کے ہو
عبداللہ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کے سفر مین ابو علی نے کہا کہ ای عبداللہ
تو امیر ہو گا یا مین کہا مینے تم ہو کہا ابو علی نے کہ اطاعت حکم کی اور فرمان برداری امر میری لازم گنتا
مینے کہا کہ یون ہی کرونگا پس ہمیشہ اوٹھاتا اسباب کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتے تھے اور مجکو کسے
خدمت مین مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب مینہ برسنے لگا تمام شب میرے سر پر چادر لیے کہڑے رہے
کہا مینے الحمد للہ کچھ تو خدمت مجھی بن کرنے دو کہا کہ مینے نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم گنتا اور مجکو امیر اپنا
جانا پس پشیمان ہوا مین کہ کاشکے امیر نہ جانتا مین اور جملۂ آداب سفر سے یہہ بہی کہ رخصت کرے شہر کے رفیقوں کو
اور گہر کے لوگون کو اور دوستونکو اور بوقت رخصت کے آپس مین ایک دوسرے کے لیے دعا
کرین اور مقیم مسافر کو کہے فِيْ حِفْظِ اللهِ وَكَنَفِهِ زَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ
لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اور مسافر مقیم کو کہے أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَاتِكُمْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ
اور چاہیے کہ اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کے کرے اور دعا کرے علی العموم
کرے خاص کر بعضونکے لیے نکہ سے آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ لوگونکو مال بانٹ رہے تہے
کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکے ساتہہ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ ساتہہ اوسکے امیر المؤمنین عمر نے پوچھا کہ یہہ
کون ہی اور تجہسے کیا قرابت رکہتا ہی کہ مینے کسیکو کسیکے ساتہہ ایسا مشابہ نہین دیکھا ہی اسنے کہا کہ اے
امیر المومنین یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اس لڑکیکی مان حمل سے تہی اوسنے کہا
کہ تو جاتا ہی اور مجکو اس حالمین چھوڑتا ہی مینے کہا کہ جو کچھہ کہ تیرے پیٹ مین ہی اسکو
خدای تعالے کے سپرد کرتا ہون مین پس یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سے پھر کر آیا مین
تو اسکی مان مرگئی تہی ایک روز بیٹھا تہا مین اور لوگون سے باتین کر رہا تہا کہ ناگہان اوسکی
گور پر ایک آگ یعنے روشنی دیکھی مینے لوگون سے کہا کہ یہہ کیا ہی لوگون نے
کہا کہ یہہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتے ہین ہم کہا مینے کہ وہ تو
وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تہی یعنے یہہ روشنی اسیکے سبب سے ہی پہر اوسکی
گور پر گئی ہم دیکہا کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اوسکی گور پر روشن تہا
اور یہہ بیٹا تہا پائون مار رہا ہے ایک ہاتف غیبی نے آواز دی
کہ یہہ امانت تیری ہے کہ سپرد خدا کے کی تہی تونے اگر اسکے

مان کو سپرد کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی خدا کو امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر کے
یہہ ہی کہ پہلے سفر کے دو رکعت نماز استخارہ کی پڑہے کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہی بانجام اوس
کام کا بخیر ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کیسے ہی استخارہ اسکا پہلے شروع کرنے
کسی کام مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اپنے اصحاب کو تعلیم کرتے ستے استخارہ جیسکہ
تعلیم کرتے ستے سورۂ قرآن کی یعنی بہت اہتمام کرتے تہے اسکے سکہانے مین اور اگلے بزرگ ہر کام
مین استخارہ لازم گنتے ستے اور کیفیت استخارہ کی یہہ ہی کہ دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین
سورۂ فاتحہ یعنے الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسرے رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو
یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسے ساتہہ علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون بیچ اوس کام کے ساتہہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون
فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ
طلب کرتا ہون فضل تیرے سے کہ بڑا ہی بس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی اور نہین قدرت رکہتا مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی
الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ
اور انجام کام میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت دے
لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
میرے لیے اوس مین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام
اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
کام میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اسکو مجہسے اور پہیر مجکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بہلائی جہان کہین ہووے پہر
اَرْضِنِيْ بِهٖ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت پڑہے سواے
راضی کر مجہکو ساتہہ اوسکے
فرض کے اور پہر یہہ دعا پڑہے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے
نکرنے مین مثل سفر کرنے اور بنانے عمارت اور کرنے نکاح اور مانند انکے نہ مانند کہانے اور پہننے متعارف کے
کہ اون مین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چہوڑنے
حرام و مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے جو بات اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی
یہہ حضرت شیخ نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی اور وقت سفر کے چار رکعت اور پڑہے حدیث مین آیا ہی

کہ ضعیف نہیں چہوڑتا ہی بندہ اپنے اہل مین کوئی خلیفہ کہ دوست زیادہ ہو خدا تعالی کے نزدیک چار رکعت سے
کہ ادا کرے اپنے گہر مین اوسوقت کہ باندہے کپڑے سفر کے پڑہے او نہین یعنے ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ
اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ اِلَيْكَ فَاخْلُفْنِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ
پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہی حقتعالی نگاہ رکہتا ہی اوسکے اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد سرا وسکیکے اوسوقت
تک کہ پہر کر آوے تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کے دروازے پر آوے یعنی باہر نکلنے کے لیے تو کہے
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ
نکلا ہوں مین ساتہہ نام اللہ کے بہروسا کیا مینے اللہ پر نہین بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کے اے رب پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے کہ گمراہ ہوؤن مین یا گمراہ کیا جاؤن یا
اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اور جب قدم راہ پر رکہے کہے اَللّٰهُمَّ بِكَ
یا پہسلا یا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین یا جہالت کی جاوے مجہہ پر یا اللہ ساتہہ تیرے
اِنْتَشَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ
چلا مین اور تجہی پر بہروسا کیا مینے اور ساتہہ تیرے چنگل مارا مینے اور طرف تیرے متوجہ ہوا مین یا اللہ تجہی پر اعتماد ہی مجکو اور تجہی سے
رَجَائِیْ فَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰى وَوَجِّهْنِیْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ
امید ہی مجکو پس کفایت کر مجکو اوس چیز کے فکر مین ڈالا ہی مجکو اور اوس چیز کہ نہین فکر کرتا مین اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجکو تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطے خیر کے جدہر کہ متوجہ ہوؤن
اور یہہ دعا ہر منزل مین پڑہے جسوقت کہ نکلے اوس منزل سے اور جب گہوڑے پر سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
ساتہہ نام اللہ کے اور ساتہہ مدد اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی بہروسا کیا مینے اللہ پر اور نہین ہی بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ بزرگ کے جو کچہہ چاہا اللہ نے
كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى
ہوا اور جو کچہہ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنے ہمارے لیے اسکو اور نہ تہے ہم واسطے اوسکی طاقت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَى الْاُمُوْرِ
رب اپنے کے البتہ پہرنیوالے ہین یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور تجہی سے مدد چاہی جاتی ہی امور پر
اور مقصود ان دعاؤن سے یہہ ہی کہ بیچ وقت سفر کے التجا ساتہہ حقتعالی کے کرتا رہے اور توکل اوسپر
کرے اور نیکی چاہے اور مشغول ساتہہ اوسکے رہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کے سفر کرے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسیطرح کرتے ستے اور چاہیے کہ وقت صبح کے سفر کرے حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نے حق تعالی برکت دے میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کے یعنے جو کام اسمین کرین برکت
پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح کو کرے کہ یہہ وقت برکت کا ہی اور چاہیے کہ بعد از طلوع ہونے

فجر روز جمعہ کے سفر کرے کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر نہین اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ جھک ..ن
گرم نہو اور نرے نہین کہ سنت اسیطرح ہی اور اکثر رات کو راہ چلا کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ رات کو
چلا کرو کہ راہ رات مین لپیٹی جاتی ہی یعنے مسافت تھوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن یہہ اس صورت مین ہے
کہ خوف و خطر نہو اور رفیق بہت ہون اور جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے اور جب نشیب مین
آوے تو تسبیح یعنے سبحان اللہ کہے اور جب قریب پہنچے منزل کے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ
هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ اَهْلِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ
اس منزل کی اور بھلائی اسکی رہنے والونکی اور پناہ مانگتا ہون تجھسے برائی اس منزل کے سے اور برائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی یا اللہ پھیر
عَنِّیْ شَرَّ شِرَارِهِمْ اور جب اوترے منزل پر تو چاہیے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے اور کہے
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
پناہ مانگتا ہون ساتھ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین ایسے کلمے کہ نہین تجاوز کرتا اُنسے بھلا اور نہ برا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی
اور جب رات ہو تو کہے يَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے اور برائی اوس چیز کے جو کہ پیدا کی گئی
فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ
تجھمین ہی یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوسکے سے کہ چلتی ہی تجھپر اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے برائی شیر کی سے اور اژدہا کالی کے اسیطرح سے سانپ کے
وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور برائی شہر کے رہنے والون کی سے اور برائی جننے والے کی سے اور جنے کی سے اور واسطے اللہ ہی کے ہی وہ چیز کہ سکونت پکڑی ہی رات اور دن مین اور وہ سنے جانے
ف نماجیر نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چاہتا ہی تو اسے جبیر کہ جب نکلے تو سفر مین
پھر کہ ہو وے تو بہتر یارون اپنے سے ہیئت مین یعنے صورت و حال مین اور بہت زیادہ انکا زردی تو نہ کے
یعنے بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے تو عرض کیا مینے کہان چاہتا ہون
فدا ہون تجھپر مان باپ میرے فرمایا آنحضرت نے کہ پس پڑھ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور
قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورہ کو ساتھ بسم اللہ کے اور
ختم کر قراءہ اپنی ساتھ بسم اللہ کے یعنی سب چھ ہونگی کہا جبیر نے اور تہا مین غنی بہت مال والا
تھا ہین کہ نکلتا سفر مین پس ہو جاتا مین بہت تباہ حال یارون سے ہیئت مین اور کمتر اون سے
ترشہ مین یعنے باوجود کثرت مال کے بد ہیئت اور مفلس ہو جاتا تھا مین بسبب ضائع ہونے مال کے
اور بے برکتی کے پس ہمیشہ ہوتا ہون مین جبسے کہ سیکھین مینے یہہ سورتین رسول خدا صلے اللہ علیہ

ولم سے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی بہترین اُنکے سبب بیات مین اور زیادہ ترین انکے سے توشہ میز
یہان تک کہ پہرتا ہون مین سفر اپنے سے نقل کی یہہ ابو یعلے نے اور منزل پر اوترکر پڑہے اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن یسار صحابی سے روایت ہی
اللہ کے کہ پوری ہین برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی
کہ جسنے یہہ دعا پڑہی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسکے لیے
اور اگر مرتا ہی تو شہید مرتا ہی یہہ روایت ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہی اور
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر
عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچہو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹہائی مینے فرمایا آگاہ ہو اگر
کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہنچاتا تجکو اور
جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک کوچ کرے
یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت کی ہی حضرت
علی رض سے کہ وہ نقل کرتے ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پکڑے دونو بازو اپنے گہر کے دروازے کے اور
پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہی اللہ تعالے نگہبان اسکا یہان تک کہ
پہرے یہہ روایت تفسیر در المنثور مین ہی اور اور بہت دعائین تفصیل سے کتاب حصن حصین
وغیرہ مین منقول ہین جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز و شب مین
محافظت اور احتیاط سے رہے دنمین تنہا نہ چلے اور قافلہ سے الگ نہو شاید
کہ کوئی گہات مین ہو یا ہمراہی سے رہ جاوے اور رات مین جاگتا رہے اور
بیخبر نہ سووے آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین
سوتے تو بازو اپنا نیچے سر مبارک کے بچہاتے اور آخر شب مین سوتے
تو بازو کہڑا کرکر سر ہتیلی پر رکہہ کر سوتے تہے کہ اسمین بہت غفلت نہین ہوتی
سونے مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہی اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت
بہ نوبت جاگتے رہین اور جب کوئی دشمن یا درندہ رات مین یا دنمین قصد
ایذا کا کرے تو آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ خدا کے ڈہونڈہے اور توکل اوسپر کرے اور
مدد اوسی سے چاہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کرے اوسکی طاقت سے زیادہ

بوجہ نہ سکنے اور منہ پر نہ ماری کہ ہر جاندار کے منہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سوتی نہین تاکہ گران
نہو یعنے نیندکی حالت مین بوجہ بہت ہوجاتا ہی بدنکا پس سوتی نہین اور اگر تہوڑیسی دیر اوتر لیا کرے
سواری پر سے تو اسمین بہت مہربانی اور رحم ہی اسپر اور بعضی اگلے بزرگ وقت کرایہ کے شرط کر لیتے تہے
کہ سواری پر سے اوترینگے نہین اور اسکے مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتے تہے اور بعد ازان اوتر سکتے تہے
کہ اسمین احسان ہی جانور پر بہی اور کرایہ کو دینے والے پر بہی اپنی شرط کی تہی کہ اوترینگے نہین اور
اسکے عوض مین کرایہ بہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اوترے رحم کر کر جانور پر تو احسان جانور پر بہی ہی
اور اوسکی مالک پر بہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی کریگا روز قیامت کے اوسے بوچہا جاویگا اور چاہئے
کہ مُکاری سے کرایہ مین قصہ جہگڑا نکرے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال
سے ہی اور چاہیے کہ زیادہ اوس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور پر اگرچہ فقہا نے شئی قلیل میں
توسع کیا ہی یعنے اجازت دی ہی ولیکن طریقہ اہل ورع کا یہہ نہین ہی اسلیے کہ احتیاط اسمین ہی اسلیے
کہ جرات کرنی تہوڑی سی زیادتی پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل
شبہہ سے نہ پرہیز کرے حرام مین پڑجاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ جن چیزونکی حاجت بہت پڑتی ہی
مانند سواک اور کنگہی اور مانند انکے ہمراہ رکہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسافرت
مین سرمہ دانی اور آئینہ اور سواک اور کنگہی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتے تہے اور سرمہ لگانا نزدیک
سونیکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونیکے اسلیے کہ وہ زیادہ کرتا ہے
بینائی کو اور اُگاتا ہی بالونکو یعنے پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان لگاوے اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین دو لگاوے اور صوفیہ نے چہاگل اور رسی کو زیادہ کیا ہی
یعنی یہہ بہی رکہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسی نہین ہی دلیل ہی اوسکے
نقصان دین اور رکہنا اسکا واسطے احتیاط طہارت پانی کی اور دہوئے کپڑیکے ہی یعنی چہاگل اسلیے ہی کہ پانی
محفوظ و پاک رہے اسمین اور رسی واسطے خشک کرنے دہوئے ہوئے کپڑونکے اور واسطے پانی
کہینچنے کے ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نے اکتفا تیمم پر سبب کیا ہی اور کپڑے زمین پر خشک
کر لیتے تہے اور یہہ نہایت تجرید ہی پس چہاگل اور رسی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور
بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتون کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط
طہارت ظاہری مین خوب ہی جبتک کہ بسبب بہت فوت ہونے اُس عمل کی کہ افضل ہی اُوسی اور اگر

فوت ہونے ایک ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوتنی تو خوب نہین ہی وہ احتیاط اسیلیے کہا ہی علما نے کہ عالم کو
نچاہیے کہ آپ کپڑے دہووے اگر قدرت دہلانے کی رکہتا ہو اسلیے کہ اس مدت مین مشغول علم ہین نہین ہونیکا
کہ افضل اعمال ہی اور بعضی کہ واسطے وضو کے راہ دور دراز جاتے ہین تا جاری پانی پر پہنچین حقیقت مین
عبث کرتے ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ مخالف عمل صحابہ اور
متقدمین کے ہی کہ انکو صاف کرنا دل کا منظور تر تہا ستہرا کرنے بدن کیسے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات
بعد از کہانیکے ہاتہہ نہ دہوتے تہے اور پانو کے تلو ٔسے ہاتہہ کو صاف کر لیتے تہے بسبب اسکے کہ کمال
مستغرق ہوتی تہے اوقات انکی عمل قلبی مین اور فرصت نہوتی تہے اسکی کہ مقید ہون ہاتہہ دہونیکے اور جملہ آداب
سفر سے کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنیکے طرف وطن کے ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کے پہنچے تو پہلے
آنیکے کسیکو گہر مین بہیجے اور یکا یک نہ چلا آوے کہ حدیث مین اوستے منع کیا ہی آن سرور صلی اللہ علیہ
وسلم جب تشریف لاتے سفر سے تو اول مسجد مین آتے اور دو رکعت ادا کرتے بعد ازان گہر مین آتے
اور چاہیے کہ واسطے گہر والون کے اور اقربا اور دوستون کے تحفہ لاوے بحسب مقدور کے
کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث زیاد محبت کا ہی اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ باطن کے ہی
یہہ ہی کہ نیت سفر مین کار آخرت کی ہو یا اوس چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی
دین کا ہو تو نکرے اور جب رغبت اپنے دلکی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پہر آوے اور چاہیے
کہ ہر شہر کے داخل ہونیسے قصد دیکہنے بزرگون اوسکے کا ہو اور کوشش اسمین کرے کہ ہر ایک سے
طلب فائدہ کی چیز کرے اگرچہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کرنے سے نفع اوٹہانا ہو
اوستے نہ بیان کرنا اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچہہ کہ سفر مین دیکہے عجائب و غرائب اوسکو بہی بیان نکرے
اور یہہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان بہی کرے تو بقدر حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے
کے اور کسی شہر مین زیادہ سات یا دس دنسے قیام نکرے مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم
کرے زیادہ رہنے کا اور اگر کسی ملاپ دار سے ملے تو زیادہ تین دن سے اوسکے ہان نہ ٹہیرے
کہ یہہ حد ہی ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور مصر ہو زیادہ رہنے کے سیلیے اور اگر قصد
کسی شیخ کی زیارت کا کرے تو زیادہ ایک روز و شب سے نرہے یعنے اسلیے کہ بزرگونکو تکلیف
دینی اچہی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اس سے برکت سفر کی جاتی رہتی ہی اور جس
شہر مین جاوے اول وہانکے بزرگون کو دیکہے ساتہہ ترتیب فضیلت کے یعنے اول بہت بڑے
بزرگ سے ملے پہر اوسے کم درجہ والے سے پہر اوسے کم سی اور اگر بزرگ گہر مین ہو تو اوسکے دروازیکو

نہ کہٹکا وے اور تکلیف نکلنے کی اوسکو نہ دے بلکہ منتظر بیٹہا رہے تا وہ آپ نکلے اور جب وہ نکلے
تو ادب سے اوسکے آگے بیٹھے اور بغیر پوچہے بات نکرے اور اگر پوچہے تو بقدر سوال کے
جواب دے اور اوسسے مسئلہ بغیر اوسکی رضا کے نہ پوچہے اور جس شہر و گانو مین آوے وہانکے
صلحا کی قبرونکی زیارت کرے اور اگر یہہ نہ جانے تو وہانکے رہنے والونسے پوچہہ لے اور بدون
ضرورت کے اپنی حاجت کسی سے ظاہر نکرے اگرچہ جانتا ہو کہ وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ
ذکر و فکر مین مشغول رہے اور بہتر یہہ ہی کہ ذکر دلمین کرے لوگونکو سنا وے نہین اور اگر کوئی
اوسسے کچہہ بات پوچہے تو ذکر کو ترک کرے اور جواب دے بعد ازان پہر ذکر کرنے لگے کہ اسکو
بہت دخل ہی اپنے حال کے پوشیدہ کرنے مین برخلاف نفس کے اور اگر اسکو خدمت صلحا اور رفقا کی
ہاتہہ لگے تو سفر نکرے کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اسصورت مین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی
قدر نکی اور سفر بیفائدہ اختیار کیا اور جب سفر مین کچہہ تقصیر و نقصان معائنہ کرے اس چیز مین کہ
شہر مین رکہتا تہا جانے کہ یہہ سفر علتی ہی پس پہر آوے اور چاہیے کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول
خواہش نفسانی کو اپنے مین سے دور کرے تا سفر مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ
خوار ہی اور جملہ آداب سفر سے بلکہ واجبات اسکے سے یہہ ہی کہ پہلے سفر کے رخصتین شرع کی کہ احتیاج
ہوتی ہی اونکی سفر مین اور پہچاننا قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند انکے اس قسم کے علم سے کہ متعلق ہی
ساتہہ سفر کے سیکہے تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق **باب ساتوان** بیچ امر معروف
اور نہی منکر کے اور اس باب مین سات فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے جان
کہ امر معروف اور نہی منکر فرائض مین سے ہین بموجب آیتون اور حدیثون اور اقوال صحابہ کے ولیکن فرض
کفایہ ہین نہ فرض عین اگر ایک شخص مسلمانونمین سے بجالاوے تو ساقط ہو جاتا ہی اور ونسے جیسیکہ
حکم فرض کفایہ کا ہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اللہ تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اچہا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتہہ امر معروف
اور نہی منکر کے اور یہہ بہی فرمایا ہی تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اور قرآن مین مانند انکے آیتین دلالت کرنے والی امر معروف اور نہی منکر کے بہت سی آئی ہین اور
حدیث مین آیا ہی کہ کلام بنی آدم کے سب باعث ضرر کے ہین مگر امر معروف اور نہی منکر اور ذکر
حق تعالے کا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے خطاب
کیا اور فرمایا کہ کیسا حال ہوگا تمہارا اوسوقت جب کہ سرکشی کرینگی عورتین تمہاری اور فسق کرینگے

جوان تمہارے اور ترک کروگے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہہ ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا
ہان سوگند اوس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ قبضۂ قدرت اوسکے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزین واقع ہونگی کہ سخت تر
اور بدتر اسسے ہین کہا صحابہ نے سخت تر اسسے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اوسوقت
کہ معروف کو منکر دیکھوگے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہہ بھی ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان منجملہ
زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جسوقت کہ امر کروگے تم
ساتھہ منکر کے اور منع کروگے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہہ حدیث بڑی ہی ساری
حدیث بیان فرمائی اور یہہ بھی حدیث مین ہی کہ اوترتی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہہ کہ ظلم کرتی ہین
لوگ اور وہ دفع نکرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا
منع کرنے سے عذر نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اگر عاجز ہی تو چاہیے کہ اسیر حاضر نہو اور اسی جگہہ سے اختیار
کیا ہی اگلے بزرگون نے عزلت کو جیسیکہ بیچ فائدون عزلت کے گذرا اور ممنوع حاضر ہونا
قصداً ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقاً اوسکے سامنے گذرے تو معذور ہی اور معنی
عجز اور قدرت کی ظاہر ہونگے یعنی ضرورۃً یا اتفاقاً گیا اور یہہ منع نہین کرسکتا تو عاجز ہی اور اگر
قصداً گیا تو یہہ عاجز نہین ہی بلکہ گویا قدرت رکھتا ہی اور اس صورت مین ماخوذ ہوگا پہلی صورت نہین
اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانو کہ جسمین صلحا ہوتے ہین فرمایا ہان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے
فرمایا بسبب سہل جاننے اور سکوت کرنے انکے گناہون سے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی
کہ حق تعالے نے وحی بھیجی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتون مین سے کہ فلانے شہر کو اوسکے
رہنے والون پر مار یعنے اولٹ دی کہا اوس فرشتہ نے کہ ای رب میرے اوسمین ایک بندہ ہی
تیرے بندون مین سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہین کیا ہی حکم آیا کہ اسیپر بھی مار کہ ہرگز منہہ اوسکا متغیر
نہین ہوا ہی بسبب گناہ خلق کے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی عذاب کریگا ایک
گانو والون کو کہ اسمین اٹھاران ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اونکا مانند عمل انبیا کے ہوگا بسبب ترک
کرنے اونکے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث مین آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچھی
باتونکا اور منع کرتے ہین بُری باتون سے اور محبت رکھتے ہین للہ اور بغض رکھتے ہین للہ
وہ بہشت کے بالاخانون مین ہونگے کہ وہ اوپر ہین شہدا کے بالاخانون سے اور ہر بالاخانہ کے
تین تین لاکھہ دروازے ہونگے یاقوت و زمرد کے اور ہر ایک کا انمین سے تین تین سو حورون سے

نکاح کیا جاویگا جبکہ اوسکی طرف نظر کریگا وہ کہیگی کہ یاد کرتا ہی تو کہ فلانے وقت مین حکم اچھی بات کا اور منع بُری بات سے کیا تھا تو نے اور ہم جزا اوسکی ہین آور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ افضل شہدا وہ شخص ہی کہ حاکم ظالم حکم کرے اچھی بات کا پس مارا جاوے اوسمین تنزل اوسکی بہشت مین درمیان حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہما کے ہوگی **ف** حضرت حمزہ چچا ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جعفر بہائی حضرت علی رضی اللہ عنہما کے یہہ دونو صاحب شہید ہوئی ہین اور بڑی بزرگی رکہتے ہین پس اونکے ساتھ ہوگا یہہ شخص بہی آور اقوال صحابہ کے بہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت مین بیشمار ہین حذیفۃ الیمان رضہ سے پوچہا لوگون نے کہ درمیان زندون کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی کہ انکار نکرے گناہ کا ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے یعنی چاہیے یون کہ گناہ کی چیز کو ہاتھ سے ہٹاوے ورنہ ہوسکے تو زبان سے منع کرے اور یہہ بہی نہو تو دل سے تو بُرا جانے اور جسنے کچھ بہی نکیا ہین سے وہ بمنزلہ مردہ کے ہی آور یہہ بہی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک ہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ مردار گدہی کا اونکے آگے محبوب تر ہوگا اوس مسلمان سے کہ امر و نہی کرے اونکو آور حضرت امیر المؤمنین عمر رضہ سے منقول ہی کہ نہ انکار کرنا گناہ کا ساتھ دل کے سبب وندہا ہونا دل کا ہی آور آیا ہی کہ کعب احبار نے ابو مسلم خولانی سے پوچہا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم مین کیسا ہی کہا اچھا ہی کہا توریت غیر اسکے کہتی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کہتی ہی کہا کعب نے کہ توریت یہہ کہتی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتھ معروف کے اور منع کرے منکر سے مرتبہ اسکا اوسکی قوم مین خوار و بیقدر رہتا ہی اونکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ کہتی ہی توریت اور جہوٹ کہتا ہی ابو مسلم **ف** حاصل کعب کے قول کا یہہ ہی کہ توریت سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرنے سے لوگ بغض رکہتے ہین اور خوار و ذلیل جانتے ہین پس تم کہتے ہو کہ لوگ مجکو اچھا جانتے ہین تو معلوم ہوا کہ تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرتے ہوگے پس ابو مسلم نے اقرار کیا اپنے قصور کا کہ توریت سچ کہتی ہی مین قاصر ہون اسمین اور واقع مین مین اچھا نہین اگرچہ لوگ مجھی اچھا جانتے ہین اور حاصل یہہ کہ امر معروف اور نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت رکہنے کے اوسپر اور ادنی درجہ اسکا یہہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم مین سے اسکو اختیار کرے تو سب سے ساقط ہوجاتا ہی

فصل دوسری بیچ شرائط محتسب کے

یعنی امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کے جملہ شرائط محتسب کے سے یہہ ہی کہ وہ مکلف ہو یعنے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دیوانہ پر اور لڑکے پر واجب نہین دیوانہ تو ظاہر ہی کہ وہ صلاحیت اسکی نہین رکہتا اور لڑکا وہ بہی چونکہ مکلف احکام شرعیہ کا

نہین ہی اسپر بہی واجب نہین لیکن جائز ہی اسلیے کہ فعل کے ممکن ہونیکے لیے نری عقل و تمیز
کافی ہی پس لڑکے مراہق کو کہ نزدیک بالغ ہونیکے پہنچا ہو پہنچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے اور شراب کو
اوندہا دے اور باجون کو اور کہیل کی چیزونکو توڑ ڈالے اور کسیکو نہین پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے
اسلیے کہ وہ اہل ثواب و عبادت کا ہی اگرچہ اہل ولایت نہین ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتون سے
اور اسیلیے غلامون کے لیے اور عوام رعیت کے لیے ثابت ہی اگرچہ امین معنے ولایت کے نہین ہین
لیکن نرا ایمان کافی ہی بیچ ثبوت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک اور باطل کرنے اسباب
اوسکے لینے ہتیارون اوسکے اسلیے کہ لڑکا اور بالغ برابر ہین اسمین اور منع کرنا فسق سے بیچ حکم منع
کرنیکے کفر سے ہی اور جملہ شرائط محتسب کے سی ایمان ہی اسلیے کہ احتساب نصرت اور مدد کرنی دین کی ہی اور
جو کہ دشمن دین کا ہو اہل نصرت اور مدد کرنی دین کا کیونکر ہو کا پس کافر اہل احتساب سے نہین ہوگا لیکن
فاسق کو پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرے اسلیے کہ یہ فی نفسہ ایک عبادت ہی خواہ آپ بموجب
اسکے عمل کرے یا نکرے اور عمل کرنا اسپر ایک عبادت دوسری ہی حدیث مین آیا ہی کہ صحابہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر نکرین ساتہہ معروف کے یہان تک کہ عمل نکرین ہم
اوسپر اور منع نکرین ہم منکر سے جبتک کہ پرہیز نکرین ہم اوس سے فرمایا کہ امر کرو ساتہہ معروف کے اگرچہ
سب اچہی باتین نکرو اور منع کرو یعنے بری باتون سے اگرچہ سب سے پرہیز نکرو ولیکن احتساب کتنی طرح پر ہی
کبہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے ہی اور کبہی ساتہہ قہر و مارنے کے جیسیکہ آگے معلوم ہوگا اور فاسق کو نہین
پہنچتا ہی کہ وعظ و نصیحت کرے اوسجگہہ مین کہ فسق اوسکا معلوم ہو نہ اس سبب سے کہ حرام ہی بلکہ اس سبب سے
کہ یہ نفع نہین رکہتا اور فائدہ اسپر مترتب نہوگا ولیکن قہر و زجر مانند اوندہا دینے شراب کے اور توڑ ڈالنے
کہیل کی چیزونکے اور مانند اسکیے واجب ہی اور بعضون نے شرط کی ہی عدالت یعنی نیکوکاری احتساب
مین اور دلیل پکڑتے ہین ساتہہ دلیلون نقلی اور عقلی کے نقل تو یہ آیت اللہ تعالی کی ہی اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور دلیل انکی یہ آیت ہی لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات گذرا مین ایک قوم پر کہ دہانے اونکے آگ کی مقراضون سے
کاٹتے ہین فرشتے کہا مینے کہ کون ہو تم ای جماعت مردونکی کہا کہ ہم وہ جماعت ہین کہ لوگونکو امر معروف
اور نہی منکر کرتے تہے اور آپ نکرتے تہے اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ حقتعالی نے وحی بہیجی حضرت عیسے
علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تئین نصیحت کر جب آپ نصیحت قبول کر چکا
ہو وے تو بعد اسکے لوگونکو کر و گرنہ شرم رکہہ مجہسے اور جواب ان دلیلونکا یہ ہی کہ انکار ہی بسبب ترک کرنے

عمل کے نہ بسبب حکم کرنے اسکے پس حاصل یہہ ہی کہ جیسیکہ لوگونکو حکم کرو آپ بھی کرو نہ یہہ کہ اگر آپ
نکرو تو اورونکو بھی نکہو اسلیے کہ شک نہین ہی کہ امر کرنا غیر کو دلالت کرتا ہی اوپر قوت علم کے
اور مواخذہ عالم پر سخت تر ہی اسلیے کہ ملامت انگہون والے پر کہ کنوین مین گر پڑے زیادہ
ہوتی ہی بہ نسبت اندہے کے اگر اوسکے اختیار مین ہو رہی حدیث عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی نہیں
اسمین منع ہی نصیحت کرنے غیر کے سے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم ہوا کہ یہہ خوب
نہین ہی اور یہہ بھی ہی کہ اوسمین کہا کہ شرم رکہہ اور ایسے لازم نہین آتا کہ حرام ہو بلکہ مناسب و خوب
نہین ہی اور اسمین شک نہین کہ ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا ساتہہ اوسکے ہرچند کہ عبادت ہی لیکن
چونکہ متضمن ترک کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہین بموجب عرف کے
اور عقلی دلیلون مین سے ایک تو یہہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کرنیکی اور
اسیطرح سیدہا اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس اپنی کی اور جو کہ آپ صالح نہین ہی
وہ دوسرے کو کیونکر صالح کریگا اور سیدہا ہونا سایہ کا باوجود کجی لکڑی کے محال ہی یعنی ٹیڑہی لکڑی کا
سایہ سیدہا کیونکر ہوگا اور یہہ دلیل وہمون قوت خیالیہ سے ہی نہ دلیلون عقلیہ سے اور قیاس معقول کا
ساتہہ محسوس کے ہی اور جملہ دلیلون عقلیہ سے یہہ ہی کہ اگر امر کرنا غیر کا ساتہہ ترک کرنے عمل کے جائز
نہ ہو تو اسمین ہم بلاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہو جیسیکہ اگر کوئی
کہے کہ مین وضو کرتا ہون اور سحر کہاتا ہون ہرچند کہ نماز نہ پڑہون اور روزہ نرکہون اسلیے کہ وضو
کرنا اور سحر کہانا فی نفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال آنکہ یہہ بات نامشروع
و نامقبول ہی اور یہہ دلیل بہی فاسد ہی اسلیے کہ وضو اور سحری کہانی بغیر قصد نماز روزہ کے عبادت
نہین ہی اور غرض وضو سے نماز ہی اور سحر کہانے سے روزہ پس بغیر اسکے مقبول نہین ای پر امر کرنا
غیر کو مقصود واسطے عمل نفس اپنی کا نہین ہی تا بغیر اسکے درست نہو اور جملہ دلیلون سے یہہ ہی کہ اگر
ایکمرد ایک عورت سے زنا از راہ جبر کے کرے اور عورت اپنے اعضا کو کہلا رکہے اور مرد اوس
حال مین اوسپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈہانک لے کہ کہولنا ستر کا نامحرم کے
آگے حرام ہی شک نہین ہی کہ یہہ احتساب مضحکہ ہوگا اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ برائی اس احتساب کی
اس جہت سے نہین ہی کہ وہ منع کرتا ہی فعل حرام سے بلکہ یہہ امر بذاتہ مستحسن ہے اسلیے کہ ڈہانکنا
ستر کا واجب ہی اور واجب بسبب ارتکاب حرام دوسرے کے حرام نہین ہوتا لیکن برائی اور قباحت اسکی اس
جہت سے ہی کہ مرد نے اس حالت مین ترک ضروری چیز کا کیا اور مشغول ہوا اوس چیز مین کہ ضروری نہین ہی

اور یہہ موجب نفرت طبیعت اور انکار عقل کا ہی مانند نفرت شہیت کے وس کسی نے کہ جیتے زنا کرے
لیکن کہا سنے غضب کے سے پرہیز کرے اور گواہی جہوٹی نہ دے اور غیبت سے باز رہے پس نہین کہتی ہی
ہم کہ پرہیز کرنا اسکا طعام غصب کے سے اور باز رہنا اسکا غیبت سے نا مشروع ہی بلکہ کہتی ہین ہم کہ
عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام ہی کہاوے اور زنا بہی کرے زیادہ ہوتا ہی اوس کسی سے
کہ ایک چیز کرے اون دو چیزونمین سے ایسی ہی ثواب اوس کسیکا کہ دوسرے کو حکم کرتا ہی اور آپ ہی
عمل کرتا ہی زیادہ ہی اوس کسیکے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کرے فقط اور جملۂ دلیلون عقل سے
یہہ ہی کہ اس تقدیر پر احتساب کافر کا ہی مسلمان پر جائز ہوا اسلیے کہ کہنا کافر کا مسلمان کو کہ زنا مت کر
فی نفسہ حق ہی اور نکرنا اسکا کفر کو منافی اسکے نہین ہی حالانکہ کہا ہی علمانے کہ احتساب کافر کا مسلمان پر
جائز نہین اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع کرنا احتساب کافر کا مسلمان پر اس جہت سے نہین ہی کہ کلام
اسکا فی حد ذاتہ حق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ احتساب متضمن ایک طرح کی حکومت و تحکم کو ہی اور
کافر کو مسلمان پر حکومت ہی نہین وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا و لیکن فاسق
چونکہ مسلمان ہی مستحق حکومت کا ہی فی الجملہ پس نہین سکتے ہم کہ کافر ماتو دا اور عذاب دیا جاویگا
آخرت مین بسبب کہنے اپنے کے مسلمانکو کہ زنا مت کر اس حیثیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے
اور جملۂ شرائط احتساب سے یہہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب عاجز کا دل سے ہی کہ دل سے برا جانے اسلیے کہ
جو خدا کو دوست رکہیگا اوسکی نافرمانی کو بالضرور برا جانیگا اور اوس سے نیچے اور مرتبہ نہین ف یعنے ادنی
درجہ اسمین یہہ ہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہہ ہی نہو تو برا ہی نقصان ہی چنانچہ ایک روایت مین
آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بدمذہبون سے ساتہ ہاتہ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی
جہاد کرے اونسے ساتہ زبان اپنی کے پس وہ مؤمن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے
ساتہ دل اپنے کے پس وہ مؤمن ہی اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائی کا یعنے
رائی کے دانہ برابر ہی وہ ایمان نہین رکہتا انتہے یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی
اور اوسکے جملۂ اخیر پر سید جمال الدین نے لکہا ہی کہ یہہ اسلیے ہی کہ جسنے دل سے بہی برا
نہ جانا تو وہ راضی ہوا خلاف شرع پر پس ہوگا یہہ کفر اور منع کرنا گناہ کا بسبب غیرت
محتسب کے ہی یعنے جسکو غیرت اور حمیت دین کی ہوگی وہی منع کریگا اور فاسق دیکہ جاکو
کیا پروا ہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نرکہے منع کی اوسکو سوا صبر کے کچہہ چارہ نہین کیا کرے
سے روز وشب باخلق خدا عربدہ نتوانکرد جانا چاہیے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری نہین ہی

بلکہ خوف جو پہنچے فتنہ کا بلکہ نہ نفع دنیا امر دینی کا ہی بیچ معنی عجز کے ہین پس یہان کتنی ہی احتمال ہونگے
اول یہہ کہ جانے کہ بات میری نفع کریگی اور خوف کسی آفت کا بھی نہین ہی پس اس صورت مین
تو احتساب واجب ہی اسلیے کہ یہان پوری قدرت حاصل ہی اور دوسرے یہہ کہ جانے کہ نفع نہین
کریگی بات میری اور خوف ضرر کا بھی ہو اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام ہوتا ہی
بعضی جگہہ ولیکن چاہیے کہ اوس جگہہ حاضر نہو مگر کہ حاجت ضروری رکہتا ہو یا بزور لیجاوین اور جلا وطن
ہونا لازم نہین ہی مگر یہہ کہ جبر کرین گناہ پر اور مجال بہاگنی کی ممکن ہو اور تیسرے یہہ کہ نفع احتساب نکرے
لیکن خوف ضرر کا بھی نہو پس اس صورت مین بھی واجب نہین ہے اسلیے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا
گناہ کا ہی سو وہ ہونیکا نہین لیکن اگر واسطے اظہار شعار اسلام کے کرے تو مستحب ہی چوتہے یہہ کہ نفع کرے
لیکن ضرر لاحق ہو جیسیکہ شیشہ شراب کا یا مزامیر کو توڑ ڈالے ولیکن جانتا ہی کہ سر میرا توڑ ڈالینگے پس مطلب
اس صورت مین بھی واجب نہین ہی لیکن حرام بھی نہین ہی بلکہ کمال دین اور تقوی کا یہہ ہی کہ اسقدر ضرر
خدا تعالی کی راہ مین اوٹہاوے اور حدیث مین کلمۃ الحق کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بہت واقع
ہوئی ہی ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بعضے حاکمون سے ایک بات سنی مینے چاہا مینے
کہ انکار کرون مین اور جانتا تہا مین کہ مجکو مار ڈالیگا پس مارے جانا مانع نہ تہا اوسکی نصیحت کو ولیکن دیکہا
مینے کہ نفس میرا اوس کہنے مین عجب پیدا کریگا پس ڈرا مین کہ مبادا بغیر اخلاص کے مارا جاؤن لیکن
اگر کوئی ظالم تلوار ہاتہہ مین لیے ہوئی بیٹہا ہو اوسکے ہاتہہ مین پیالہ شراب کا ہو اور محتسب جانے کہ بمجرد
کہنے کے قتل کر ڈالیگا تو احتساب یہان کوئی وجہ نہین رکہتا بلکہ حرام ہی یا یہ کہ منع کرنا ایک کا گناہ سے
سبب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہوگا تو یہان بھی احتساب نکرے اسلیے کہ غرض احتساب سے منع
کرنا گناہ خاص زید و عمرو کا نہین ہی بلکہ غرض باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہہ حاصل نہو تو احتساب
کرنا بیفائدہ ہوگا اور رعایت کرنی مراتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکہے کہ جس منکر کو تغیر کرتا ہی مرتبہ
اسکا اس منکر سے کہ بسبب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کیسا ہی یعنی جسکو کہ تغیر کرتا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی
اوس سے یا برابر ہی تو احتساب نکرے اور اگر زیادہ ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اس باب مین
حکم یقین مین ہی پس اگر گمان غالب پہنچنے ضرر کا ہو تو حکم یقین مین ہی اور بیچ صورت شک اور توہم
اختلاف ہی اور معتبر خوف مین سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنی بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی
منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل المزاج اور معتدل الخلقت ہو اسلیے کہ بزدل آدمی تہوڑی سی
چیز سے ڈر جاتا ہی اور متہور اور بشاشہ بہ جرات کر بیٹہتا ہی پس معتبر شجاعت ہو گی کہ مرتبہ توسط کا ہی

پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اوسکا اعتبار ہی اور نہین تو نہین اور یہی معتبر ہی کشتی سے کے سوار ہونے مین یعنے
بعضے تو نہایت ڈرتے ہین کشتی کے سوار ہونے سے اور بعضی کچھ ڈر نہین رکھتے اگر ہوا مخالف بھی ہو تو کشتی
مین جا بیٹھتے ہین پس اسمین بھی اعتبار متوسطونکا ہی کہ جو ہوا موافق مین نہین ڈرتے پس اگرچہ اسلام کے جانیکا خوف
ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور گمان غالب ہو انکو ڈوب جانیکا تو انکا اعتبار ہی اور یہہ نشو و نمو ہوگی
نہ وہ لیکن بعضون نے کہا ہی کہ جسپر غالب ہو بزدلی تو بہتر نہین ہی اسکو سوار ہونا کشتی پر واسطے حج اسلام کے
اور مختار اول ہی ہی اسلیے کہ دفع ہونا بزدلی کا ساتھ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی واللہ اعلم جاننا چاہیے
کہ بیچ ضرر اور مکروہ کے کہ متوقع ہی پہنچنا اوسکا احتساب مین احوال مختلف ہی بعضونکو بات سخت مکروہ معلوم ہوتی ہی
اور بعضونکو مارنا اور گالی دینا علی ہذا القیاس اور چیزین بنا بر اختلاف وضعون اور عادتون کے اور تفاوت
حال ہر ایک کے بیچ عزت و حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اسکی مشکل ہی و لیکن نہایت اسکی یعنی قاعدہ کلیہ اسکا
یہہ ہی کہ کہا ہی علما نے کہ مکروہ نقیض مطلوب کی ہی یعنے ایک تو ایسی چیزین ہین کہ جنکی خواہش رکھتا ہی آدمی
اور انکے مقابلہ مین مکروہ ہی کہ اوسکو برا جانتا ہی اور مطالب خلق کے دنیا مین چار چیزین ہین ایک علم اور
وہ متعلق ہی ساتھ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتھ بدن کے اور تیسرے ثروت
اور وہ متعلق ساتھ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتھ لوگون کے دلون کے اور معنی جاہ
کے ہین مالک ہونا لوگونکے دلون کا جیسیکہ معنی ثروت کے مالک ہونا درہمونکا ہی اور جیسیکہ مالک ہونا
درہمون کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلون کا واسطہ ہی حاصل ہونے مقاصد کا
اور تحقیق جاہ کے معنون کے اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکھتا ہی اور حاصل یہہ کہ مطلوب
دنیاوی خالی ان چار چیزونسے نہین ہی اور طلب کرنا انکا یا تو اپنے لیے ہی یا واسطے اقربا اور دوستون کے
اور جب مطلوب یہہ ہوے تو مکروہ نہونا انکا ہوگا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتھ جاتے رہنے انکے ہو بعد حاصل ہونیکے
یا ساتھ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکیکے زمانہ آیندہ مین اور جائز نہین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر
مین مگر وقت حاجت اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی **ف** حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہہ کہ پہلی قسم
تو یہہ ہوئی کہ مکروہ یہہ ہی کہ وہ چیزین حاصل ہین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہینگی
پس اس صورت مین ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہہ ہوئی کہ وہ چیزین ہین نہین لیکن ممکن
اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اس صورتمین ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مفصل
اسکا یہہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالیکے شہر مین کوئی اور ہو نہین یا ہو لیکن
سب مطیع اور تابع اوسکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو رواہ حاصل کرنے

علم کے بند ہو جائیگی اگر اس صورت مین احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے جائز نہین اور
اگر بیمار ہوا اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر مین ضرر شدید ہوگا اور کوئی طبیب میسر
ہو سکتے ہی نہین اگر اس صورت مین بری بات سے منع نکرے تو جائز ہی اور اگر ایک شخص ہو عاجز
کسب اور سوال سے اور توکل مین یقین قوی ہووے نہین اور سواے ایک شخص کے کوئی ہی نہیں
کہ اسکو کچھ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اسکو کرونگا تو راہ رزق کی بند ہو جاویگی اور مارے
بھوک کے ہلاک ہو جاونگا اور یا رزق حرام مین پڑونگا تو اسمین بھی اگر بری بات سے منع نکرے
تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر در پے اسکے ایذا کے ہون اور اسکے دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکے کہ آگے
سلطان یا حاکم کے جاہ رکھتا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب صورتون مین
اگر ظن غالب کہ قریب یقین کے ہو حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو
لیکن چاہیے کہ اپنی دلکو مفتی ٹہراوے اور دونو ضررون سے ایک ضرر کو دوسرے کے ساتھ وزن کرے
اور ایک ضرر تو ہی ان چیزون کے ہونے کا اور ایک ضرر ہی ترک کرنے احتساب کا ان دونو کو
وزن کرے جو کونسا غالب ہو اوسکی رعایت کرے اور مدنظر اسکو رکہے اور دین کو بہانہ حاصل
کرنے دنیا کا نکرے کہ حقتعالے کو اطلاع نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگون کی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کریگا اسکے
سبب دین کے ہو اسکو مدارات کہین گے اور اگر بسبب نفس کے ہو اسکو مداہنت کہین گے واللہ
الموفق ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور قسم ثانی کہ اسمین فوت ہونا مطلوب کا
حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اسمین جائز ہی یہ ہیچ غیر علم کے ہوگا اسلیے کہ کسیکو قدرت نہین ہی
علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتے ہین
اور یہہ بہی ایک سبب ہی سببون بزرگی علم کا اسلیے کہ باقی اور دائم ہی دین و دنیا مین جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا شعر فَاِنَّ المَالَ یَفنیٰ مِن قَرِیبٍ + وَاِنَّ العِلمَ مُلکٌ لَا یَزَال اور فوت ہونا صحت کا بسبب
(پس تحقیق مال فنا ہو جاویگا عنقریب اور تحقیق علم ملک لازوال ہی)
ضرب و دکہ دینے والی کے ہی اور فوت ہونا ثروت کا بسبب لوٹ لینے گہربار کے اور چہین لینے کپڑون کی ہی اور
اس صورتون مین واجب نہین ہی احتساب لیکن استحباب سے خالی نہین اور احتساب ان جگہون مین نشانی کمال دین
اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا بسبب ضرب کے ہی اگرچہ دکہ دینے والی نہو بلکہ بسبب
گالی دینے کے اور چہین لینے پگڑی اور مانند انکیکے بہی ہو سکتا ہی اور یہان بہی سکوت کرنا جائز ہی
اسلیے کہ محافظت کرنی مروت و آبرو کی بہی حکم کی گئی ہی شرع مین لیکن ضرر سے جاہ اور بلندی
مرتبہ کی حفاظت کرنی محض زاید اور نفسانیت ہی مثلا ایک شخص ہو کہ ہرگز بغیر سوار ہونیکے گہوڑے پر

اور بغیر پہنے لباس تکلف کے بازار مین نہین نکلا ہی اور احتساب مین خوف زیادہ پاکرنے اور پہنانے
لباس غیر معمول کا ہو تو یہہ عذر نہین ہی بیچ ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے کہ یہہ فضولیان ہین
اور اسیطرح خوف غیبت اور اہانت کرنیکا زبان سے ساتھہ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت
کرنیکے ساتھہ ریا اور نفاق کے عذر نہین ہی اسلیے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل واجب سنے
احتساب ہی کی جاتی رہے اور خالی ہونا احتساب کا ایسے امور سے ممکن نہین ہی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور اگر منع غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اورون کی
غیبت چھوڑینگے نہین اور اسکے بہی غیبت کرینگے تو منع نکرے اسلیے کہ اسمین زیادہ گناہ ہوگا لیکن اگر جانے
کہ اسکی ہی غیبت کرین گے اور لوگونکی غیبت سے باز آوینگے تو منع کرے کہ اسمین شیوہ ایثار کا ہی
یہہ تمام بیان تہا بیچ خوف کرنیکے اپنی نفس کے مکروہات سنے سے اور جہان کہ خوف ہو پہنچنے مکروہ کا اپنے اقربا
اور دوستونکو اسمین بہی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بلکہ اولی ہی اسلیے کہ حفاظت لوگون کی
پہنچنے مکروہ کے سے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جاننا چاہیے کہ بعضون سنے احتساب مین
اذن امام کو بہی شرط کردانا ہی اور ہر کسیکے لیے عوام الناس مین سے ثابت نہین رکھا ہی ولیکن صحیح
یہہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہین ہی اسمین اسلیے کہ آیتین اور حدیثین دلالت رکھتی ہین علی العموم پر
اور خاص کرنا ساتھہ شرط اذن امام کے مکابرہ ہی اور یہہ بات اصل کچھہ نہین رکھتی اور اگر کہین کہ احتساب
ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلیے کافر کو نہین پہنچتا کہ احتساب کرے مسلمانون پر اسکا جواب یہہ کہین گے ہم
کہ اسقدر حکومت ثابت ہی ہر ایک کے لیے بسبب دین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکہانا
احکام شرعی کا ہی اور معلوم کروانا اور سکہانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور تحقیق
یہہ ہی کہ احتساب کے لیے کئی مرتبے ہین اول تعریف یعنی معلوم کروا دینا اور دوسرے وعظ یعنی نصیحت
کرنی اور تیسرے سبّ و تعنیف یعنی برا اور سخت کہنا جیسیکہ کہے ای جاہل ای احمق اور مانند انکے اور چوتہے
منع کرنا زبردستی مانند توڑ ڈالنے کہیل کی چیزونکے اور اوندہا دینے شراب کے اور چہین لینے کپڑے غصب کے
اور پانچوین ڈرانا اور تہدید کرنا ساتہہ ضرب عذاب کے اور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر اذن امام کے یہہ مرتبہ
پانچوان ہی اسلیے کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور لڑنے مارنیکی اوپر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا
اذن امام کے کچھہ معنی نہین رکہتا اور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور سچ سب جگہہ مقبول ہی آئی بار خدایا مگر یہہ
کہ یہہ مراتب پہنچین مرتبہ پانچوین کو یعنی مثلا اول نصیحت کرتا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی پہنچی تو پہر اسمین بہی حاجت
اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اور حکایتین اگلے بزرگون کی بیچ احتساب امرا اور بادشاہونکے بہت ہین

پس موقوف ہونا اسکا اونکے اذن پر نہوگا **فصل تیسری بیچ** شرائط اوس چیز کے کہ اوسمین احتساب جاری ہو
جملۂ شرائط اوسکے سے یہہ ہی کہ وہ چیز منکر ہوا اور مراد منکر سے ہی منع کی گئی شرع مین حاصل یہ کہ منکر
عام تر ہی معصیت سے اور احتساب مخصوص نہین ہی ساتھہ معصیت کے پس جو کوئی دیکھے لڑکے یا دیوانہ کو
شراب پیتے تو اوسپر واجب ہی کہ شراب کو پہینکدے اور اوسکو منع کرے اور اسیطرح اگر دیکھے
کہ دیوانہ چارپایہ سے یا دیوانہ سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منع کرنا اوسکا حال آنکہ یہہ چیزین معصیت
نہین ہین دیوانہ اور لڑکیکے حق مین اور یہہ بہی ہی کہ احتساب منحصر نہین ہی کبیرہ گناہو نمین بلکہ صغیرہ مین بہی
جاری ہوتا ہی اور جملۂ شرائط اوس چیز کے سے یہہ ہی کہ وہ چیز موجود ہو فی الحال پس اوس گناہ مین
کہ گذر گیا احتساب نہین ہی ہر ایک کے لیے عوام الناس مین سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور
احتساب نہین ہی اوس چیز مین کہ احتمال رکہتی ہو واقع ہونیکا شاید کہ وہ واقع نہو اور اسیطرح اگر مجلس دیکھے
آراستہ اور قیاس و قرینہ سے معلوم کرے کہ یہان شراب ہی آویگی اگر وعظ و نصیحت کرے تو جائز ہی
یعنی واجب نہین اور اگر مجلس کے لوگ منکر ہون تو نصیحت بہی نکرے نہ اسمین بدگمانی ہی اور اگر قرینہ
نہایت ظاہر و قوی ہو بحسب عادت قدیمی کے مانند بیٹہنے کے اوپر دروازہ حمام عورتونکے تو جائز ہی
کہ منع کرے ہر چند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیے بیٹھے ہون لیکن احتمال قوی یہہ ہی کہ اونکے گہورنے
اور لگاوٹ کرنیکے لیے بیٹھے ہین اور شاید کہ یہہ ساتہہ تفاوت احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنی مثلاً ایک
شخص نا کارہ وہان بیٹہا ہی تو قرینہ قوی برائی کا ہوگا اور اگر کوئی متقی بیٹہا ہوگا تو احتمال قوی اسکا ہوگا
کہ کسی اور کام کے لیے بیٹہا ہوا اور ایسا ہی حکم ہی بوڑہی اور جوان کا اور ظن غالب اسمین بمنزلۂ یقین کے ہی
اور جملۂ شرائط اوس چیز کے سے یہہ ہی کہ منکر ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور حکایتین اگلے
بزرگون کے اس مقدمہ مین بیچ حقوق مسلمانون کے لکھی گئین اب کلام اسمین ہی کہ ظاہر ہونیکی اور
پوشیدہ ہونیکی کیا حد ہی لکہا ہی علمانے کہ جو کوئی اپنے گہر کے اندر گناہ کرے اور دروازہ گہر کا بند کرے
تو روا نہین ہی کہ اوسکے گہر کے اندر آوین مگر کہ گہر کے باہر نشانیان گناہ کی ظاہر ہون مانند آواز مزامیر کے
اور آواز مستونکے کہ وہ آواز ایسی ہو کہ لوگ کوچہ کے سب سنین تو اس صورت مین احتساب واجب ہی اور اگر
ایک دیوار کے پیچھے سے بو شراب کی آتی ہو اگر قرینہ سے معلوم کرے کہ ان شرابونکی بو ہی کہ خرید کر اچھی طرح
رکہی گئی ہین قصد انکے اوندہا نیکا نکرے اور اگر جانے کہ یہہ بو شراب کے پینے کے سبب سے ہی اسمین
اختلاف ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جائز ہو احتساب اسمین اور کسی شخص کو دیکھے کہ شیشہ بغل کے نیچے یا دامن کے نیچے
چہپائے لیے جاتا ہی ہر چند کہ وہ فاسق ہو جائز نہین کہولنا اوسکا یہان تک کہ ظاہر نہو ساتہہ علامت کے

اور بسبب نرسے فسق اوسکے دلیل نہین پکڑنی چاہیے اسپر کہ شراب ہی ہی اسلیے کہ فاسق بہی احتیاج رکہتا ہی سرکہ وغیرہ کی شاید وہی لیے جاتا ہوا اور چہپا کر لیجانے سے یہہ قیاس نکرنا چاہیے کہ شراب ہی ہی اسلیے کہ چہپانیکے سبب بہت سے باعث ہوتے ہین اور اگر اوسکی بو پہیلی ہوئی ہو تو جائز ہی کہولنا اوسکا اور اسیطرح مزامیر اگر کپڑے کے نیچے ہوا اور شکل اوسکی معلوم ہوتی ہو تو اوسکو بہی کہولنا جائز ہی اسلیے کہ مقصود جانا ہی ساتہہ جس چیز سے کہ ہو اور یہہ جائز نہین ہی کہ طلب کہولنیکی کرے اور کہے کہ کہول کہ تیرے کپڑے کے نیچے کیا ہی کہ یہہ تجسس ہی اور معنی تجسس کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو بغیر طلب اوسکے تو وہ تجسس نہین ہی اور تجسس حرام و ممنوع ہی ساتہہ آیت قرآن کے وَلَا تَجَسَّسُوا اور جملہ شرائط اس چیز کے سے یہہ ہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنے اتفاق ہوا ہو سبکا اوسکی برائی پر اور جسمین اختلاف ہوا اوسمین احتساب نہین ہی پس حنفی کو نہین پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے بیچ کہانے بجّو اور گوہ اور چرغ کے اور مانند انکے اون چیزون میں سے کہ انکے مذہب مین حلال ہین اور نہ شافعی کو پہنچتا ہی کہ حنفی پر اعتراض کرے اون چیزون مین کہ ہمارے مذہب مین جائز ہین مانند پینے نبیذ کے کہ جو نشا نکرے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکے لیکن حنفی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو آیا ہر ایک کو پہنچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہین مختار یہہ ہی کہ پہنچتا ہی اسلیے کہ یہہ اپنے اعتقاد مین خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو مذہب اوسکا لازم کروا دے کہ جا وجود اعتقاد حرمت کے جرات کیونکی تو نے اسپر اس تقدیر پر اگر ایک مرد بہرا ہوا اور اوسکی بیوی ہو کہ اوسکے باپ نے عقد کیا ہو یعنی لڑکپنے مین اور اوسکو بسبب بہرے پن کے معلوم نہوا ہو اور وہ اوس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنے لڑکپنے مین باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیے کہ وہ اپنے اعتقاد مین گنہگار ہی جماع کرنے مین اور اگر بلحاظ اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد مین حق ہی احتساب نکرے تو بہی جائز ہی اور ایک جماعت علما کی اسپر ہی کہ احتساب مختلف فیہ مین ہرگز نہین اور یہہ مسائل فقہیہ مین ہی اور اعتقاد کے مسائل مین مانند خطای معتزلہ اور رافضیون اور مانند انکے بیچ مسائل اعتقادیہ اپنے کے پس احتساب اسمین واجب ہی ہرچند کہ اپنے گمان مین حق پر ہین لیکن چاہیے کہ بغیر مدد حاکمون اور بادشاہون کے احتساب اعتراض نکرے کہ وہ بہی شبہات اور دلیلین فاسدہ رکہتے ہین ساتہہ انکے مقابلہ کرینگے اور نوبت نزاع و فتنہ تک پہنچیگی اور مقصود حاصل نہین ہوگا لیکن اگر حکم بادشاہ کا ہیگا تو احتساب و نیز بغیر مناظرہ کے متصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہین کر سکین گے

فصل چوتہی بیچ درجون احتساب کے

جاننا چاہیے کہ احتساب کے کئی درجے ہین اسلیے کہ مقصود اسسے منع کرنا ہی ظاہر ہونے گناہ سے کہ باعث خوف غضب کا ہی پس اگر منع اسکا ...

وعظ و نصیحت سے کے ہو تو احتیاج نہین ہی جنگ و جدل کی بیت جو کاری بر آید بلطف و خوشی + چہ حاجت
بہ تندی و گردن کشی + درجہ اول احتساب کا معرفت ہی یعنی جاننا معصیت کا اسلیے کہ اگر معلوم نہو گا
تو منع کرنا اسکا کیونکر ہو گا لیکن چاہیے کہ معلوم کرنا اسکا ساتہ تجسس کے نہو کہ تجسس حرام ہی پس
نہین چاہیے کہ لوگون کی گہر کی دیوار پر کان رکہے تا آواز باجیکی سُننے اور نہین چاہیے کہ اوسکے کپڑے پر
ہاتہہ پہنچاوے تا شکل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اوسکے ہمسایون سے پوچہے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے دو گواہ
عادل یعنی نیک گواہی دین کہ فلانا اپنے گہر مین شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اوسکے گہر مین جاوین اور شیشے
شراب کے توڑ ڈالین اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو اوسمین اختلاف ہی اور مختار یہہ ہی
کہ قبول نکرین کہ معتبر نصاب قبول شہادت کی ہی نہ قبول روایت کی اسلیے کہ ڈہانکنا مسلمانونکے عیبونکا بہ حالل
اولی ہی سکتے ہین کہ نقش حضرت لقمان کی چہاپ کا یہہ تہا سَتْرُ مَا عَايَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِذَاعَتِهٖ
مَا ظَنَنْتَ یعنے چہپانا اوس عیب کا کہ دیکہے تو بہتر ہی اوسکے افشا کرنے سے جبتک کہ گمان کریتو اور درجہ
دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنی معلوم کروانا منکر کا اوسکو کہ جسپر احتساب کرتا ہی اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ گناہ کی جرأت
کی ہو بسبب جہل کے اور چاہیے کہ معلوم کروانے مین شیوہ حلم و خلق کا ملحوظ رکہے کہ مقصود اوسے بہت
حاصل ہوتا ہی اور سختی اور زجر مین ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمان کو بے جہت حرام ہی علی الخصوص جبکہ نسبت ہو
کسیکو طرف جہل و حمق کے خصوصًا امور دین مین تو ایسی ایذا پاتا ہی کہ زیادہ اوسے متصور نہین چنانچہ اسلیے
جن لوگون پر کہ غصہ غالب ہی مناظرہ نہین یعنی بحث علمی مین خصوصًا وقت ملزم ہونیکے نہایت غصہ مین
آجاتے ہین اور یہہ اسی سبب سے ہی کہ منسوب ہونے سے طرف جہل کے ایذا پاتے ہین اور شرمندہ ہوتے ہین
اور یہہ تمام ایذا پانی اس سبب سے ہی کہ جہل ایسا عیب ہی کہ دفع کرنا اسکی برائی کا ممکن ہی بسبب اچہی
طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرتا ہی بہت سے امور دینی اور دنیوی مین بخلاف عیوب ظاہر کے
مانند بد صورتی اور مانند اسکے اسلیے کہ اختیار مین نہین ہین اور ضرر انمین کمتر ہی اور ایک وجہ و جہون شرافت
علم کے سے یہہ بہی ہی کہ جس کسیکو طرف نقصان علم کے نسبت کرین اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شطرنج کے
مثلا ایذا پاتا ہی اور نسبت کرنے سے طرف علم کے خوش ہوتا ہی حاصل یہہ کہ آگاہ کرنا مسلمانونکی خطا پر
کہ دین مین ہو لازم کی اور اپنے کو اونکی ایذا سے نگاہ رکہہ اور یہہ حکم امور دین مین ہی اور غیر امور دین مین
کسی سے کچہہ مت کہہ اور رد نکر کسیکی بات کو کہ اکثر لوگ اس قبیلہ کے ہین کہ کبہی نہی علم سیکہین اور
تیری ہی دشمن و مدعی ہون اور جو کوئی کہ علم کو غنیمت نہ سمجہنے اوسے علم کی بات نہ کہہ کہ اسمین
بی عزتی علم کی ہی آیا ہی حدیث شریف مین کہ طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر

اور رکہنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اسکیکے مانند اس شخص کے ہی کہ جواہر اور موتی اور سونا سور کے
گلیمین ڈالے اسنہتے اور اگر بنظر غور ملاحظہ کرے تو تو کم پاویگا ایسے شخص کو کہ قابل نصیحت اور صحبت کے ہو
اور آدمی قابل کمی مین مانند پتلی آنکہ کے ہین بہ نسبت تمام اعضا کے خداوندا ہمکو ہمارے نفس کے
شر سے اور لوگونکے شر سے محفوظ رکہہ اور لوگونکو بہی ہمارے شر سے دور رکہہ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور درجہ تیسرا احتساب کا نہی یعنی منع کرنا ہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے اور ڈرانیکے
عذاب خدا سے اور یہہ طریق جاری ہی بیچ حق جاہل کے اور متجاہل کے یعنے جو کہ گناہ کو جانے اور
پہر اوسپر جرات کرے مانند ظالم اور شرابی اور غیبت گو اور زانی کے کہ سب قباحت ان امور کی جانتے ہین
اور پہر اوسپر اصرار کرتے ہین اور طریق انکے نصیحت کرنے اور ڈرانیکا یہہ ہی کہ احادیث اور اقوال صحابہ کے
کہ ان چیزون کے حق مین وارد ہوئے ہین ذکر کرین اور حکایتین اگلے بزرگون کی اور عادتین متقیون کی
بیان کرین تاکہ تاثیر کرین انمین لیکن اس طریق مین ہی چاہیے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور
گناہ لوگونکی مانند گناہ اپنے کے جانے کہ مسلمان سب ایک ہی ہین لیکن جاننا چاہیے کہ یہان وعظ
و ڈرانا ایک آفت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنے معلوم کروانے گناہ کے اور وعظ کرنیکے اپنے
نفس کو عزیز جانتا ہی بسبب علم کے اور اپنے غیر کو ذلیل بسبب جہل کے بلکہ قصد اسکا اسمین بڑا ظاہر کرنا
اپنے علم کا اور ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور یہہ جگہہ لغزش کی ہی اسلیے کہ لغزش نیکیون اور
عبادتون مین اتنی ہی کہ ویسی گناہون مین نہین داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اولیاء اللہ مین سے ہین
لوگون نے کہا کہ کیا کہتے ہو اوس شخص کو کہ امرا اور بادشاہون کے پاس جاوے اور
اونکو امر معروف اور نہی منکر کرے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین کہ اوسپر کوڑے بازی ہو کہا
لوگون نے کہ یہہ قوی کرتی ہی اسکو امر و نہی پر یعنے جسکا ارادہ امر معروف اور نہی
منکر کا ہوتا ہی وہ اوسنے ڈرتا نہین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوسمین بنظر حصول ثواب کے
کہا داؤد نے کہ ڈرتا ہون تلوار سے یعنے اگر کوڑے بازیکو بہی خیال مین نہ لایا
تو مارا جاویگا تلوار سے کہا لوگون نے کہ یہہ بہی قوی کرتی ہی اوسکو کہا کہ پس وہ کہہ
پوشیدہ ہے کہ عجب ہی امن مین نہین ہوگا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ ایک امیر کو کچہہ برا کام کرتے دیکہا مینے چاہا کہ اسکو منع کرون اور گمان
قتل کر ڈالنے کا تہا لیکن مانع میرے تہا نہ خوف قتل کا نہ تہا بلکہ ڈرا مین کہ مبادا نفس میرا
محفوظ ہو اور یہہ فعل اخلاص سے خالی ہو پس کوئی ان تقریرون اور حکایتون سے یہہ سمجہے

کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیے بلکہ مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہ ہی کہ اسمین نہت خالص پیدا کرے اسلیے
کہ اسکی بزرگی بیات آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے بہی او پر کیا کچھہ اسکی تاکید و فضیلت بیان کی ہی اور آیات
واحادیث صریح دلالت کرتی ہین اسکی خوبی اور کثرت ثواب پر اور آٹھواں درجہ چوتہا برا کہنا اور سخت و سست کہنا
اور ترش روئی کرنی ہی اور یہہ اُس صورتمین ہی کہ منع کرنی سے ساتہہ مہربانی و نرمی کے عاجز آوے
اور وعظ و نصیحت فائدہ مند نہوا اور دیکہے کہ اصرار کرتا ہون پر اور استہزا ساتہہ نصیحت کے کرتے ہین
اور یہہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوۃ کے قصہ سے سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نے
اول وعظ و نصیحت کی جب اوسنی تاثیر نکی تو فرمایا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ اور مراد بُرا کہنے سے فحش بکنا نہین ہی یعنے زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت نکرے
بلکہ چاہیے کہ کچہہ اسطرح بُرا کہے کہ خالی سچ سے نہو مثلا کہے ای فاسق اور ای جاہل اور ای احمق خدا سے
ڈرا اور اپنے تئین اپنے ہاتہہ سے ہلاک مت کر اور مثل اسکے کچہہ سچ کہے اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی
فاسق ہی احمق پہلے ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ نکرتا اسلیے کہ اسمین ترک کرنا شکر نعمت آفریدگار کا ہی
کہ سب نعمتین ظاہر و باطن کی اسیکی طرف سے ہین اور گناہ سبب ہی عذاب آخرت کا کہ نہایت
سخت عذاب ہی کہ اسے زیادہ کوئی عذاب نہین عیاذا باللہ منہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل وہ شخص ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ بعد
موت کے کام آوے اور احمق وہ شخص ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور نہ چاہیے کہ قدر ضرورت سے
زیادہ برا نہ کہے بلکہ اگر جانے کہ بُرا کہنے سے باز نہین آنیکا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچہہ
اور نہ کرے اور درجہ پانچوان بگاڑنا منکر کا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے مزامیر وغیرہ کے اور
بوندہا دینے شراب کے اور اوتار لینے ریشمی کپڑے کے بدن سے اور نکالدینے کے گہر غصب
کیے ہوئے سے اور نکالدینے جنبی کے مسجد سے اور یہہ طریق بیچ غیر گناہ زبان و دل کے
منحصر ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہون اونکا بگاڑنا ہاتہہ سے ممکن نہین اور اگر نکالنا
اوسکا بغیر فعل ہاتہہ کے فقط زبانی ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج ہاتہہ کے فعل کی نہین اور چاہیے
کہ اس طریق مین بہی بغیر ضرورت کے کچہہ نکرے اور حد اعتدال سے تجاوز نکرے بس داڑہی پکڑکر
ورولنے سے برنہ لے آوے اور پانو پکڑکر باہر نہ کہینچ لاوے اگر ہاتہہ پکڑنا ممکن ہوا اور ریشمی کپڑے
پہاڑ نہ لیوے بلکہ بند اور تکمے کہول کر اوتارے اور کہیل کی چیزین یعنی مزامیر وغیرہ جلا نہ دے
کہ توڑنا انکا کافی ہی اور اگر پہینک دینا شراب کا بغیر توڑنے اونکے باسن کے ممکن ہو تو احتیاج باسن کے

توڑنیکی نہین ہی اور اگر بغیر توڑنے باسن کے پہینکنا شراب کا ممکن نہو اوسکے توڑ ڈالنے مین قیمت اوسکی
نہین بہرنی آویگی اور اگر مُنہ شیشہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب دیر مین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسقونکا
تو مقید اوسکے اُلینڈ نیکا نہو بلکہ شیشہ کو توڑ ڈالے اور اگر خوف غلبہ کا نہو ولیکن اسمین ضائع کرنا وقت
کا ہو تو توڑ ڈالے کہ ضائع کرنا وقت کا اسمین سبب ملاحظہ باسنون شراب کے جائز نہین واللہ اعلم اور
چھٹا درجہ تہدید اور ڈرانا ہی اسطرح کہ کہے چھوڑ دے چھوڑ دے ورنہ تیرا سر توڑ ڈالونگا اور گردن تیری
ماردونگا اور مانند انکی کے اور مقدم کرنا تہدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اسلیے کہ اگر غرض اسمین حاصل
ہوجاے تو احتیاج نہین ہی اسکے زیادہ کی ولیکن چاہیے کہ تہدید ساتھہ ایسی چیز کے نکرے کہ کرنا
اوسکا جائز نہو جیسیکہ کہے کہ باز آ ورنہ تیرا گھر لوٹ لونگا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا اور مانند انکیکے بلکہ
اگر ایسی باتین ساتھہ قصد کرنیکے کہنے تو گنہگار ہوتا ہی اور اگر بے قصد کے کہے تو دروغ گو ہوگا اور جائز ہی
جو کچہہ نیت مین ہو اوسکے زیادہ کہے بسبب مبالغہ کے منع کرنے مین اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آویگا
اور یہہ اگرچہ جھوٹ ہی لیکن اسقدر اس مصلحت کے لیے جائز ہی جیسیکہ دو مسلمانونکی صلح کروانی مین
جھوٹ بولنا جائز ہی پس یہہ بہی اسیکے حکم مین ہی اور درجہ ساتوان مباشرت ضرب کی ہی ساتھہ ہاتہہ اور
پانون اور غیر انکی کے اوس چیز مین کہ اسمین احتیاج ہتہیار جنگ اور مددگارونکی نہو اور یہہ جائز ہی ہر شخص کو
بشرط ضرورت کے اور منحصر ہونیکے قدر حاجت پر بیچ دفع منکر کے اور اسمین بہی شیوہ سہولت کا لازم ہی
اور چاہیے کہ ایسی جگہہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آٹھوان احتساب کا یہہ ہی کہ تنہا قادر نہو
اور محتاج مدد کرنے مددگارونکا ہو اور ہتہیار جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ اسمین واقع ہو
اور اس مرتبہ مین اختلاف ہی اسمین کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہین ایک جماعت کہتی ہی
کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہین اسلیے کہ اسمین تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری جماعت
کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے **فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے** جو کچہہ کہ ذکر کیے گئے
درجے احتساب کے انمین بہی تفصیل آداب محتسب کی تہی اور بیان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور
اصول انکے کا ہی اور مجمل آداب محتسب کے منحصر ہین بیچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنی محتسب مین
ہونا ان چیزونکا ضرور چاہیے اما علم تو خود ضروری ہی تا جگہین احتساب کی اور حدین اور جگہین
جاری ہونے احتساب کی جانے اور قید ورع کی اسلیے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز رکہے اسلیے
کہ ہر عالم عامل نہین ہوتا پس ضروری ہونا ورع کا تا احتساب مین کمی زیادتی نکرے اور اگر پرہیزگار نہین
ہوتا تو ہرچند کہ جانتا ہی کہ یہہ نکرنا چاہیے لیکن پہر کرتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ورع نہو تو کلام و وعظ اسکا

مقبول و موثر نہین ہوتا بلکہ ساتھ استہزا اور تمسخر کے پیش آتے ہین اور وہ سبب زیادہ جرأت کرنے
گنہگارونکا ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیاد ہی احتساب کی اور تنہا علم اور ورع بغیر خلق
نیک کے کافی نہین ہی مقصود مین اسلیے کہ وعظ کرنا بطریق نرمی اور مہربانی کے بہت دخل رکھتا ہی
تاثیر مین اور حقیقت مین تمام ورع خلق نیک مین ہی اسلیے کہ جسپر صفت غضب کے غالب ہی
اوپر ضبط کرنے خواہش نفس کے قادر نہین ہی اور اوسسے انصاف اور دین کی باتون کا ہونا
محال ہی بیت چو مرکب برون تاخت خشم از کمین + نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین +
پس مدار کار احتساب کا ان تین صفتون ذکر کی گئی پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ امر معروف اور نہی
منکر نکرے مگر وہ شخص کہ نرم اور حلیم اور فقیہ ہو اور جملہ آداب محتسب سے یہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح کی
ایذا پر کہ لوگونکی طرف سے پہنچے اسلیے کہ قایم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہین ہی اور ہمیشہ
نظر آخرت کے ثواب پر رکھے اور خلق سے عزت طلب نکرے اور درپی انکی رضا اور تعریف کے نہو
کہ طلب کرنا رضای خلق کا گناہ ہو نہین ساتھ طلب کرنے رضائی حق کے جمع نہین ہوتا اور محتسب کو چاہیے
کہ علاقے دنیا کے کم کرے تا طمع اسکی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف ممکن نہین بعضے
مشائخ سے منقول ہی کہ اونہون نے بلی پالی تھی اور محلہ کے قصاب سے اوسکے لیے چھیچڑے
لے آیا کرتے تھے ایکروز قصاب سے کوئی گناہ کی بات دیکھی پس اول گھر مین آئے اور بلی کو
نکال دیا بعد ازان قصاب کو اوس گناہ کی بات سے منع کیا قصاب نے کہا کہ بعد اسکے تیری بلی کے لیے
چھیچڑے کون دیگا اون بزرگ نے کہا کہ مینے اول بلی کو دور کیا بعد ازان تجکو احتساب کیا حاصل
یہ کہ جب اول انقطاع طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور بیچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی کے
حکایتین اگلے بزرگون کی بہت آئی ہین آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص نے وعظ کیا ساتھ
نہایت سختی کے مامون نے کہا کہ ای مرد حق تعالی نے تجھسے بہتر کو یعنی موسی علیہ السلام کو بھیجا
طرف بدتر کے مجھسے یعنے فرعون کے واسطے دعوت اسلام کے اور حکم فرمایا نرم گوئی کا اور آیت ہی
فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى اور ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس کہو اوسکو بات نرم تا کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈرے
پاس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مجکو اذن دیجیے زنا کرنیکا حاضران مجلس نے فریاد کی یعنے ڈانٹا اور چلائے
کہ ای بیخبر یہ کیا بات ہی کہ کہتا ہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فریاد نکرو پہر اوسکو اپنے سامنے بلایا اور بٹھایا
اور فرمایا کہ آیا دوست رکھتا ہی تو کہ تیری مان سے لوگ زنا کرین عرض کیا اوسنے کہ میری جان
فدا ہوے تمپر سے یا رسول اللہ دوست نہین رکھتا مین یہ بات بعد ازان فرمایا کہ اگر تیری بیٹی سے

زنا کرین لوگ تو دوست رکہتا ہی تو اور اسیطرح اور تمام محرمونکا نام لیکر پوچہا اور وہ شخص کہتا تہا کہ نہین دوست
رکہتا مین یا رسول اللہ میری جان قربان ہو تمپر سے پس حضرت نے دست مبارک اوسکے سینہ پر رکہا اور کہا
خداوندا اسکے دلکو پاک کر اور اسکے ستر کو نگاہ رکہہ یعنے زنا سے پس وہ شخص اوٹہا اور ہرگز خیال زنا کا
اوسکے دل مین نگذرا اور تمام عمر مین کوئی چیز اوسکے آگے بدتر زنا سے نہ تہی **ف** یہہ جو حضرت نے کئی بار
پوچہا کہ آیا دوست رکہتا ہی تو تو ظاہرا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرمون کے زناکو ناگوار رکہتا ہی ایسی ہی
اجنبی عورت کے زناکو ناگوار جانے کہ وہ بہی تو کسیکی محرم ہوگی اسکا محرم کیونکر گوارا رکہیگا اوسکو پس ہرچہ
برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند اور آیا ہی کہ ایک بزرگ راہ مین اپنے یارونکے ساتہہ چلے جاتے تہے
ایک شخص کو دیکہا کہ ازار اوسکی ٹخنون سے نیچے ہی اونکے یار دوڑے کہ اوسپر سختی کرین اون بزرگ نے
اونکو منع کیا اور فرمایا کہ چہوڑدو کہ مین اسکو کفایت کرتا ہون بعد ازان اوسکی طرف گئے اور کہا کہ ای بہائی
میرے تجہسے مین ایک حاجت رکہتا ہون وہ اونکی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار
اپنی بہت اونچی کرو تو بہتر اور پاکیزہ تر ہو کہا اوسنے بسر و چشم فرمانا آپکا اور مین احسانمند ہوا آپکا بعد ازان
اون بزرگ نے یارونکو فرمایا کہ اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہوتا اور غرض حاصل نہین ہوتی محمد بن
زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عائشہ بعد غروب آفتاب کے مسجد سے باہر نکلے ناگاہ راہ مین ایک
غلام کو دیکہا قریش مین سے کہ مست پڑا ہی اور ایک عورت کو گلے سے بہینچے ہوئے ہی اور وہ عورت فریاد کرتی ہی اور
لوگ اوسکے سرپر جمع ہین اور مار رہی ہین اوسکو عبد اللہ نے اوسکی طرف دیکہا اور پہچانا اوسکو اور لوگونکو اوسکے سرپر سے
ہٹایا اور کہا کہ چہوڑ دو اسکو اور کہا ای میرے بہتیجے کیا حال رکہتا ہی تو غلام شرمندہ ہوا عبد اللہ نے غلام کو اپنی طرف
کہینچا اور اپنے گہر مین لے آئے اور اپنے غلامونسے کہا کہ اسکو اپنے پاس بٹہاؤ جب مستی سے وہ ہوش مین آیا تو رات کے
ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت کی اوسکو غلام نے سر جہکایا اور رو دیا اور کہا کہ عہد کرتا ہون مین کہ ہرگز اس کام کے
نہین پہرونگا عبد اللہ نے اوسکے سر کو بوسہ دیا اور کہا اَحْسَنْتَ یَا بُنَیَّ (خوب کیا تو نے ای بیٹے میری) کہتے ہین کہ بعد اسکے وہ عبد اللہ کی خدمت مین رہا اور
حدیثین اونسے سنکر لکہتا تہا اور یہہ سب کچہ بسبب برکت نرمی و مہربانی عبد اللہ کے ہوا عبد اللہ نے کہا لوگ امر معروف
کرتے ہین لیکن معروف انکا منکر ہو جاتا ہی سب کامونمین نرمی کیا کرو کہ مطلب اپنا پاؤ اور آیا ہی کہ ایک مرد ایک عورت سے
چمٹ گیا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہری تہی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو زخمی کر دیتا سب عاجز آئی کسیکو
مجال اسکی نہ تہی کہ عورت کو اوسکے ہاتہہ سے چہٹاوے ناگاہ بشیر بن حارث کہ اولیا مین سے تہے ولمنسے گذرے
اور اپنا مونڈہا اوس شخص کے مونڈہے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور بشیر چلے گئے لوگ اوس شخص پر جمع ہوئے دیکہا بہت ڈرا ہی
اور پسینہ مین ڈوب رہا ہی پوچہا لوگون نے کہ کیا ہوا اور کیونکر گر پڑا تو کہا اوس شخص نے کہ مین کچہ نہین جانتا سوا اسکے کہ جب

شیخ نے مونڈھا اپنا میرے مونڈھے پر مارا اور کہا کہ خدا دیکھتا ہی کیا کرتا ہی تو بس اوسکی ہیبت سے بانو میرے سُست
ہوئے اور گر پڑا مین نہین جانتا مین کہ وہ شیخ کون تہا کہا کہ بشیر بن حارث تہا کہا وای بعد اسکی مجکو دیکھیے
کیسا دیکھے سکتے ہین کہ تپ اوسکو چڑہی اور بعد سات دن کے جان بحق تسلیم کی آور جیسیکہ اگلے بزرگون کی عادت
نرمی اور مہربانی کرنے کی تہی ویسیہی عادت سختی کرنے کی بہی تہی خصوصا ظالم بادشاہون اور امرا او دنیا دارونسے
چنانچہ کتنی ایک حکایتین اگلے بزرگون کی اس مقدمہ مین نقل کیجاتی ہین آیا ہی کہ مہدی خلیفہ طواف مین تہے
اور لوگون کو بیت اللہ سے ایکطرف ہٹاتے تہے نوکر اونکے یعنے اونکے طواف کرنیکے لیے اہتمام کرتے تہے
جیسے امرا کے آگے کیا کرتے ہین عبد اللہ بن مرزوق حاضر تہے اُچہلے اور چادر مہدی کی اپنی طرف کہینچی اور
کہا کہ ہوش مین آکہ کیا کرتا ہی تو کہ کیا تجکو تیرے نوکرون نے بڑا حق وار اس بیت کا بہ نسبت تمام لوگون کے
کہ قریب و بعید سے آتے ہین باوجودیکہ خدا تعالی فرماتا ہی سَوَآءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ مہدی نے
(برابر ہی رہنے والا بیت اللہ مین اور مسافر)
جب عبد اللہ کا مُنہ دیکھا تو پہچانا انکو کہ عبد اللہ اونکے آزاد غلامون مین سے تہی کہا آیا عبد اللہ بن مرزوق
ہی تو کہا عبد اللہ نے کہ ہان اونکو پکڑ لیا اور بغداد مین لائے تاکہ اونکو عذاب کرین لیکن مکروہ جانا
ایسا عذاب کرنیکو کہ تمام خلق مین رسوا ہووین پس گہوڑون کے طبیلہ مین اونکو بند کیا اور ایک گہوڑا
بد ذات کٹ کہنا اونپر متعین کیا لیکن حقتعالی نے اوس گہوڑیکو تابعدار انکا کیا بعد ازان ایک حجرہ مین
اونکو بند کیا اور کنجی اپنے پاس رکہی بعد تین روز کے دیکہا لوگون نے کہ عبد اللہ ایک باغ مین پہر
رہے ہین پکڑکر لے گئے انکو مہدی اسنے پوچہا کہ کسنے نکالا تجکو کہا اوسنی قید کیا تہا جسنے مجکو یعنے
اللہ تعالی نے کہا مہدی نے کہ مارڈالتا ہون مین تجکو عبد اللہ ہنسی اور کہا کہ کیون نہین مارتا تو اگر تو مالک
موت و حیات کا ہی یعنے جیسے مارنے جلانیکا اللہ ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی پہر اونکو قید مین کیا
جبتک کہ مہدی زندہ تہا وہ قید مین رہے اور بعد اوسکے مرنیکے عبد اللہ نے خلاصی پائی اور مکہ مین آئے
اور سو اونٹ قربانی کرنے نذر مانے تہے وہ نذر پوری کی اور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس مین تہے
ایک عورت کو فرمایا کہ عود بجا وے جب اوسنی بجایا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورت نے کہا
ای امیر المؤمنین یہ عود میرا نہین ہی فرمایا کسیکو کہ عود اسکا لے آوے شخص گیا اور عود لیکر آتا تہا کہ ناگہان (عود ایک باجہ ہی)
راہ مین ایک شیخ کو دیکہا کہ گٹہلیان کہجور کی چن رہے ہین اوسنی کہا ای شیخ راستہ چہوڑدو شیخ نے سر اوپر اوٹہایا
دیکہا کہ اوسکے ہاتہ مین عود ہی انہون نے عود لیا اور زمین پر مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر لیگئے
اور کہا کہ اسکو بہی یہین رکہتا امیر المؤمنین یعنے ہارون کو خبر کرو نہین کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین کوئی
شخص زاہد زیادہ انسے نہین ہی امیر المؤمنین نے انکو کس لیے پکڑ بلایا ہی اوس عود والے نے کہا تجکو اسنے

کیا کام ہی تو انکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون پاس گیا اور کہا ای امیر المؤمنین مین عود لیے آتا تہا اور
ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنی عود کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی
تو آنکہین مارے غصہ کے سرخ ہوگئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمائیے تو اوسکو گردن مارین ہم
کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اوسکو تا اوس سے مناظرہ یعنے بحث و گفتگو کرین ہم خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا
کہ تجکو امیر المؤمنین بلاتا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ مین سوار ہونیوالون سے نہین ہون مین مجکو پیادہ چلنا
بہتر ہی پس وہ خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی نوکرون نے کہ شیخ آیا ہی خلیفہ نے کہا کہ اسکو
یہان نہین بلانے کے ہم کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ جا کر بیٹہا اور شیخ کو
بلوایا شیخ کی بغل مین کتہلیان کہجورونکی بہری ہوئی تہین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے سامنے چلتے ہو تم
شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالی لوگون نے کہا کہ آجکی رات کا تیرا قوت ہم دینگے
شیخ نے کہا کہ تمہارا کہنا میرے کام کا نہین ہی جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا
اور بیٹہے خلیفہ نے پوچہا ای شیخ کیا باعث تہا کہ یہہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ عود کا
نام عود کا لی صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ مینے تیرے باپ دادا کو دیکہا ہی کہ یہہ آیت برسر منبر
پڑہا کرتے تہے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ
یعنے اللہ تعالی حکم فرماتا ہی کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرابتیونکا اور منع کرتا ہی بیحیائیون اور خلاف
شرع سے پس مینے ایک چیز خلاف شرع دیکہی اوسکو توڑ ڈالا مینے تجکو ہمین کیا پہنچا ہی خلیفہ نے کہا
واللہ خوب کیا تمنے شیخ باہر نکلے خلیفہ نے اونکے پیچہے ایک تہیلی زر کی بہیجی اور خادم کو کہدیا کہ دیکہنا کہ اگر شیخ
لوگون سے کہے کہ مینے خلیفہ سے یون کہا اور انہون نے مجسے یون کہا تو یہہ تہیلی اونکو نہ دینا اور اگر کچہہ نکہے
تو دیدینا خادم جب باہر آیا تو دیکہا کہ شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر کتہلیان کہجورونکی چن رہے ہین اور کسی سے
کچہہ نہین کہتے ہین تہیلی آگے شیخ کے لیگئے اور کہا ایہا الشیخ یہہ تجکو خلیفہ نے دی ہی لے شیخ نے کہا کہ لیجا
کہ یہہ میرے کام کی نہین اور یہہ بیتین پڑہین شعر أَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ + هُمُومًا كُلَّمَا كَثُرَتْ
[illegible]
لَدَيْهِ + إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ + وَخُذْ مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ + اور یہہ بہی آیا ہی کہ بیچ زمانہ
[illegible]
مامون خلیفہ کے ایک شخص تہا کہ لوگون پر احتساب کیا کرتا تہا لیکن مامون کی طرف سے مقرر نتہا جب خلیفہ نے سنا
تو فرمایا کہ حاضر کرو اوسکو جب حاضر کیا اوسکو خلیفہ نے کہا کہ کیون بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی
تو خلیفہ اوسوقت کرسی پر بیٹہا تہا اور ایک کتاب پڑہ رہا تہا کتاب اوسکے ہاتہ سے زمین پر گر پڑی تہی اور
اوسکو خبر نہ تہی محتسب نے اوسکی بات کا جواب نہ دیا اور کہا اوٹہا ورنہ مجکو کہہ تا مین اوٹہا لون دو تین بار یہہ کہا خلیفہ

نہ سمجھا کہ کیا کہتا ہی پوچھا کہ کیا کہتا ہی تو محتسب نے کہا کہ تیرے پانو کے نیچے نام خدا کا پڑا ہی اوٹھا خلیفہ نے
جب دیکھا تو شرمندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیون کرتا ہی تو حال اِنکا
اسکو حق تعالی نے سپرد کیا ہی ہمارے کہ ہم اہلبیت ہین اور ہمارے حق مین فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنَّا
هُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ
الْمُنْكَرِ یعنے وہ صحابہ اور اہل بیت یا مطلق مسلمان ایسے ہین کہ اگر قوت دیوین ہم انکو زمین مین تو قائم
کرین وہ نمازکو اور دیوین وہ زکوۃ کو اور حکم کرین ساتھہ معروف کے اور منع کرین منکر سے محتسب نے
کہا کہ سچ کہتا ہی تو اسیطرح ہی جیسے کہا تو نے لیکن حق تعالی اور جگہہ فرماتا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے مومن مرد اور مومن
عورتین بعض انکے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین اچھی باتونکا اور منع کرتے ہین بُری باتون سے
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا
یعنے مومن واسطے مومن کے مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرتا ہی بعض اونکا بعض کو یہہ کتاب خدا کی
اور سنت رسول کی ہی اگر اطاعت انکی کرتا ہی تو تو شکر کر میرا کہ مدد کرتا ہون تیری اس امر مین
اور اگر تکبر کرتا ہی تو تو تو جان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اوسکے ہاتہہ ہی اب کیا کہتا ہی تو مامون کو
یہہ بات اوسکو خوش آئی اور کہا کہ تجہہ جیسے کو جائز ہی کہ احتساب کرے کہ جو کچھہ کرتا ہی تو کہ ہمنے ہی حکم دیا حکایت
شیخ ابوالحسن نوری قدس اللہ سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی مین بیٹھے تھے اور مٹکی شراب کی
واسطے معتضد باللہ کے لوگ لاتے تھے سبکو توڑ ڈالا مگر ایک مٹکا نہ توڑا اونکو حاضر کیا آگے معتضد کے
کہ ایک بادشاہ ظالم تہا اور تلوار اوسکی اوسکے کلام پر سبقت کرتی تھی اور وہ لوہی کی کرسی پر بیٹھا تہا اور ایک
لٹھہ لوہی کا ہاتہہ مین رکہتا تہا کہا تجکو کسنی محتسب کیا ہی انہون نے کہا کہ جسنے تجکو بادشاہ کیا معتضد نے
سر نیچے جہکایا بعد ایکساعت کے سر اوٹھایا اور کہا کہ تجکو کیا باعث تہا اس عمل پر کہ کیا تو نے شیخ نے فرمایا
کہ باعث اسپر تیری شفقت تھی اور خلق پر کہ تجکو گناہ سے بچایا مینے اور خلق کو تیری متابعت سے کہا کہ اگر
مٹکے کو کیون چھوڑا تو نے فرمایا کہ وقت توڑنے مٹکون کے آنکہہ میرے دل کی بیچ مشاہدہ جلال حق کے
اور خوف مطالبہ اسکیکے تھی اور ہیبت خلق کی اور دبدبہ تیرا مجہسے اُٹھہ گیا تہا اگر اوس حالت مین
تمام روی زمین مٹکا ہوتا تو توڑ ڈالتا مین ناگہان میرے دلمین ایک طرح کا تکبر پیدا ہوا کہ تجہہ جیسے
شخص پر ایسی جرأت کی مینے پس اپنے تئین باز رکہا مینے کہ کار خدا مین نفس کو دخل نہو
معتضد نے کہا کہ تجکو حاکم مطلق کیا مینے جو کچہہ چاہے تو کر شیخ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین

اسوقت تک مین غیرت دین سے اور غیرت حق سے امر کرتا تھا اب امر میرا اپنا ہر مرتبہ کے ہو یعنی تیری حکم پر
بس مین نہین دوست رکہتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ مجکو ساتہ سلامتی کے نکال دین اور تیرے قلمرو سے
باہر نکالین پس وہ نکل گئے جبتک کہ دور معتضد کا تہا وہ بغداد مین نہین آئے رحمت کرے اللہ انپر
اور یہہ بہی آیا ہی کہ ہارون رشید حج کے لیے آئے تہے جب کوفہ مین پہنچے تو چند روز اوسمین قیام کیا
بعد ازان دہانسے کوچ کیا اور لوگ شہر کے اونکے دیکھنے کے لیے باہر نکلے اور بہلول دانا بہی نکلے
اور ایک کوڑی پر بیٹہ گئے اور لڑکے اونکے گرد جمع تہے ناگہان ہودج خلیفہ کا نمودار ہوا بہلول نے
آواز بلند سے پکارا کہ ای امیر المؤمنین اے امیر المؤمنین ہارون نے نقاب سامنے سے اوٹہائے
اور کہا لبیک اے بہلول یعنے فرمائیے کیا فرماتے ہو فرمایا بہلول نے کہ اے امیر المؤمنین ہمنے
سنا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے پہرے تہے اور اونٹنی پر سوار تہے نہ مار پیٹ تہی
اونکے آگے اور نہ ہٹو ہٹو اور نہ بڑہے جاؤ یہہ طمطراق تیرے ساتہ کیسی ہی ای امیر المؤمنین
تواضع کر تواضع اور تکبر کو چہوڑ ہارون رشید رویا ایسا تک کہ آنسو اوسکے زمین پر گرے اور کہا
ای بہلول کچہہ اور نصیحت کیجیے رحمت کرے خدائے تعالے تمپر کہا بہلول نے ای امیر المؤمنین
جس شخص کو کہ خدا یتعالی نے مال دیا اور جمال دیا پس خرچ کیا مال اپنا اور پارسائی کی ساتہہ
جمال اپنے کے حق تعالی اوسکو بیچ خالص دیوان اپنے کے جملۂ ابرار سے لکہتا ہی کہا ہارون نے
کہ خوب کہا تمنے ای بہلول کچہہ مانگو تا دون مین تمکو کہا جو کچہہ مجکو دیتے ہو وہ اونکو دو کہ اونسے
از راہ ظلم کے لیا ہو مجکو اسکی حاجت نہین کہا ہارون نے ای بہلول اگر تجہپر کچہہ قرض ہووے تو ادا
کرون نہین کہا اے امیر المؤمنین یہہ تمام علما کوفہ مین جمع ہین اتفاق رکہتے ہین اسپر کہ ادای قرض ساتہہ
قرض کے جائز نہین یعنی تونے جو از راہ ظلم کے مال لوگو نکا لیا ہی تو وہ قرض اونکا تجہپر ہوا اوسے
تو چاہتا ہی کہ مین قرض اپنا ادا کرون پس قرض سے قرض کیونکر ادا کرون کہا ای بہلول کچہہ تو قبول کر کہ تیرے
ایکدن کا قوت ہو بہلول نے سر آسمانکی طرف اوٹہایا اور کہا ای امیر المؤمنین ہم اور تو سب بندی خدا کے ہین
محال ہی اگر تجکو یاد کرے اور ہمکو فراموش ہارون نے نقاب منہہ پر ڈالی اور چپ کہڑے رہے اور بہت سخت کلمے
بیچ رد سلاطین کے خط سفیان ثوری رحمتہ اللہ کے مین ہین کہ ہارون رشید کو لکہا تہا اسکو نقل کرتے ہین ہم
اور فصل کو ساتہہ اسکے ختم کرتے ہین ہم آیا ہی کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور امر خلافت کا سپرد اوسکے ہوا تو علما اور صلحا سب
مبارکبادی دینے کے لیے اوسکے پاس آئے اور اوسنے دروازے خزانونکے کہولدیے اور ہر ایک کو انعام واکرام
خوب سا دیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہونیکے ہمنشین زاہدون اور عابدونکا رہتا تہا اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ

رکہتا تہا اور سفیان نے جب خبر اوسکی خلافت کی سُنی تو اُسنے ملاقات ترک کی اور صورت اوسکی
نہ دیکہی ہارون مشتاق انکی ملاقات کا تہا چاہا کہ انکو اپنے پاس طلب کرے اور اوسنے حدیث سُنے
ایک خط سفیان کو لکہا مضمون اوسکا یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی بندۂ خدا ہارون رشید
کیطرف سے طرف سفیان دینی بہائی اپنے کے ای برادر بعد اسکے اے بہائی میرے تو جانتا ہی کہ حقتعالے
نے بیچ بہائی چارہ کرنے کے آپسمین کیا فضیلت رکہی ہی اور ہمکو جیسا کہ رابطہ برادریکا تہا ویسا ہی
محکم ہی اور نسبت ارادت کی کہ تمہاری خدمت مین رکہتا تہا اب بہی باقی ہی اگر یہہ بہاری بوجہ
سلطنت کا کہ حقتعالی نے میری گردن پر رکہا ہی نہوتا تو تمہاری ملازمت مین حاضر ہوتا جان کہ کوئی میرے
دوستون مین سے ایسا نہین ہی کہ جسنے مجکو نہین دیکہا اور مبارکباد نہین دی اور مینے بہی خزانے اموال کے
اونپر کہول رکہی ہین اور ہر ایک کو انعام و اکرام دیا اور تم نہ آئے اشتیاق ملاقات کا بہت ہی اور یہہ خط
بسبب شوق کے لکہا ہی اور تم جانتے ہو کہ مومن کی ملاقات و محبت کی کیا کچہہ فضیلت آئی ہی امید ہی کہ بمجرد
دیکہنے خط کے جلدی آؤ اور بعد اسکے توقف نہ کرو والسلام جب خط تمام ہوا تو ہارون نے آدمی کو بلایا
کہ لیجاوے کوئی بسبب تیز مزاجی سفیان کے جرأت نہین کرتا تہا کہ اوسکے سامنے جاوے ایک شخص تہا
عباد نام اوسکو وہ خط دیا اور کہا کہ کوفہ کو جا اور قبیلہ بنی ثور کا پوچہہ لینا وہان سفیان ثوری کو تلاش کر کر
یہہ خط انہیں دینا اور جو کچہہ اوسے تو سُنے تو ذرّہ ذرہ یاد رکہنا اور مجسے آنکر کہنا عباد کہتا ہی کہ قبیلہ ثور مین
پہنچا مین اور مسجد مین گیا دیکہا مینے کہ سفیان اوسمین بیٹہے ہین اور ایک جماعت نے گرد اونکے حلقہ
باندہا ہی اسطرح کہ گویا چور ہین کہ انکو بادشاہ ظالم کے آگے لائے ہین اور اوسنے اونکی قتل کا حکم دیا ہی
جب نظر سفیان کی مجہپر پڑی تو کہبرا کر اُٹہہ کہڑے رہے اور کہا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ طَارِقٍ يَطْرُقُنَا إِلَّا طَارِقًا بِخَيْرٍ اور اونکے کلمہ نے
میرے دلمین بڑی تاثیر کی پہر مین مسجد کے باہر آیا جبکہ مین باہر آیا تو سفیان نماز مین مشغول ہوئے مینے
کہوڑیکو مسجد کے دروازے پر باندہا اور اندر آیا کسینے اوسکے ہمنشینون مین سے میری طرف نگاہ نکی
اور مارے ہیبت کے سر اوپر نہ اوٹہا سکا اور مجکو بیٹہنے کا اشارہ کیا بس بیٹہا مین مجکو بہی اوسکی
ہیبت نے کہیرا چور کی نظر سے اونکو دیکہا مینے اور کہا مینے کہ سفیان ثوری یہی ہین کہ نماز پڑہ رہے ہین
لوگون نے کہا ہان یہی ہین خط اونکی طرف ڈال دیا مینے وہ اچہلا اور بہاگے گویا کہ سانپ مسجد کی
محراب مین سے نکلا ہی پہر ہاتہہ پر کپڑا لپیٹا اور خط کو پکڑا اور ان لوگون کی طرف کہ اونکے پیچہے
سب بیٹہے تہے خط کو ڈال دیا اور کہا کہ پڑہے تم مین سے کوئی اس خط کو کہ کیا ہی کہ مین پناہ ڈہونڈتا ہون

ساتھ خدا کے اسئے کہ چھوون مین اوس چیز کو کہ چواہی اوسکو ایک ظالم نے جب خط سن چکے تو کہا کہ اس خط کی
پشت پر لکھو لوگون نے کہا کہ ای ابا عبد اللہ وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کاغذ پر لکھین ہم تو بہتر ہو کہا لکھو اسکی پشت پر
اگر یہہ کاغذ وجہ حلال سے کمایا ہی تو جزای خیر پاوی اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا اور نیز
اسی پر اسلیے لکھواتا ہون کہ تا جس چیز کو کہ ظالم نے چواہی ہمارے پاس نرہے کہ ہمارے دین کو خراب
نکرے کہا لوگون نے کہ کیا لکھین ہم کہا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہی بندۂ مردۂ سفیان بن سعید ثوری کا
طرف بندہ کے کہ مغرور ہی ساتھ آرزوؤن کے کہ نام اوسکا ہارون رشید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوسسے حلاوت
ایمان کی ای پر بعد اسکے جان کہ لکھتا ہون مین تجکو اور معلوم کرواتا ہون تجکو کہ مینے قطع کیا تجہسے ملاپ تیرا
اور بیزار ہوا مین تیری دوستی سے اسلیے کہ تو نے آپ اپنے اوپر گواہ کیا مجکو اور حاضرین مجلس کو اس مضمون پر
کہ لکھا تو نے کہ کھولے مینے دروازے بیت المال کے مسلمانونکے لیے اور خرچ کیا مینے مال اونپر بغیر حق کے
اور صرف لیا مینے غیر مصرف مین اور اکتفا نکیا تو نے اس خطا پر کہ کی تو نے بلکہ مجکو بہی گواہ کیا تو نے
جان کہ مین اور یار میرے گواہی دینگے فردای قیامت کو آگے خدا تعالی کے اوس چیز پر کہ کی تو نے اے
ہارون صرف کیا تو نے مال مسلمانون کا بغیر رضا انکیکے آیا راضی تہے تیرے اس فعل پر فقرا اور مسکین اور
مولفۃ القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور مسافر آیا راضی تہے حافظ قرآن اور اہل علم اور یتیم اے ہارون
لپیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال کے لیے اور تدبیر کر اس بلا کے لیے کہ اوترے تجہ پر اوسوقت
کہ کہڑا کرین تجکو آگے حاکم عادل جل جلالہ کے اے ہارون سلب کی گئی تجہسے حلاوت علم و زہد کی اور لذت
قرآن کی اور ہمنشینی نیکون کی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہو دیوا اور ظالمون کا پیشوا ہو دیتو اے
ہارون تخت پر بیٹہا تو اور جبار تکبر کی اوڑہی تو نے اور اپنے دروازہ پر پردہ عزت کا کہینچا تو نے
مشابہت رب العالمین کے ساتھ پیدا کی تو نے ظالمون کو اپنے دروازہ پر بٹہایا تو نے تا لوگون پر
ظلم کوین اور داد بے انصافی کی دین اور آپ شراب پیوین اور لوگون پر حد شراب کی مارین آپ زنا کرین
اور خلق پر حد قائم کرین آپ چوری کرین اور چورون کے ہاتہ کاٹین نہین جانتا ہی تو کہ گناہ ان سبکا
تجہپر ہوگا ای ہارون یاد کر اوس ساعت کو کہ پکارینوالا یعنے اللہ پکاریگا احشروا الذین ظلموا تیرے
جمع کرو ہون کو جو ظلم کیا انہون نے
ہاتہ اور گردن پر طوق ہوگا اور ظالم گرد تیرے ہونگے اور تو آگے اونکے پیشوا اونکا ہوگا اور نیکیان تیری
اورونکی ترازو مین ہونگی اور تیری ترازو مین بلا پر بلا اور ظلم پر ظلم ہوگا کان رکھہ میری نصیحت پر اور یاد کر میری
وصیت کو کہ مینے تیری نصیحت مین کچہ چھوڑا نہین ہی ای ہارون خدا سے ڈر اور رعیت کی رعایت
کرنے مین کوشش کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کر اور سرداری کو سنوار کر ملک

دست بدست چلا جاتا ہی اگر اوروں پر باقی رہتا تو تجھ تک نہ پہنچتا بعضے لوگون نے ایسا کام کیا کہ اون کی
آخرت مین مفید ہوا اور بعضونکو دنیا مین اور بعضون نے ایسا کام کیا کہ اُنکے دین دنیا کو نقصان کیا اے
ہارون تو اوس قبیلہ کا ہوا کہ دین دنیا کو نقصان پہنچایا تو نے چاہیے کہ بعد اسکے مجکو خط نہ لکھنا تو کہ میں
جواب نہین لکھونگا [illegible] خط کا پہچاننے والا کہتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا تو بغیر لپیٹے ہوئے
میری طرف پھینکدیا اور [illegible] پس خط کو لیا مینے اور اسمین تاثیر بڑی پائی مینے اور دل میرا
دنیا سے سرد ہوگیا اور کوفہ کے بازار مین جاکر پکارا کہ کہ ہی کوئی کہ خریدے ایسے بندیکو کہ بھاگا ہی خدا سے
طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لاسے لئے کہا مینے کہ یہ میرے کام کے نہین ایک جبّہ چاہتا ہون
صوف پرانہ کا اور کمل پشمینہ کی لوگ خرقہ لائے لباس خلیفہ کا مینے بدنسے اوتار ڈالا اور ہتیار لوگونکو
ڈال دیے اور ہارون کے دروازے پر پیادہ پا اور ننگے پاؤن آیا مین جو کوئی کہ مجکو دیکھتا تہا ٹھٹھا
کرتا تہا اور کہتا تہا کیا حال ہی تیرا پس ہارون کے مکان مین آیا مین جب مجکو دیکھا اوسنے تو لوٹتا اور بیٹھتا
پھر اٹھتا اور اپنے سر اور منہ پر طمانچے مارنے شروع کیے اور واویلا کرنی شروع کی اور کہا
اِنْتَفَعَ الرَّسُوْلُ وَخَابَ الْمُرْسِلُ کہا مینے کہ مجکو دنیا سے کیا کام ہی وہ خط اوسی طرح بغیر لپیٹا
(فائدہ اوٹھایا قاصد نے اور نا امید رہا بھیجنے والا)
خلیفہ پر پھینکدیا مینے خلیفہ نے نامہ کو پڑہنا شروع کیا اور آنسو حسرت کے آنکھونسے برسنے لگے اتنا رویا
کہ تمام لباس اوسکا تر ہوگیا مجلس کے ہمنشینون نے کہا ای امیر المومنین سفیان نے تجہپر بہت جرأت کی
اور کلام زیادہ حد سے کیا اوسکو سزا دے اور قید کر کہ اورونکو عبرت ہووے ہارون نے کہا چھوڑو
اے بندون دنیا کے مغرور وہ شخص ہی کہ تمہاری خوشآمد پر مغرور ہووے اور بدبخت وہ شخص ہی
کہ تمہاری بات سنے چھوڑو سفیان کو ساتہ کار اوسکے کے راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے ہمیشہ خط سفیان کا
ہارون کے سامنے رہتا تہا اور بعد ہر نماز کے پڑہتا اور روتا تا دم مرگ یہی معمول رہا رحمت کرے اللہ
اوسپر یہہ تہی سیرت علما کی اور عادت اگلے بزرگونکی بیچ امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہون پر اور یہہ
تہا توکل انکا اوپر فضل رب العالمین کے اور نہ پروا کرنی انکی ظلم ظالمونسے اور راضی ہونا انکا قضا و قدر رب
العزت پر اور چونکہ نیت انکی خالص اور ارادہ صادق تہا بالضرور انکے کلام مین ایک تاثیر تہی اور چونکہ
اوسوقت مین عالمونکی زبانونکو طمع نے بند کر دیا ہی سوا ایسے کلام کے کہ موافق ہو اقوال اور
احوال سلاطین کے نہین کر سکتے ہین اور ہرگز حق گوئی ساتہ طمع کے جمع نہین ہوتے بیت طمع بند
دفتر حکمت بشوئے + طمع بگسل و هرچه دانی بگوئے + کہتے ہین علما کہ خرابی رعیت کی بسبب خرابی
بادشاہونکے ہی اور خرابی بادشاہونکی بسبب خرابی علما کے ہی اور خرابی علما کی بسبب غالب ہونے حب مال

وجاہ کے ہی اور جسپر کہ حب دنیا غالب ہوگی احتساب اوسکا اوپر ارزال ودد جہوٹونکے ممکن نہین جہ جائے
بادشاہون اور شہزادون پر واللہ المستعان علی کل حال خدایا خداوندا ہر ایک کو خصلت نیک نصیب فرما خدایا
نیکی دے اور بدی سے دور رکہہ خدایا ہمکو ہمیں نہ چہوڑ یعنے فکر اور سوچ بچار لینے امور کی آپ نزے
بلکہ تو مددگار و کارساز ہمارا ہو کہ ہمسے کچہ نہین ہوسکتا اِنَّکَ لَبِّ عَفُوٌّ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ
مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فصل چہٹی بیچ منکرات کے کہ ہر ایک حالی ہن عادات ہر
جان کہ حصر کرنا تفصیلون جزئیات منکرات کا مشکل ہی لیکن اس فصل مین مجملات انکے بیان ہوتے ہین کہ انسے
تفصیلین انکی بطریق قیاس کے نکال سکتے ہین دوسرے یہہ کہ جاننا چاہیے کہ جو کچہ کہ مکروہ ہی منع کرنا اوسے
مستحب ہی اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ اور جو کچہ کہ حرام ہی منع کرنا اوسے واجب ہی وقت قدرت کے اور سکوت
اوسپر حرام اور جہان کہ مطلق منکر کہا ہی علماء نے یا منکر محظور یعنے ممنوع مراد اوسے حرام ہی اور تمام منکرات
کہ یہان مذکور ہین منکرات مسجدون اور بازارون اور راہون اور حمامون اور ضیافتون کے ہین اسی پر منکرات
مساجد کے از انجملہ وہ ہین کہ لوگ نماز مین بے احتیاطی کرتے ہین اور تعدیل ارکان اور طمانیت رکوع اور سجود مین
بجا نہین لاتے ہین اور یہہ مکروہات سے ہین بموجب مذہب امام اعظم کے اور مفسدات نماز سے ہین بموجب
مذہب امام شافعی کے پس منع کرنا انسے بموجب مذہب انکے واجب ہوا اور بموجب مذہب ہمارے مستحب
ف تعدیل ارکان اور طمانیت سے مراد ہی ٹہیرنا رکوع اور سجود مین بقدر تسبیح کے تا اعضا اپنے
اپنے ٹہکانے پر آجاوین پس یہہ واجب ہی رکوع و سجود مین اور اسیطرح بعد رکوع کے اور دونو
سجدونکے بیچ مین ٹہیرنا اوپر طرح مذکور کے واجب ہی بحسب تحقیق علماء محققین کے پس اسکا ترک کرنا
مکروہ تحریمی ہی اور نماز بہت ناقص ہوتی ہی اسکے ترک کرنے سے واجب ہی کہ اوس نماز کو پہر کے
پڑہے اور جو کوئی کسے سے نماز مین کچہ دیکہے مانند نجاست کپڑے کے اور ٹیڑہے ہونے کے
قبلہ سے اور مانند اسکے اور اسپر سکوت کرے تو اس چیز مین شریک ہوتا ہی کہ حدیث مین
اسیطرح وارد ہوا ہی بلکہ ہر گناہ وقت قادر ہونیکے اسکے منع کرنے پر یہی حکم رکہتا ہی حدیث مین
آیا ہی کہ سننے والا غیبت کا کہ سنکر سکوت کرے بیچ حکم کرنے والے غیبت کے ہی اور جملہ منکرات
مسجد کے سے غلط پڑہنا پکار کر قرآن کا ہی اور منع کرنا اوسے اور سکہانا صحیح کا واجب ہی اور اگر
کوئی مسجد مین معتکف ہو اور اکثر اوقات اوسکی بیچ سکہانے صحت قران اور منع کرنے منکرات مسجد کے صرف ہو
اور مشغول ہونے سے ساتہ نفل اور ذکر اور فکر کے باز رہے تو بہتر ہی اور ثواب اسمین زیادہ ہی کہ فائدہ اسکا
اور ونکو پہنچتا ہی اور فائدہ نوافل کا اپنی ہی نفس کے لیے ہی اور فضیلت عبادت متعدی کی عبادت لازمی پر بہت ہی

اور جو کوئی قرآن پڑہنے مین خطابت کرے اگر قابلیت سیکہنے کی اور قدرت اوسپر رکہے تو چاہیے
کہ اوسکو پڑہنے سے پہلے سیکہنے کے منع کرے کہ پڑہنا قرآن کا ساتہہ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان
اوسکی صلاحیت سیکہنے کی نہین رکہتی ہی اور اگر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیے کہ بہت نہ پڑہے اور بقدر ضرورت
پر اور اسقدر پر کہ جائز ہوا وسپے نماز اقتصار کرے اور اگر خطا اسکی کم اور صحت بہت ہی تو پس اگر زیادہ قدر
ضرورت سے پڑہے تو مضایقہ نہین ولیکن چاہیے کہ آواز بہت سے پڑہے بلند سے نہ پڑہے
تا دوسرا نہ سنے اور اگر اوسکو منع کرے تو بہی ایک وجہ رکہتا ہی لیکن اگر شوق اسکا ساتہہ قرارت کے
اور انس اسکو ساتہہ قرآن کے بہت ہی اگر وہ پڑہے اور اوسکو منع نکرے تو مضایقہ نہین واللہ اعلم
اور جملہ منکرات مسجد سے جلد جلد کہنا مؤذنونکا ہی اذان کو اور دراز کرنی اونکی بیچ مد کلمات اذان کے
اور پہر جانا اونکا قبلہ سے ساتہہ تمام بدن کے وقت کہنے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے
حالانکہ مستحب فقط پہیرنا مونہہ ہی کا ہی اور اسیطرح منکرات سے ہی کہنا اذان فجر کا پہلے صبح سے کہ اسے
نماز اور روزے خراب ہوتے ہین عوام کے کہ جو وقت پہچانتے نہین اور یہہ چیزین سب مکروہات
سے ہین اور جملہ مکروہات مسجد سے پہننا خطیب کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم اوسمین غالب ہو اور باندہنا
خطیب کا تلوار سنہری کو یعنے جسکی کوتہی یا قبضہ وغیرہ سونیکا ہو کہ پہننا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب
اور پہرنا سیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہین ہی ولیکن ترک کرنا اسکا اولی ہی حدیث مین آیا ہی کہ دوست
ترین کپڑونکا خدا تعالی کے نزدیک کپڑا سفید ہی اور جسنے کہ سیاہ کپڑیکو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد
اوسکی یہہ ہی کہ صحابہ کے وقت مین معمول نہ تہا اسکا پہننا اور ہر بدعت حرام نہین ہی بلکہ حرام وہ بدعت
ہے کہ سنت کو تغیر کرے اور جملہ منکرات مسجد سے کلام واعظونکا ہی یعنی جو کہ قصہ اور حدیثین جہوٹی بناکر
بیان کرین اور جو قصہ خوان کہ جہوٹ کہے فاسق ہی اور منع کرنا اوسکو واجب اور اسیطرح جو واعظ
کہ بدعتی اور سستی کرنیوالا ہو اسو ردی ہین اور اگر کلام اوسکا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اوسکی
مجلس مین جائز نہین مگر بقصد منع کرنیکے جائز ہی کہا ہی علما نے کہ بہت نقصان کی چیز صحبت عالم فاسق
اور صوفی جاہل اور واعظ سستی کرنیوالے کی ہی اور چاہیے کہ کلام واعظ کا منحصر بیچ بیان کرنے امید و عفو کے
نہو کہ سبب دلیر کرنے لوگون کا ہی بلکہ امید اور خوف دونون بیان کرے جیساکہ طریق کلام مجید کا ہی
بلکہ خوف اور تشدید بہت نافع ہی اور نہایت مراتب خوف اور امید کا یہہ ہی کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے ندا کرین کہ تمام لوگ دوزخ مین داخل ہون مگر ایک شخص تو امید رکہتا
ہون کہ وہ ایک مین ہوؤن اور اگر کہین کہ سب لوگ بہشت مین داخل ہون مگر ایک تو ڈرتا ہون کہ

کہ وہ ایک مین ہوؤن اور جملہ منکرات مسجد سے ہی خلقہ باندہنا روز جمعہ کے واسطے بیچنے دواؤن
اور کہانون اور تعویذون کے اور اِسے قبیل سے ہی وہ چیز کہ اوسمین فریب دینا اور جہوٹ بولنا ہی
جیسیکہ عادت طبیبون غیر حاذق اور فریبی اہل تعویذات کے ہین حرام ہین مسجد مین اور غیر مسجد مین
اور منع کرنا انکا واجب ہی اور جو کچہہ کہ اِس جنس کا نہین ہی مانند بیچنے دواؤن کے بغیر فریب کے
اور بیچنے کتابون اور کہانون کے حرام نہین ہی اگر لوگون پر جگہہ تنگ نکرین اور نماز مین تشویش نہین
ولیکن اولی یہہ ہی کہ نکرین یہہ بہی اور شرط اسکے مباح ہونیکی یہہ ہی کہ کبہی ہو اور اگر مسجد کو دوکان ٹہراوین
تو حرام ہی بہت سی چیزین ہین کہ تہوڑا اسا انکا مباح ہی اور اگر بہت ہو تو حرام ہوجاتا ہی جیسیکہ گناہ
صغیرہ کہ اگر ہمیشہ کرین تو کبیرہ ہوجاتے ہین یہہ کلام حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین
یون لکہا ہی کہ بیچنا اور مول لینا اور کہانا کہانا اور سونا مسجد مین غیر معتکف کو جائز نہین ہی اور جملہ
منکرات مسجد سے داخل ہونا دیوانون اور لڑکون کا ہی مسجد مین ف پوچہنا پانوکا پیچ مٹی کے کہ لگی ہو
مسجد مین اور پوچہنا پانون کا بوریون سے نہین درستا اور مسجد مین بیٹہہ کر کچہہ لکہنا باجرت یا اور سبب
کرنا اور لڑکونکو پڑہانا کچہہ اجرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نفل پڑہے عیدگاہ پر
اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نماز جنازہ پڑہے مسجد مین اسلیے کہ یہہ مکروہ ہی اور سوال کرنا
مسجد مین نہین درست ہی اور بہت گناہ ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنیوالونکو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اگر سائل لوگونکی گردنون پر سے پہلانگ کر نہ جاوے اور نمازیونکے آگے سے نہ گذرے
تو مکروہ نہین ہی دینا اوسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تہوکنا اور وضو کرنا اور پکار کر بولنا بہت برا ہی
اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتہہ عذر کے اور مکروہ ہی کلام دنیا کا کرنا بلاضرورت مسجد مین
کتاب اشباہ والنظائر مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملونکو کہوتا ہی جیسی آگ لکڑیونکو
جلاتی ہی بلکہ چاہیے کہ جیکا متوجہ اللہ کیطرف رہے اور مکروہ ہی چڑہنا مسجد کی چہت پر مگر مرمت کے لیے
جائز ہی اور اسیلیے جبکہ گرمی بہت ہو تو مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہین جماعت چہت کے اوپر مگر جبکہ تنگ ہو
مسجد تو نہین مکروہ ہی چڑہنا اوسکی چہت پر اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ لوگونکی گردنون پر سے
پہلانگ کر جاوے اور مکروہ ہی بیٹہنا مسجد مین مصیبت کے لیے تین دن تک یا کم اسے اور غیر
مسجد مین اجازت ہی مردونکے لیے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہہ مسائل نصاب الاحتساب
مین ہین اور اسیطرح کتاب اشباہ والنظائر مین بہی لکہا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیے بیٹہنا مکروہ ہی
پس یہہ جو یہان رسم ہی کہ جس کا کوئی مرگیا تو مسجد مین دوڑا آگیا بہولی کرنیکے لیے یہہ بات خلاف شرع ہی

اسلیے کہ مسجد مین علی تعزیہ مسکے لیے جبکہ بیٹھنا مکروہ ہوا تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ وہان بیٹھکر سیپارے
ہاتھو نمین ہوتے ہین اور فاسق فاجرون بلکہ ہندو ونکی بہی تعظیم کے لیے آٹھہ کھڑی ہوتے ہین اور درمیان
پڑہنے کے کلام دنیا کے کرتے جاتے ہین بغیر حالت پڑہنے کلام اللہ کے کلام دنیا کرنا مسجد مین
مکروہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے پڑہنے مین اور سوا اسکے بہت سی خرابی کی باتین ہوتی ہین چنانچہ
نصاب الاحتساب مین کوئی تیئیسو جمین ایسی مجلس تعزیہ کی کراہت کی لکھی ہین جسکا ملم رکہا ہی
لوگون نے کہ یہہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین اپنے نام و نمود کے لیے اور وہان بیٹھکر
ہر ایک طرح طرح کے گناہون کے ہون اور پہر متوقع ہون ثواب عظیم کے ذرہ غور تو کرین کہ کرتے کیا ہین
اور کہتے کیا ہین بہرحال اتباع سنت ہر چیز مین عجب چیز ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنے مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتہہ
ہوگا جنت مین پس اے بہائیو ایسی سعادت حاصل کرنیکی تلاش کرو اور اپنے دلکی باتین نکالی ہوئی
چہوڑ دو اللهم ارزقنا وایاکم اتباع حبیبك صلے الله علیه وسلم اور منکرات بازارونکے از انجملہ جہوٹ
بولنا ہی معاملات مین اور چہپانا عیب اوس چیز کا ہی کہ بیچی جاتی ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خریدنے والا
دروغ گو ہی تو لازم ہی کہ بیچنے والے کو آگاہ کر دے والا یہہ بہی خیانت مین شریک ہوگا اور جو کوئی
کہ مسلمان کے مال ضائع ہونے کو روا رکہے تو وہ گنہگار ہی اور ایسے ہی تفاوت گز کا اور پیمانہ کا اور
ترازو کا منکرات سے ہی اگر آپ احتساب نکر سکے تو حاکم کو خبر کر دے اگر قدرت رکہتا ہو اور جملہ منکرات سے
بیچنا باجون کا ہی قسم ڈہولک اور طنبورہ اور مانند انکے سے اور بیچنا شکلون حیوانات کا یعنے کہلونونکا
بلی اور کتے وغیرہ کے روز عید کے اور اسیطرح بیچنا سونے چاندی کے باسنونکا اور بیچنا ریشمی کپڑونکا
اگر معلوم ہو کہ مردونکے لیے بیچتے ہین اور اسیطرح بیچنا پرانے کپڑیکا کہ اوسکو دہو دہلا کر آراستہ کیا ہو
فریب دینے کے لیے اور مانند انکے کے اور باقی چیزونکو اسپر قیاس کر لین اور منکرات راہونکے از انجملہ
یہہ ہی کہ شارع عام مین دکان نہ بناوین اور نہ درخت لگاوین کسیکے مکان کے متصل اور اور جو چیز کہ راہ کو
تنگ کرے اور راہ چلنے والونکو ضرر پہنچاوے وہ منکر ہی اور اسیطرح باندہنا جانور کا راہ پر کہ سبب تنگی
راہ اور ایذا لوگونکا ہو ممنوع ہی اور اگر بقدر ضرورت کے ہو تو جائز ہی کہ ہر شخص اسکا محتاج ہی حاصل یہہ کہ
قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جس چیز مین ضرر اور ایذا لوگونکی ہی کرنا اسکا شارع عام مین منکر ہی اور منع کرنا اسکے
واجب اور شارع عام وہ راہ ہی کہ مخصوص ساتہہ کسیکے نہو اور اگر کوئی شخص کتا رکہے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا
دیتا ہی لوگونکو تو منع کرنا اوسکا واجب ہی اور منکرات حماموں کے از انجملہ یہہ ہی کہ حمام کے دروازے پر

صورتین حیوانوکی کہڑی ہون اور اگر ہادر ہو تو بگاڑ دے اور بگاڑنے مین بگاڑنا صورتون کے سرونکا کافی ہی
اور تصویرین درختون وغیرہ کی ممنوع نہین اور جملہ منکرات سے کہولنا سترونکا ہی اور دیکہنا اونکا اور جملہ منکرات
سے ہی اونہ سے پڑجانا اور حمامی کو اپنے پر لٹالینا واسطے دبوانے اعضا اور رانون کے کہ یہ مکروہ ہی
اگرچہ کوئی چیز حایل ہو اور اگر خوف شہوت کا ہو تو حرام ہی اور یہہ جو بعضی جا پر رسم ہی کہ حمامی تہمت کے اندر
ہاتہہ ڈال کے چڈے اور کولے وغیرہ ملتا ہی یہہ بہت ہی برا ہی اسلیے کہ جن اعضا کو دیکہنا حرام ہی انکو ہاتہہ
لگانا بہی حرام ہی اور جملہ منکرات سے دہونا ہاتہہ اور ازار اور پاسون نجس کا ہی اوس حوض مین کہ پانی اوسکا
تہوڑا ہو اگر مالکی نہو کہ اونکے مذہب مین جائز ہی اور اگر حنفی اور مالکی مثلا جمع ہون تو احتساب بہ نرمی کرے
اور جملہ منکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند انکے کا ہی کہ سبب پانو کے پہسلنے کا ہو اور منکرات
ضیافت از انجملہ فرش ریشم کے اور استعمال سونے چاندی کے باسنونکا ہی اور از انجملہ بجانا باجونکا اور حاضر
ہونا عورتون گانے والیونکا ہی خصوصا وقت خوف شہوت کے اور از انجملہ جمع ہونا ہی عورتونکا کوٹہون پر
واسطے دیکہنے مردونکے کہ یہہ سب حرام ہین اور جو کہ ان چیزونکو تغیر نکر سکے تو چاہیے کہ وہان جاوے ہی نہین
اور اگر فرش بچہا ہو تو منکر نہین کہ پائمال ہوتا ہی اور اشد منکرات طعام حرام اور زمین اور فرش غصب کے ہین
اور حاضر ہونا ظالم کی مجلس مین اور از انجملہ حاضر ہونا بدعتی کا ہی کہ کلام کرے ساتہہ بدعت کے اور حاضر ہونا
مسخرہ کا ہی کہ فحش بکے اور از انجملہ اسراف کرنا طعام مین اور مکان مین اور فرش مین اور مانند انکے مین
جان کہ مال مین دو چیزین ہین ضائع کرنا اور اسراف کرنا ضائع کرنا تو تلف کرنا مال کا ہی بغیر فائدہ معتد بہ کے
مانند جلانے کپڑون ریشمی کے بغیر ضرورت کے اور پہاڑ ڈالنے انکے اور پہینکدینے مال کے اور
اسیکے حکم مین ہی صرف کرنا مال کا عورتون نوحہ کرنے والیون پر اور گویون پر اسلیے کہ ان چیزون مین
فائدہ ہی لیکن چونکہ وہ فائدہ حرام ہی شرعا گویا فائدہ ہی نہین اور اسراف کبہی ضائع کرنیکو بہی کہتے ہین
اور کبہی مال کے صرف کرنیکو مباحات مین ساتہہ مبالغہ اور زیادتی کے مثلا ایک شخص عیال کہتا ہی اور
اور اوسکے پاس سو دینار ہین اور وہ اون سبکو مہمانی مین خرچ کر ڈالے تو وہ مسرف ہی فرمایا
اللہ تعالے نے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا اور نہ فراخ کر تو ہاتہہ کو کل فراخ
کرنا یعنی خرچ کرنے مین پس بیٹہی گا تو ملامت کیا گیا محتاج یہہ آیت ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ مدینہ
مین تہا اور تمام مال بانٹ دیا تہا کہ کچہہ عیال کے لیے بہی نرکہا تہا اور قرآن مین ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوا
اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ اور یہہ بہی فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا اور اگر کوئی شخص
تنہا ہو اور توکل درست ہو تو جائز ہی کہ تمام مال تصدق کرے لیکن عیالدار کو یہہ جائز نہین اور

اگر توکل اہل و عیال کا صادق ہو اور وہ راضی ہون اوسپر تو شاید کہ جائز ہو اور قصہ حضرت صدیق اکبر کا
دلیل ہی اسپر یعنی وہ تمام مال جہاد کے لیے حضرت کے آگے لے آئے تھے پس اونکے اہل و عیال راضی
ہونگے اسپر اونکے لیے جائز ہوا واللہ اعلم یہہ ہی بیان تھوڑے سے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کرنا
ساتھ اصول و فروع اونکے مشکل ہی اور موقوف ہی اوپر بیان کرنی تفصیل اون شرع کے واللہ الموفق
والمعین **فصل ساتوین** بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین مطلب پہلے کے فرزند کو پہنچتا ہی
کہ باپ پر احتساب کرے اور اسیطرح غلام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد پر اور
رعیت کو حاکم پر ولیکن جو احتساب کہ پہنچتا ہی وہ دو درجہ اول ہی کا ہی اقسام احتساب مین سے یعنی
معلوم کروا دینا اور نصیحت کرنا ساتھ نرمی و مہربانی کی ورا درمراتب قسم برا کہنے اور سخت کہنے اور تہدید
کرنے اور مارنے سے جائز نہین لیکن اختلاف ہی بیچ درجہ پانچوین کے کہ بگاڑ ڈالنا ہاتھ سے ہی
مانند توڑ ڈالنے باجون کے اور پہینکدینے شراب کے اگر باعث باپ کی ایذا کا ہو اور مختار یہہ ہی کہ اگر
ایذا پانا اسکا بسبب محبت گناہ کے ہو تو جائز ہی اور اگر بسبب ضرر پانے کے ہو تو نہین جائز اور بیچ
حق فرزند اور باپ کے ہی اور غلام اور آقا اور بیوی اور خاوند انہین کے حکم مین ہین اور رعیت جو
بادشاہ کے بتیئے کرے تو سواے معلوم کروانے اور نصیحت کرنیکے جائز نہین اسلیے کہ برا کہنا اور
سختی کرنی باعث فوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہہ مضر ہی تمام خلائق کو اور اوستاد اگر
عمل نکرتا ہو مقتضاے علم اپنی پر تو جائز ہی اسپر احتساب شاگرد کو ساتھ مقتضای علم کے کہ اوس سے
سیکھا ہی **مسئلہ** سعی کرنی بیچ حفاظت کرنے مال مسلمانون کے بقدر طاقت کے واجب ہی
اسلیے کہ یہہ جملہ حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اسمین دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولی ہی یہہ جواب سلام اور
مانند اوسکیکے اور چھپانا گواہی کا وقت ضائع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ ممنوعات سے ہی
اور اگر اوسمین کچھہ ضرر ہو اوسکے مال مین یا جاہ مین کہ ضروری ہی تو سکوت اس صورت مین جائز ہو
کہ اوٹھانا ضرر کا واجب نہین ہی لیکن ہان ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا اپنی حاجت پر مستحب ہی اور ثمرہ کمال
دین اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب کرنا اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا ہی مثلا اگر جانور
کسیکی زراعت مین چھوٹا ہوا دیکھے اور اوسکے نکالنے مین شدت اور رنج ہو تو واجب نہین ہی اوٹھانا
رنج و مشقت کا لیکن اگر کچھہ رنج ہو اور خبر کرنا اوسکے مالک کو اور مانند اوسکے کفایت کرے
تو ترک کرنا اسکا جائز نہین اور اگر بیچ اوٹھانے اسکے ضرر کے اپنے نفس پر منفعت کثیر کسی مسلمان کو
حاصل ہو تو بہی ترک نکرے مثلا اگر بیچ اوٹھانے ضرر ایک درہم کی ضرر سو درہم کا کسی مسلمان سے دفع ہوتا ہو

تو چاہیے کہ اوٹھاوے اس ضرر کو اور ترک نہ کرے **مسئلہ** بیچ واجب ہونے اوٹھانے مال کسی مسلمان کے
راہ مین سے اختلاف ہی لکہا ہی علمانے کہ حق یہہ ہی کہ تفصیل ہی اسمین کہ اگر پڑی ہوئی چیز ایسی
جگہ مین ہو کہ اگر نہ اوٹھاوے تو ضائع نہین ہوگی جیسیکہ ایسی مسجد مین ہو کہ مقرر ہین آنی والے اوسکے
اور سب امین اور دیندار ہین تو واجب نہین ہی اوٹھانا اوسکا اور اگر ضائع ہونیکی جگہہ مین ہو پس اگر
اوسکے اوٹھانے مین رنج و مشقت بہت ہو یا چارپایہ ہو کہ محتاج گہاس دانہ اور طویلہ کا ہو تو بہی لازم
نہین ہی لینا اوسکا اور اگر مانند سونے اور کپڑے کے ہو کہ اوسمین سواے تعریف کے مشقت نہو تو چاہیے
کہ اوٹھا لیوے کہ اوٹھانا اسقدر مشقت کا بیچ حقوق مسلمانی کے آسان ہی اور اگر نہ اوٹھاوے
تو بہی جائز ہی بلاحظہ اسکے کہ لازم کرنا مشقت کا اور اوٹھانا محنت کا واسطے حق دوسرے کی واجب نہین ہی مانند
سفر کرنیکے طرف شہر دور کے واسطے ادای گواہی کے اور حاصل یہہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اوسمین
کمال شدت اور محنت ہی پس اسصورت مین اوٹھانا اسکا لازم نہین ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت
اس مین نہایت کم ہی پس اس صورت مین اوٹھانا اوسکا لازم ہی اور اور مراتب متوسط ہین اور امر
اسجگہہ سپرد کیا گیا ساتہہ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز مین کہ سلامتی اپنے دین کی پاوے
وہ کرے اور چاہیے کہ ملحوظ رضای حق ہو نہ خواہش نفس **ف** اس مال کو شرع مین لقطہ
کہتے ہین کہ راہ مین سے پڑا ہوا پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور تعریف اوسکو کہتے ہین کہ مشہور
کرواوے یعنی کہتا پہرے اوسجگہہ کہ جہان وہ چیز پائی ہی اور مجمعون مین کہ کسیکی چیز مینے پائی ہی
پس ایسے مال کے اوٹھانے مین تعریف لازم ہی اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جانے
کہ نہین طلب کرنیکا اوسکو مالک اوسکا بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے نہایت تک
کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر مالک ملجاوے تو دیدی اوسکو
والا بعد تعریف کرنیکے مدت معلومہ تک اپنے خرچ مین لاوے اگر فقیر ہی اور اگر غنی ہی تو تصدق
دیدے پہر جب مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے
اوٹھانے والے سے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے فقہ کی کتابون مین دیکہنی چاہیے **مسئلہ**
اگر ایک شخص چاہے کہ ہاتہہ اپنا آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوسے واجب ہی اگرچہ اوسکے منع کرنے مین
خوف اوسکے قتل کا ہو **سوال** اوسکو ہاتہہ کے کاٹنے سے منع کرنے سے قتل اوسکا کیونکر جائز
کہین گے **جواب** غرض ہماری حفاظت اوسکے نفس اور ہاتہہ کی نہین ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا
منکر سے ہی پس اگر اوسمین مارا جاوے تو ضرر نہین اسلیے کہ غرض ہماری دفع اپنا منکر کا ہی نہ قتل اسکا

قصد ا مسئلہ جو مال کہ واسطے دینے صوفیون کے وصیت کیا ہو جو کوئی کہ ظاہر مین اوپر صفت صوفیونکے ہو
وہ مستحق اوس کا ہی اسلیے کہ حقیقت تصوف کی امر باطن ہی اور حکم کرنا اسمین مشکل اور ظاہر صفت صوفیونکی
پانچ صفتین ہین صلاح اور فقر اور کپڑے صوفیون کے اور نہ کرنا حرفہ کا اور ملے رہنا ساتہہ صوفیونکے
خانقاہ مین اور جو کوئی کہ صلاح نرکہے مستحق نہین ہی اور اگر صلاح رکہتا ہو تو بہی مستحق نہین اگر فقر
نرکہتا ہو بسبب اسکے کہ غنا بہت رکہتا ہی مستحق نہین ہی اور اگر جو کچہہ آتا ہی اوسکو خرچ کر دیتا ہی تو مانع
نہین ہی اور اگر ملا انمین نہین رہتا ہی لیکن لباس اونکا سا پہنتا ہی اور خلق اونکا سا رکہتا ہی تو مستحق ہی
اور اگر صفات اونکی سے رکہتا ہی اور لباس انکا سا نہین رکہتا ہی تو مستحق نہین ہی مگر یہہ کہ ساتہہ اونکے
رہتا ہو خانقاہ مین تو مستحق ہی اسلیے کہ ملے رہنا اونمین اور لباس بیچ حکم ایک دوسرے کے ہین اور
اگر متاہل اور عیال دار ہی کہ کبہی خانقاہ مین آتا ہی اور کبہی گہر مین جاتا ہی تو مستحق نہین ہی **فائدہ**
بد ترین کسبون کے سب سنار اور قصاب اور مانند انکے ہین اس سبب سے کہ موجب سنگدلی اور سبب
بے دیانتی کے ہین اور بہترین کسبونکا کسب کتابت کا ہی اور پڑہانا قرآن کا اور فقہ کا با اجرت بعضونکے
نزدیک مکروہ ہی اور بعضونکے نزدیک جائز لیکن تعلیم کرنا کفار کا عین گمراہی اور بے نصیبی ہی اسلیے
کہ وہ اکثر احوال مین سبب محبت اور خیر خواہی انکے کا ہوتا ہی کیونکہ محبت منعم یعنے احسان کرنیوالیکی
جبلی ہی اور بعضے کافرون کے معلمون کو دیکہا ہی ہمنے کہ ایسے تاثیر صحبت سے ہو گئے ہین کہ صفت
جہل اور گمراہی کی انمین گویا جبلی ہو گئی ہی نعوذ باللہ منہ اور تعلیم لڑکون کی ہی موجب حمق اور سبکی
عقل کی ہی اسلیے کہ صحبت کو بڑی تاثیر ہی **مسئلہ** فرق درمیان ہدیہ اور رشوت کے بار یک ہی
حال انکا دونو صادر ہوتے ہین رضا سے اور خالی نہین ہین غرض سے لیکن ایک
حرام ہی یعنے رشوت اور دوسرا یعنے ہدیہ حلال ہی بلکہ مستحب پس فرق انمین اس تفصیل
سے ہی کہ جو کوئی کسیکو مال اپنا دیتا ہی بغیر غرض کے نہین دیتا پس غرض اسکی یا تو آجل ہی یعنے
ثواب آخرت اور یا عاجل ہے یعنے متعلق ساتہہ دنیا کے اور عاجل مال ہی یا فعل ساتہہ مدد کرنیکے
مقصود معین پر یا نزدیکی حاصل کرنے اور محبت طرف دل اوس کسیکے کہ اوسکو دیتا ہی اور
یہہ ہی یا تو بسبب ذات اوسکیکے ہی یا یہہ محبت ہی سبب پہنچنے کی کسی اور غرض کو ہی اور مجموع
ان اقسام کی پانچ ہوئین اول تو یہہ کہ غرض اسکی دینے سے ثواب آخرت ہو اور وہ یا تو بسبب
اسکے ہی کہ جسکی طرف صرف کرتا ہی وہ محتاج ہی یا عالم ہی یا صاحب نسب دینی کا ہی یا سید
علوی سے ہی یا یہہ کہ صالح اور متقی ہی پس جسکو کہ بسبب احتیاج اوسکیکے دے اگر وہ احتیاج

[illegible]

نہ کرے نہ لے اور احتیاج بھی متفاوت ہی اور مدار لینے کا اوپر قصد اور ملاحظہ صاحب مال کے ہی
کہ اسنے معنی احتیاج کے اسمین تصور کیے ہین اور جسکو کہ بسبب نسب کے دے اگر واقع مین وہ
نسب نرکہے تو لینا مال کا اوسپر حرام ہی اور اگر بسبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس
شخص نے خیال کیا ہی نہو تو نہ لے اور اگر بسبب صلاح کے دے اگر واقع مین وہ ایسا فسق کرتا
کہ اگر دینے والا اسپر مطلع ہو تو نہ دے تو بہی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہین کہ اگر باطن انکا کہولین تو میل
دل ساتہ اوسکے اپنے حال پر باقی رہے ولیکن جمیل مطلق اور رحیم برحق نے ساتہ لطف اور پردہ پوشی
اپنے کے قبیح کو ساتہ جمیل کے چہپا دیا ہی اور اگلے بزرگ اگر کسیکو وکیل کرتے تہے تو لوگونسے چہپاتے
تاکہ جانین کہ وکیل انکا ہی اور ساتہ ملاحظہ صلاح اور تقوی انکے جرأت نکرین اور تقوی ایک امر خفی
بخلاف علم اور نسب اور فقر کے پس پرہیز لینے سے بسبب اسکے اولی ہو دوسرے یہ کہ مقصود مالکے
دینے سے کوئی غرض معین ہو مانند فقیر کے کہ ہدیہ بہیجتا ہی غنی کو بسبب طمع کرنیکے عوض مین اور یہہ
بیچ حکم بیع کے ہی اسلیے کہ ہبہ بعوض بیچ حکم بیع کے ہوتا ہی اور حکم اسکا فقہ مین ظاہر ہی اور حلال ہونا اسکا
بشرط ساتہ وفا کرنے عوض کے قسم تیسری یہہ کہ مراد مدد کرنے ساتہ فعل معین کے ہو جیسیکہ کوئی حاجت
رکہتا ہی بادشاہ سے اور وہ ہدیہ دیتا ہی وکیل کو اور اوسکے دربان کو اور لوگ اوسکو کہ آگے اوسکے
کچہہ قدر رکہتا ہی اور نظر بیان اس عمل پر کرنی چاہیے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند مدد
کرنیکے ظلم پر اور سعی کرنیکے اوپر جائزہ حرام کے تو لینا اسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند دفع
کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے گواہی [illegible] کے تو یہہ رشوت ہی کہ شک نہین ہی بیچ حرام
ہونے اسکے اور اگر فعل مباح ہو نہ واجب اور نہ حرام تو یہان دیکہا چاہیے کہ اگر اس فعل مین محنت
اور مشقت ہی کہ اسقدر مال اسقدر فعل پر اجرت مین لیا کرتے ہین مانند وکالت کسی جہگڑے کے
اور کہنے قصہ طویل کی آگے بادشاہ کے اور مانند اسکے تو جائز ہی لینا مال کا اور یہہ
بیچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچہہ محنت نہین ہی مانند کہنے ایک کلمہ کے اور مانند اسکے کہ اسے
بسبب جاہ کے قبول کرلین گے تو یہہ بہی حرام ہی اور اسکے حکم مین ہی لینا طبیب کا عوض کو اوسم
ایک کلمہ کے بیچ تعین مرض کے یا بتادینے دوا کے اسلیے کہ اسقدر عمل کچہہ قیمت نہین رکہتا ہی مانند دانہ
رائی کے پس جائز نہوگا لینا عوض کا اسپر حال انکہ علم اسکا اوسے متحمل نہیں ہوا ہی لیکن البتہ بعضے عمل
ایسے ہین کہ اگرچہ ہین تہوڑے لیکن بہت زیادتی قیمت کے ہین مانند نکال دینے کجی تلوار کے اور چہٹادینے مورچہ کے
اوسکے آب دینے کے اگرچہ عمل ہی تہوڑی ہی پرمین لیکن بیچ حکم بہت کے ہوتا ہی اگر اسپر اجرت لے تو مضائقہ نہیں

قسم چوتہی یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور الفت حاصل کرنی اور بڑہانا محبت کا ہو اور
کوئی غرض غیر اسکے اصلا ملحوظ نہو یہہ ہدیہ ہی کہ مستحب ہی اور حدیثون اور اقوال صحابہ مین
فضیلت اسکی واقع ہی اور قسم پانچوین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ بسبب ذات اسکیکے بلکہ بسبب وسیلہ
ہونیکے ساتہہ پہنچنے آرزو کے مانند حاصل کرنے عزت اور جاہ کے اور اگر یہہ جاہ بسبب علم کے
یا نسب کے ہو تو امر اسمین نہایت خفیف ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مشابہ ساتہہ رشوت کے
اگرچہ ظاہر مین ہدیہ ہی اور اگر جاہ اسکی ساتہہ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے
اور غیر انکیکے اعمال سلطانیہ سے ہی کہ اگر یہہ ہدیہ نہوتا تو یہہ جاہ حاصل نہوتا یہہ اگرچہ صورت مین
ہدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوت ہی اسلیے کہ اگرچہ بیان غرض معین بحسب شخص کے نہین ہی
لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرنے ولایت کیسے کیا چیز ہی اور
واسطے کسکے ہی پس بیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ کراہت اسکی شدید ہی اور
قریب ہی رشوت کے حرام ہونے مین اور اختلاف ہی بیچ حرمت اسکیکے اور امر شدید اسمین
واقع ہی والسلام علی من اتبع الہدی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فللہ الحمد
اولا وآخرا وظاہرا وباطنا کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمی بہ ہادی الناظرین تمام ہوا اس
مترجم ہیچمدان نے حتی الامکان اسکے سہل و واضح کرنے مین قصور نہین کیا ہی لیکن چونکہ
بعضے مطالب نفس الامر مین دقیق تہے اگر اسکے سمجہنے سے فہم عوام کے قاصر رہین تو معذور
مجبوری ہی لیکن کتاب آداب الصالحین کتاب عجیب ہی کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین
اسمین موجود ہین اور اس عاجز نے جو اسکے ترجمہ مین فائدے اور بڑہائے ہین از بس مفید
ہوا ہی اللہ تعالی اسکو قبول فرماوے اور ہمکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی سالکان راہ ہدایت کو
چاہیے کہ اسکو اکثر مطالعہ مین رکہا کرین کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے اکسیر
اعظم ہی اور بندہ بہرحال عاجز ہی اگر مجہسے اسمین کہین خطا ہو گئی ہو اور کوئی صاحب مطلع
ہوین اوسپر تو اصلاح فرماوین کہ مقصود اظہار حق ہی جسکے سبب سے ہو بہتری اور اس
مسکین بے نوا کے لیے دعای خیر کرین اور اس کتاب آداب الصالحین مین ایک تاثیر پائی
جاتی ہی اور کیون نہو کہ مصنف اسکے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہین بزرگ تہے اونکی
فضائل و کمالات مین لوگون نے جزو کے جزو لکہے ہین احوال مختصر اونکا اونکے مقبرے مین ایک
لوح پر لکہا ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ مجمل احوال کرامت منوال اس مقتدائے وقت صاحب المفاخر

والمجد عبد الحق رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً علیہ ہی کہ اُنہون نے ابتدای سن شعور سے طاعت حق مین اور طلب علم مین کر باندہی اور قریب سن بلوغ کے اکثر علوم دینیہ تحصیل کیے اور بائیس برس کی عمر مین سب علوم سے فارغ ہوے اور کلام مجید یاد کرکر مسند فائدہ رسانی پر بیٹھے اور عمر جوانی ہی مین جاذبہ الٰہی پہنچا ایکبارگی دل یار و دیار اجٹ کر متوجہ حرمین محترمین کے ہوئے ایک مدت مدید اُن مقامات شریفہ مین اقامت اختیار کی اور قطبون اور اولیای کبار سے صحبتین کرکر کمالات حاصل کیے اور اجازت ارشاد طالبونکی پائی اور علاوہ اسکے تحصیل فن حدیث کا کرکر ساتھ برکتون بہت کے وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی اور مدت باون سال تک جمعیت ظاہر و باطن کی قرار پکڑا اور فرزندون اور طالبونکو کامل کیا اور ساتھ پھیلانے علوم کے خصوصًا علم شریف حدیث کے مشغول ہوکر اسطرح کہ بیچ دیار عجم کے کسیکو علمای متقدمین اور متاخرین سے میسر نہین ہوا ممتاز و مستثنیٰ ہوئے اور بیچ فنون علمیہ کے خصوصًا حدیث کی کتابین معتبر تصنیف کین چنانچہ علما معاصرین انہونکو قبول کرکر دستور العمل اپنا کیا اور اہل دانش خواص و عوام جان سے خریداری کرتے ہین اُنکی اور نوبت اُس فیاض ازلی کی تصانیف چھوٹی اور بڑی کی سو جلدون کو اور بحسب شمار سطرون کے پانچ لاکہ کو پہنچی ہی اور بیچ محرم ۹۵۸ نوسو اٹھاون کے پیدایش اُنکی ہوئی اور ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین وفات پائی تاریخ ولادت کی شیخ اولیا ہی اور تاریخ رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہوا مضمون لوح مذکور کا مقرر یہہ ترجمہ ذکر کیا گیا بیچ عہد ہمایون مہد سلطان بن سلطان بن سلطان کابرًا عن کابر حضرت ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی کے تالیف کیا گیا اللّٰہم اید الاسلام بتقویۃ سلطنتہ و وفقہ لرضائہ واختم جمیع اموره علی الخیر والسعادۃ اللّٰہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد یا الٰہی جو مجہ سے چوک و خطا اسمین ہوئی ہو تو معاف فرمانا اور میرے سب گناہ بخش دے اور خاتمہ بالخیر ہو اور حشر مجہ بیچارہ کا زمرۂ علما مین کرنا اور یا اللہ میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانون کو بخش دے اور رحم فرما

مناجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار	کیا ہون کام ایسا کہ نہین بہلا	الٰہی رہ رشکا بہرا مین	نہ آسودہ ہوا ہرگز درا مین
الٰہی نفس و شیطان نے ستایا	نجانا کا جہان رستہ پایا	الٰہی ہر طرف سے پہر پہرا کر	پڑا اب تیرے دروازہ پہ آکر
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہی	الٰہی تو مرا بہت سا کمال ہی	نہین قادر الٰہی کوئی تجہ سا	نہین عاجز الٰہی کوئی مجہ سا

الہی تو غنی ہین بے نوا ہون — الہی شاہ تو ہی مین گدا ہون
الہی تو غفور اور مین گنہگار — الہی تو کریم اور مین گرفتار
الہی تو قوی اور ناتوان مین — خداوندا کہان تو اور کہان مین
کیا مینے جو تہا مجکو سزاوار — تو اب وہ کر جو ہی تجکو سزاوار
الہی مین کرون غم کس سے اظہار — الہی کون ہی میرا مددگار
الہی کمترین بندگان جان — الہی مری ہر مشکل تو آسان
الہی بخشدے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الہی مین سبھی محتاج تیرے — الہی بخشدے مان باپ میرے
الہی آسرا رکہتا ہون تیرا — تو کر دے خاتمہ باخیر میرا
الہی نام سے دے اپنے الفت — الہی غیر کی صورت سے نفرت
نہ رکہو کچہ غرض شاہ و گدا سے — جو کچہ چاہون سو چاہون تجہ خدا سے
الہی ترک دنیا جب کرون مین — تری ہی یاد مین آخر مرون مین
الہی عشق مین احمد کے رکہہ چور — ہی بیمار محبت اسکا مغفور
الہی درد عشق مصطفی دے — پہر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے
الہی سینہ بریان عطا کر — الہی دیدہ گریان عطا کر
الہی مجکو کر خاک مدینہ — لگا دے کہاٹ سے میری سفینہ
الہی ہو مین یہانسے جب برا — تو میری گور مین کر دے اجالا
الہی آگ سے امن و امان دے — الہی جنت عالی مکان دے
اِلٰہی نجّنی من کلّ ضیق — بجاہ المصطفی مولی الخلق
وهب لي في مدينته قرارا — بايمانٍ ودفنٍ بالبقيع

امین رب العلمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار حمد و ثنا خدای کریم غفور رحیم کو کہ انسان ضعیف کی سر پر تاج شرف کا رکہا اور چراغ عقل کا اوسکو عطا کیا اور واسطے ہدایت کی انبیا پیدا کیی اور کتابین اتارین تمیز حق و باطل کے لیی اور درود و صلوۃ انبیا و مرسلین پر کہ جہان کو تاریکی کفر و شرک سے بچایا اور روشنی اسلام اور ایمان مین پہنچایا خصوصًا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہ ذات پاک اونکی رحمۃ للعالمین ہی اور دین اونکا ناسخ ہر دین ہی اور خوشنودی حق تعالی کی آل اور اصحاب پر کہ جہان سے کفر کو مٹایا اسلام کو روی زمین پر افشا کیا شرک کی جڑ کاٹی بنیاد توحید کو برپا کیا اور رحمت خدا کی مجتہدین اور سب عالمان دین پر کہ اونکی کوشش سے تمام احکام جدا جدا بیان ہوی اور مسائل دین کے ہر ایک زبان مین آسان ہوے بعد اسکی واضح ہو کہ جو کتاب برکت نصاب نذر الناظرین بر حمد آلہ الصالحین بیچ مسائل ضروریہ اکل و شرب و نکاح و سفر و عزلت و غیرکی زبان اردو مین تقریر صاف اور واضح ہی اور مسائل ضروری کو جامع ہی اور ہر خاص و عام کو نافع ہی اور بسبب ایکبار طبع ہونی کی ان دنون نہایت کمیاب تہی اور طبیعت ہر ایک کی اوسکے طلب مین بیتاب تہی لہذا احقر العباد عبد الرحمن خان نی اس کتاب بی نظیر کو مطبع مسیحائی میری واقعہ شہر کانپور بتاریخ بیسوین شہر رجب ۱۲۹۶ ہجری مین چہپوایا اور اطراف عالم مین اوسکو پہنچایا یا اہل دین اسکے پڑہنی سی بہرہ کامل پاوین اور اس خاکسار کو دعای حسن خاتمہ سے یاد فرماوین ثم آمین یا رب العالمین